www.mohaddis.com

319

مدیر اعلیٰ
حافظ عبد الرحمن مدنی

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ

مُحدّث

مارچ ۲۰۰۸ء

۲ رحمتہ للعالمین ﷺ کی توہین ......
۲۶ کیا صحیحین کی صحت پر اجماع ہے؟
۴۹ علومِ حدیث پر مقالات

مجلس التحقیق الاسلامی
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

ماہنامہ محدث لاہور

ماہنامہ 'محدث' لاہور کا اجمالی تعارُف

مُدیر اعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی   **مُدیر:** ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

ماہنامہ 'محدث' لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ایک رسالے کی ہی ارتقائی شکل ہے۔ جامعہ رحمانیہ دہلی سے نکلنے والے رسالے - جس کا نام محدث تھا- کو پروان چڑھاتے ہوئے تقسیمِ ہند کے بعد دوبارہ ماہنامہ 'محدث' لاہور کے نام سے پاکستان میں معروف عالم دین ودانشور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے اس کا اِجراء کیا۔ یہ تحقیقی رسالہ ۱۹۷۰ء سے اب تک کامیابی وکامرانی سے شائع ہورہا ہے، وللہ الحمد!

محدث کی علمی پہچان کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہر صاحبِ علم وفضل کی ضرورت بن چکا ہے کیونکہ اس کے مضامین جدید فکر کے حامل اور ملحدانہ افکار کیلئے شمشیر بے نیام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گھر بیٹھے 'محدث' وصول کیجئے!

قارئین کرام! گھر بیٹھے محدث حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں!

فی شمارہ: ۲۰روپے   زرِ سالانہ: ۲۰۰روپے بیرون ملک: ۲۰ڈالر

بذریعہ منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ ۲۰۰روپے بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے محدث وصول کریں اور علمی و تحقیقی مضامین سے استفادہ کریں۔   ایڈریس: ماہنامہ محدث، ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰

فون نمبر: 042 - 3586639 / 35866476   موبائل: 0305 - 4600861

انٹرنیٹ پر محدث پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھئے!

www.kitabosunnat.com __   www.mohaddis.com

مزید تفصیلات کیلئے: webmaster@kitabosunnat.com

اجرائے مُحدث کے مقاصد

☜ عناد اور تعصّب قوم کیلئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں!

لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر افہام و تفہیم اُمت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔

☜ علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں!

لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

☜ غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے!

لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

☜ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے!

لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین و مسائل اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

☜ آئین و سیاست سے بیگانہ ہر کر عبادت کیلئے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے!

لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔

☜ جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے!

لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ محدّث لاہور

کا مطالعہ فرمائیے، آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے، ان شاء اللہ!

کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

ملّت اسلامیہ کا علمی و اصلاحی مجلّہ

ماہنامہ محدث

لاہور پاکستان

جلد ۴۰ رشمارہ ۳
ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ
مارچ ۲۰۰۸ء

فہرست مضامین

فکر و نظر

رحمۃ للعالمین ﷺ کی توہین اور ہمارا فرض — حافظ حسن مدنی — ۲

کتاب و حکمت

مصحفِ شریف؛ ایک تاریخی جائزہ ③ — شیخ عبد الفتاح القاضی — ۲۰

حدیث و سنت

کیا صحیحین کی صحت پر 'اجماع' ہے؟ — حافظ محمد زبیر — ۲۶

یونیورسٹیوں میں علومِ حدیث پر لکھے گئے مقالات — سمیع الرحمٰن — ۴۹

مسئلہ اہانتِ رسول ﷺ

احادیث میں توہین رسالتؐ کے واقعات — حافظ حسن مدنی — ۶۱

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور یورپ — انور غازی — ۷۶

مدیر اعلیٰ
حافظ عبد الرحمٰن مدنی

مدیر حافظ حسن مدنی
0333-4213525

زر سالانہ	۲۰۰ روپے
فی شمارہ	۲۰ روپے

بیرون ممالک

زر سالانہ	۲۰ ڈالر
فی شمارہ	۲ ڈالر

Monthly MUHADDIS A/c No: 984
UBL - Model Town Crossing, Lahore

دفتر کا پتہ
۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن
لاہور 54700

☎: 5866476
5866396
5839404

Email: hhasan@wol.net.pk

Publisher:
Hafiz Abdul Rahman Madani

Printer:
Shirkat Printing Press, Lahore

Islamic Research Council

محدث کتاب و سنت کی روشنی میں آزادانہ بحث و تحقیق کا حامی ہے ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلّی اتفاق ضروری نہیں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ

اسلام انسانیت کے لئے ربّ ذوالجلال کا پسند فرمودہ آخری دین ہے۔ اپنی تعلیمات وتفصیلات کے اعتبار سے اسلام ہی ایک کامل واکمل اور متوازن ومعتدل دین کہلانے کا حق دار ہے جس میں رہتی دنیا تک فلاحِ انسانیت کی ضمانت موجود ہے۔ دنیا میں آج بھی اگر کسی دین پر سب سے زیادہ عمل کیا جاتا ہے تو وہ صرف دینِ اسلام ہے، یہ خصوصیت بلاشرکتِ غیرے صرف اسلام کو حاصل ہے۔ اس کے بالمقابل دیگر مذاہب کا دعویٰ کرنے والے گو اپنی تعداد کے اعتبار سے کتنے زیادہ کیوں نہ ہوں لیکن عملاً ان کی حیثیت ایسے 'مذاہبِ مُنتسبہ' سے زیادہ نہیں جسے محض عقیدتاً اپنی فطرت کی تسکین کے لئے بطورِ مذہب ذکر کردیا جاتا ہے۔

اس دین کا دار ومدار اور مرکز ومحور سید الانس والجن حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ آپ کی ذاتِ ستودہ صفات انسانیت کے لئے لازوال تحفہ اور عدیم المثال منارۂ رُشد وہدایت ہے۔ اسلام میں سب سے متبرک حیثیت تصورِ نبوت کو حاصل ہے جس کے گرد تمام عقائد ونظریات گھومتے ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے آپؐ کی ذات پر ایمان وایقان کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم اپنے تمام عقائد ونظریات حتیٰ کے اللہ تعالیٰ کی مشیت ومنشا تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ محمد ﷺ پر اس ایمان میں اگر کوئی کمی اور شک وشبہ لاحق ہوجائے تو نہ صرف قرآنِ کریم پر ایمان متزلزل ہوجائے بلکہ اسلام کے تمام نظریات میں گہری دراڑیں پڑ جائیں۔ اس اعتبار سے دین میں سب سے مرکزی حیثیت منصبِ رسالت کو حاصل ہے اور منصبِ رسالت کی یہی مرکزیت اس امر کی متقاضی ہے کہ آپ کی ذاتِ گرامیؐ ہر مسلمان کے لئے تمام محبتوں کا مرکز ومحور قرار پائے اور ایمان کو اس سے مشروط کردیا جائے۔

www.KitaboSunnat.com

دورِ جدید میں ریاست کا ادارہ غیر معمولی حیثیت رکھتا ہے، اور عصری مفکرین ہر قسم کے حقوق پر ریاست کے حقوق کو برتر قرار دیتے ہیں۔ ریاست کا یہ جدید تصور ایک قوم و نسل اور ارضِ وطن کی خدمت سے عبارت ہے، جبکہ اس کے بالمقابل اسلام کا تصورِ ریاست زمین اور نسل سے بالاتر ہو کر عقیدہ و نظریہ کی بنیاد پر قائم ہے، جس میں سب سے محترم استحقاق اس ذاتِ مقدس ﷺ کو حاصل ہے جس پر اس دین کی پوری عمارت قائم ہے۔ اس لحاظ سے جدید مفکرین کا ریاست کے حقوق کو بالاتر قرار دینے کے نظریہ کے بالمقابل اسلام میں اس شخصیت کا حق سب سے بالاتر قرار پاتا ہے جو مسلم قوم کی یکجہتی اور اجتماعیت کے علاوہ انکے عقیدہ و نظریہ کا مرکز و محور ہو۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہم پر ارضِ وطن کے حقوق سے برتر عائد ہونے والا حق اس ذاتِ مصطفویت کا ہے جنہیں قرآن نے 'رحمۃ للعالمین' کے لقب سے ملقب کیا ہے۔

آج کا دور حقوق کے نعروں اور آزادی کے غلغلوں کا دور ہے۔ اس دور کا آزاد منش انسان اپنے حقوق کے حصول کے لئے سرگرم ہے، انسانی حقوق کا چارٹر اقوامِ متحدہ نے اس کے ہاتھ میں دے کر انسانیت کو گویا ایک متوازی مذہب تھما دیا ہے لیکن یہ نادان انسان اپنے حقوق کے غلغلے میں اس شرفِ انسانیت سید المرسلین ﷺ کے حقوق کو پامال کرنے پر تلا بیٹھا ہے جو انسانیت کی معراج اور اعزاز و تکریم کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہیں۔ اپنے چند خود ساختہ حقوق کی رو میں انسان کو محسنِ انسانیت ﷺ کے 'اُمّ الحقوق' کا بھی کوئی پاس نہیں رہا جو ذات انسانیت کو قعر مذلت سے نکال کر رشد وہدایت پر فائز کرنے کے لئے مبعوث کی گئی۔

اس دور میں بسنے والے انسان اس لحاظ سے انتہائی قابل رحم ہیں کہ ان کی زندگیوں میں محسن انسانیت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی کو وسیع پیمانے پر سب وشتم کا نشانہ بنایا گیا۔ اس پر طرہ یہ کہ یہ ظلم وستم دنیا کے ایسے ممالک میں وقوع پذیر ہوا جو اپنے آپ کو حقوقِ انسانی کے چمپئن قرار دیتے ہیں۔ سکنڈے نیویا کے ان ممالک کو شخصی آزادیوں اور فلاحی معاشروں کا مرکز قرار دیا جاتا ہے۔ ذاتِ نبویؐ کی اہانت کی کوششوں نے جہاں ان ممالک میں بسنے والوں کی تہذیب وشائستگی کا کچا چٹھا پوری دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے، وہاں اس مغربی تہذیب وفلسفہ کے دعووں کا تار و پود بھی بکھیر دیا ہے جو روا داری، انسانیت دوستی، باہمی احترام و آشتی،

www.KitaboSunnat.com

مذہبی مفاہمت، وسیع النظری، وسعتِ قلب اور توازن واعتدال کے خوبصورت نعروں سے بھری پڑی ہے۔ تہذیبِ مغرب کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوٹ چکا ہے کہ اس کی بنیادیں ایسے دیدہ زیب نعروں پر قائم ہیں جو مفہوم و معانی سے محروم ہیں۔

سکنڈے نیوین ممالک کی یہ شرمناک جسارتیں اور اس پر مستزاد اہل مغرب کی حمایت وتائید اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ دورِ حاضر کی سالمیت اور امن وامان کو خطرہ ان مزعومہ اسلامی انتہا پسندوں سے نہیں جنہیں مغرب جارح اور جابر قرار دینے کی ہر دم رَٹ لگائے رکھتا ہے، بلکہ دنیا میں بسنے والوں کو المناک اذیت اور نظریاتی جارحیت سے دوچار کرنے والے لوگ وہی ہیں جو اپنے تئیں بڑے روشن خیال اور اعتدال پسند قرار دیے جاتے ہیں۔

اسلام کو عدم روا داری کا طعنہ دینے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ماضی قریب میں مذہبی جارحیت کی مسلسل وارداتیں مسلمانوں کی بجائے مغرب کے ہی حصے میں آئی ہیں، جب قرآنِ عظیم کے بالمقابل 'فرقان الحق' کے نام سے ایک اور فرضی قرآن شائع کرنے، قرآنِ مجید کو غسل خانوں میں بہا دینے، مسجدِ اقصیٰ و دیگر تاریخی مساجد کو مسمار کرنے، داڑھی اور حجاب جیسے اسلامی شعارات کو ہدفِ تنقید بنانے اور اہانتِ رسول ﷺ کی عادتِ مستمرہ ایسے سیاہ کارنامے مغرب کے نامۂ اعمال کا حصہ بنے ہیں۔ اس کے بالمقابل غیر مسلموں کے کسی مذہبی شعار، شخصیت یا مقدس ومتبرک کتاب کو نشانۂ جارحیت بنانے کی کوئی ایک کاروائی بھی مسلمانوں کی طرف سے سامنے نہیں آئی کیونکہ دیگر اقوام کے مقدس شعائر کی توہین کو پیغمبر اسلام ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ یہ ایک قوم کے نظریات کی برملا فتح اور اس کی مذہبی شائستگی کا واضح اظہار ہے جس کے بعد مغرب کو مسلمانوں کو رواداری اور اعتدال پسندی کی مسلسل تلقین سے باز آکر اپنی اَقوام کی تربیت پر متوجہ ہوجانا چاہئے کیونکہ مغرب کے عالمی برادری اور پر امن بقائے باہمی کے تصورات کو خطرہ مسلمانوں کی بجائے اپنے فرزندانِ مغرب سے ہی ہے۔

رسولوں کی توہین ایسا مکروہ عمل تاریخ انسانی میں پہلے بھی وقوع پذیر ہوتا رہا ہے۔ اللہ کے دشمنوں کی یہ دیرینہ روایت رہی ہے جس کا شکوہ قرآنِ کریم میں بڑے دل گیر انداز میں موجود ہے۔ سورۂ یاسین میں ارشادِ باری ہے:

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾
''ان بندوں (کی نامرادی) پر افسوس وحسرت! ان کے پاس جو رسول بھی آتا ہے، تو یہ اس کا تمسخر اُڑانے سے نہیں چوکتے۔'' (یٰسین:۳۰)

پھر اللہ نے اسے قوموں پر عذابِ الیم کی ایک اہم وجہ قرار دیا ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾ (الرعد:۳۲)

''رسولوں کا اس سے پہلے بھی مذاق اُڑایا جاتا رہا۔ تو میں کافروں کو ڈھیل دیتا رہا، پھر میری پکڑ نے ان کو آلیا...... پھر کیسا رہا میرا عذاب!!''

ایسے ہی قرآنِ کریم نے تمسخر اُڑانے والے ایک شخص اخنس بن شریق کو سورۂ قلم میں عُتُلٍّ اور زَنِيْمٌ (سخت جفا کار اور نطفہ حرام) قرار دیتے ہوئے روزِ قیامت اس کی سونڈ سے گرفت کرنے کی وعید دی ہے۔ (آیات ۱۰ تا ۱۶)

البتہ زمانۂ حال میں سامنے آنے والی جسارت جہاں اپنی وسعت اور اصرار وڈھٹائی کے لحاظ سے انوکھی ہے، وہاں اس کے مرتکب اس کو جمہوری ثقافت اور اپنا انسانی حق قرار دینے پر بھی تلے ہوئے ہیں۔ یادرہے کہ اس معاملے کو بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ درجہ بدرجہ آگے بڑھایا جارہا ہے جس کی پشت پر اقوامِ متحدہ کے منظور کردہ انسانی حقوق کے چارٹر کی بعض شقوں کو پیش کرنے کی روایت پختہ کی جارہی ہے۔

فی زمانہ توہینِ رسالت کے اس مکروہ عمل کی وجوہات اس تہذیبی ونظریاتی تصادم میں پیوست ہیں جس کی پیش بندی نیو ورلڈ آرڈر کے تحت، سرد جنگ کے بعد سے 'سبز خطرۂ' کے زیر عنوان، عالمی استعمار مسلسل چند دہائیوں سے کررہا ہے۔ توہین رسالت کے حالیہ واقعات نائن الیون کے اس امریکی وحشت وجنون کا ایک نمایاں اظہار اور منطقی نتیجہ ہیں جس کو مخصوص ملکی متعصّبانہ مقاصد کے لئے امریکی میڈیا نے حادثۂ نیویارک کے بعد کے سالوں میں اختیار کیا تھا۔ ستمبر ۲۰۰۵ء میں پہلی بار شائع ہونے والے یہ خاکے ڈینیل پائپس نامی متعصب امریکی یہودی کے شرپسند دماغ کی پلاننگ کے نتیجے میں منظر عام پر آئے تھے۔ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ باقاعدہ مذموم مقاصد واہداف کے پیش نظر کارٹونوں کے مقابلے منعقد کروا کر

www.KitaboSunnat.com

ڈنمارک کے اخبارات کو اس بنا پر ان کی اشاعت کے لئے منتخب کیا گیا کہ وہاں تہذیبِ جدید کے چند کھوکھلے نعرے زیادہ شدت اور شور وغلغلہ کے ساتھ زیر عمل ہیں۔ پھر ان ممالک میں مروّج اباحیت، مادر پدر آزادی اور یہودیوں کی بڑی جمعیت اس پر مستزاد تھے۔

یوں تو شائع ہونے والے یہ خاکے محمد مجتبیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بڑھ کر کئی مقدس اسلامی تعلیمات تک پھیلے ہوئے تھے، جن میں بالخصوص یہودیوں کے بارے میں مسلمانوں کے تصورات کو ہدفِ طنز وتمسخر بنایا گیا ہے۔ لیکن اس میں سب سے شدید ردعمل اس خاکے پر سامنے آیا ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کو نعوذ باللہ کراہت آمیز مشابہت دے کر، عمامۂ مبارک علیٰ صاحبها الصلوٰۃ والتسلیم میں ایک بم کو چھپا ہوا دکھایا گیا تھا جس کا سرا ایک طرف سے اُبھرا نظر آتا ہے۔ یہ خاکہ گویا اس امر کا ایک رمزی اظہار ہے کہ اسلام دینِ امن نہیں بلکہ عصبیت وجارحیت کا علم بردار مذہب ہے۔ اس علامتی اظہار کے ساتھ الفاظ میں بھی اس مکروہ الزام کو دہرایا جاتا رہا ہے کہ آپ کی ذاتِ اقدس ﷺ جارحیت اور جنگ وجدل کی ایک علامت ہے۔ معاذ اللہ...... اسی طرح دیگر خاکوں میں اسلام کے تصورِ جہاد کو بھی ہدفِ ملامت قرار دیتے ہوئے گہرے طنز کے تیر چلائے گئے ہیں۔ مزید برآں دیگر اقوام یا کفر وشر کے بارے میں اسلام کے نظریات کو بھی کارٹونوں کی زبان میں ہدفِ ملامت ٹھہرایا گیا ہے۔ ان خاکوں کے سرسری جائزے سے اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ یہ سارا عمل ایک منظّم منصوبہ بندی، واضح اہداف کے ساتھ اس نظریاتی جنگ اور الزام تراشی کا حصہ ہے جسے مغرب اسلام سے مزعومہ 'سبز جنگ' کے لئے درجہ بدرجہ آگے بڑھا رہا ہے۔

ستمبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہونے والے ان خاکوں پر عالم اسلام میں ایک شدید ردّعمل سامنے آیا جس پر مغرب کے بعض حکومتی ذمہ داران نے معذرت خواہانہ رویہ اختیار بھی کیا، لیکن اس کو زیادتی باور کرانے کی بجائے مغربی میڈیا نے اظہارِ رائے پر قدغن قرار دیتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے سامنے یہ اشتعال انگیز تصور پیش کیا کہ مسلمانوں کے اس شدید احتجاج کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ ہمیں اپنی رائے کے اظہار کے لئے مسلمانوں سے اجازت لینا ہوگی۔ مغربی میڈیا میں مسلمانوں کے ردّعمل کو استہزائیہ انداز میں پیش کیا جاتا رہا، بالخصوص ایرانی

فتویٰ اور اس کی نیوکلیئر طاقت بھی خاکوں کی تائید کے ساتھ ساتھ ان کا ہدفِ ملامت بنی رہی۔ ان چیزوں سے بھی مغربی میڈیا سے صہیونی اشتراک کا بخوبی علم ہوتا ہے۔

یہ خاکے ان دو سالوں میں گاہے بگاہے (فروری ۲۰۰۶ء، اگست ۲۰۰۷ء وغیرہ) شائع ہوتے رہے لیکن رواں سال میں ۱۳رفروری کو ایک بار نئی منصوبہ بندی اور اشتراک کے ساتھ بیک وقت سکنڈے نیویا کے ۱۷/ اخبارات نے اُنہی خاکوں کو ایک بار پھر شائع کردیا۔ اگر حالیہ واقعہ کی پیش کردہ توجیہ کوملحوظ رکھا جائے تو اب بھی یہ اقدام ایک منظّم سازش سے کم قرار نہیں پاتا۔ حالیہ اقدام کی وجہ یہ پیش کی گئی ہے کہ ۱۱ رفروری ۲۰۰۸ء بروز منگل کو ایسے دو مراکشی مسلمانوں کو پولیس نے گرفتار کیا تھا جنہوں نے ۷۳ سالہ ملعون کارٹونسٹ ویسٹر گارڈ☆ کے قتل کی منصوبہ بندی کی تھی۔ چنانچہ صرف دو روز کے اندر اندر حکومت پر دباؤ بڑھانے اور کارٹونسٹ سے اظہارِ یک جہتی کے لئے یہ مذموم اقدام کیا گیا۔ اس کے بعد سے ان خاکوں کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر جاری ہے اور مختلف ویب سائٹس پر بھی یہ ہر وقت ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ پاکستانی حکومت نے اس نوعیت کی ایک مرکزی ویب سائٹ 'یوٹیوب' کو پہلے پہل بند کردیا تھا لیکن چند روز بعد اس کو بھی کھول دیا گیا اور تادمِ تحریر یہ ویب سائٹ لوگوں کو اہل یورپ کے خبثِ باطن اور تعصب وجارحیت کی دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔

راقم دو برس قبل اس موضوع پر ایک تفصیلی تحقیق قلم بند کرچکا ہے، جس میں توہین آمیز خاکوں کا اسلام اور عصری قوانین کے تناظر میں نکات وار پیش جائزہ لیا گیا تھا۔ شائقین اس مضمون کا مطالعہ 'محدث' کے شمارہٴ مارچ ۲۰۰۶ء میں کرسکتے ہیں۔ سردست اس حرکت کا مختصر نفسیاتی تجزیہ مقصود ہے۔ اہل مغرب کے استدلال کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اقوامِ متحدہ کا منظور کردہ اظہارِ رائے کا حق اُنہیں یہ گنجائش اور استحقاق دیتا ہے کہ وہ ذاتِ اقدس ﷺ پر کیچڑ

☆ یہ وہی نامراد کارٹونسٹ ہے جس نے دو برس قبل یہ خاکے بنائے تھے، اس کی ہلاکت کا شہرہ ایک افواہ سے زیادہ نہیں۔ اس سلسلے میں لاہور کے نوجوان عامر چیمہ شہید کا کردار یہ رہا کہ اُنہوں نے جرمنی کے اخبار میں یہ توہین آمیز خاکے شائع دیکھ کر اخبار کے ایڈیٹر کو اس کے دفتر میں خبردار کیا تھا، جس پر ایڈیٹر نے اُنہیں گرفتار کرا دیا، بعد میں جیل میں عامر چیمہ کو مقتول پایا گیا۔ عامر کی تحریر سے پتہ چلا کہ یہاں کے لوگ ان کو اس معاملہ میں شدید حساسیت رکھنے پر برا بھلا کہتے اور مارا پیٹا کرتے؛ یہی بات ان کی شہادت کا محرک سمجھ لی گئی۔

www.KitaboSunnat.com

اُچھال سکیں۔

یوں تو انسانی حقوق کے چارٹر کا یہ مسئلہ ہر صاحبِ دانش کے ہاں معروف ہے کہ اس کی غیرمحدود تعمیم اور متزلزل تفصیل اس کے میزانِ عدل قرار پانے کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے، مزید برآں مغربی ممالک میں متداول بے شمار قوانین، عدالتی فیصلے اور زیر عمل تصورات بھی اس استدلال کی راہ میں واضح رکاوٹ ہیں جن کی نشاندہی میں اپنے سابقہ مضمون میں تفصیل سے کر چکا ہوں۔ لیکن ان تمام باتوں سے قطع نظر اس حرکت کا تجریدی مطالعہ اس نفسیاتی کیفیت کی ضرور غمازی کرتا ہے جس کا مغربی میڈیا کے اربابِ اختیار شکار ہیں۔ ایک شریف النفس، معتدل ومتوازن اور متین وحلیم شخصیت سے یہ توقع کس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ کسی عام فرد کی توہین کو اپنا حق باور کرنے کی سنگین غلطی کا شکار ہوگا۔ چہ جائیکہ کسی عام فرد کی بجائے اس عظیم المرتبت ہستی ﷺ کی اہانت کا ارتکاب کیا جائے جو ڈیڑھ ارب آبادی کی محبوب ومقدس ترین شخصیت ہے۔ پھر یہ محترم ہستی ایسی نہیں جو صرف مسلمانوں کے ہاں متبرک ومقدس ہو بلکہ تاریخ عالم کی یہ واحد ہستی ہے جس کی تعریف میں ازل سے اَبد تک ہر دور کے نامور مشاہیر، عوام اور خواص رطب اللسان رہے ہیں۔ ان کے اُسوۂ حسنہ نے ہر شعبۂ حیات کے ماہرین کو ایسا چیلنج دیا ہے جس کا وہ اعتراف کرتے ہوئے اپنے عاجزی ودرماندگی کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ اس مقبولیت اور شانِ محمودیت کی وجہ اللہ تعالیٰ کا ذاتِ نبویؐ سے وہ قرآنی وعدہ ہے کہ ہم نے تیرا ذکر بلند کردیا اور تیرا دشمن ضرور خاکسار ہوکر رہے گا۔

مقامِ تفکر ہے کہ مغرب کے اربابِ ابلاغ کس قسم کے حق پر اصرار کرکے انسانیت کو پامال کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ کونسی نفسیاتی تسکین ہے جو اُنہیں اس مکروہ عمل پر اُکساتی اور اپنے عملِ بد کے اِصرار پر آمادہ کرتی ہے۔ اس ذہنی غلاظت کا ادراک کرنے سے ہمارے ذہن قاصر ہیں جسے بظاہر انسانی حق کا نام دے کر اپنے نفسیاتی تشنج کو تسکین دینے کی راہ تلاش کی جارہی ہے اور دنیا کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ چند مکروہ فکر لوگوں کے فکری افلاس کو قبولِ عام عطا کرکے اس دور کے انسان کو شرفِ انسانیت ﷺ کے سامنے شرمندگی سے دوچار کردے!!

یہ بد باطن لوگ جو بڑی ڈھٹائی سے نبی ٔرحمت ﷺ کی توہین کا حق حاصل کرنے پر اِصرار

www.KitaboSunnat.com

کررہے ہیں، ان کی مثال ایسے بیٹوں کی ہے جو اپنی ماں کی تذلیل کو اپنا حق قرار دینے کا مطالبہ کررہے ہوں۔ ذاتِ رسالت مآب سے آپ کے اُمتیوں کا تعلق ان کے ماں، باپ حتیٰ کہ ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ ہے۔اسی بنا پر ان تمام چیزوں پر آپ ﷺ سے محبت کو فوقیت دینے کو شرطِ ایمان ٹھہرایا گیا ہے۔

یہ بد بخت لوگ دراصل نبیٔ رحمت کی لائی رہنمائی سے محرومی کا غصہ نکالنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کی طرف رحمۃ للعالمین کو مبعوث کیا تھا اور سب کو ان کا اُمتی بنایا تھا، لیکن ان کی شامتِ اعمال کہ یہ سعادتِ ایمان سے محروم رہے۔مستند احادیث کی رو سے دیگر انبیا پر نبی کریم ﷺ کو یہ خصوصیت عطا کی گئی ہے کہ آپ کو جملہ انسانیت تک رہتی دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا ہے اور کچھ لوگوں کو اگر آپ کی اُمتِ اجابت میں قبول ہونے کو سعادت میسر نہیں آئی، تو بہر حال آپ کی اُمتِ دعوت میں ضرور شامل ہیں۔ ایسے اُمتیوں کا اللہ کی منتخب کردہ محبوب ہستی ﷺ کی توہین کرنا ایسا سیاہ کارنامہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے!!

نبی کریم ﷺ کی رحمت وشفقت

آیئے نبی رحمت کی اپنی اُمت کے لئے دعاؤں اور ربّ کے حضور فریادوں کے تذکرے تازہ کریں، تاکہ ہمیں اپنے ساتھ اپنے نبی ﷺ کے احسان کا معمولی اندازہ ہوسکے اور ہم ان کے حق کا اِدراک کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو پہچان سکیں۔ احادیث میں بیان ہونے والے یہ محبت بھرے تذکرے بڑے ایمان افروز ہیں:

◉ سب سے پہلے تو ان لوگوں کے لئے آپ کی رحمت ومودّت کا تذکرہ جنہیں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل نہیں ہوا اور ان کی فکر مندی میں اپنی ذات کو گھلانا آپ ﷺ کا وطیرہ بن چکا تھا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہ کرتے ہوئے یہ فرمایا:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ * إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ﴾ (الشعراء:۳،۴)

''شاید کہ آپؐ اپنے آپ کو اس بنا پر ہلاک نہ کر بیٹھیں کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تیرا

www.KitaboSunnat.com

ربّ اگر چاہے تو آسمان سے ایسی نشانی نازل کرے کہ ان کو گردنیں جھکائے بنا چارہ نہ رہے۔''

ایک اور مقام پر آپ کی اسی فکرمندی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴾

''شاید کہ آپؐ اپنے آپ کو شدتِ افسوس کی بنا پر ہلاک نہ کر بیٹھیں کہ یہ لوگ قرآنِ کریم پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔'' (الکهف:٦)

◉ لیکن نبی کریم ﷺ کی اپنی اُمتِ دعوت کے ساتھ رحمت وشفقت اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ اُن کی ہدایت کے لئے آپ کی بے چینی میں کوئی فرق نہ آتا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں آپ کو سرزنش کی کہ

﴿اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ﴾ (الزمر:١٩)

''وہ شخص جس پر عذاب کا فیصلہ ہوچکا ہے، کیا آپ اس کو آگ سے بچانے پر مصر ہیں۔''

﴿اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ (یونس:٩٩)

''کیا تو لوگوں کو اس قدر مجبور کرنا چاہتا ہے کہ وہ اسلام لے کر ہی آئیں۔''

﴿وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَّلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (الانعام:٣٥)

''اے میرے نبی! اگر تجھ پر کفار کا منہ پھیرنا اس قدر گراں ہے تو پھر زمین میں کوئی سرنگ کھود لے یا آسمان پر سیڑھی لگالے اوران کو خود کوئی نشانی لا دے۔ اگر اللہ چاہے تو ان کو ہدایت پر جمع کرسکتا ہے، لیکن تو (شدتِ رحمت) میں جاہلوں کی مانند نہ ہوجا۔''

یہ ہے شانِ رحمت کا نقشہ جو آپ ﷺ کی اس فکرمندی کا غماز ہے کہ لوگ اسلام کو قبول کرکے اپنے آپ کو عذابِ جہنم سے بچالیں۔ ایسے نبی سے دورِ حاضر میں روا رکھا جانے والا رویہ کس قدر ظلم وستم کا عکاس ہے۔ اِس دور کے منکرینِ رسالت کی مثال بھی کفارِ قریش جیسی ہی ہے جنہیں اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت اس دین کے لانے والے پیغمبر ﷺ پر طنز واستہزا کے تیر چلانے کو آمادہ کرتی۔ آج بھی یورپی ممالک میں اسلام کی پھیلتی ہوئی دعوت مغربی میڈیا کو مجبور کرتی ہے کہ وہ دلیل ومباحثہ کا راستہ چھوڑ کر طنز وتشنیع اور اِلزام واتہام کا راستہ اختیار

کریں۔ ہم اُنہیں پھر اپنے نبی کی شانِ رحمت یاد دلاتے اور ان کے پیغام کی جھلک دکھلاتے ہیں، رحمۃ للعالمین ﷺ فرماتے ہیں:

''میری اور لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے آگ جلائی، جب آگ جلنے کے سبب ارد گرد کا ماحول روشن ہوگیا تو پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ کے پاس آکر اس میں گرنے لگے۔ وہ شخص ان کو آگ سے دور کرتا ہے لیکن وہ پروانے اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں گرتے ہی رہتے ہیں۔ «فأنا آخذ بحُجَزِكم عن النار وهم يقتحمون فيها» لوگو! میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر آگ سے باہر دھکیلتا ہوں لیکن تم اس میں گرنے پر مصر ہو۔'' (صحیح بخاری:۶۴۸۳)

☜ نبی کریم کی وہ رحمت جو آپ کے متبعین اور مؤمنین کو حاصل ہے اور روزِ محشر حاصل ہوگی، اس کا ایمان افروز تذکرہ بھی تازہ کرلیجئے، قرآنِ کریم میں اس بات کی شہادت ہے:

﴿لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمہارے پاس تم میں سے ہی ایسا رسول آیا ہے جسے تم پر مشقت انتہائی گراں گزرتی ہے اور تمہارے بارے میں بہت اچھی خواہشات رکھنے والا اور مؤمنوں پر انتہائی مہربان وشفیق ہے۔''

◉ نبی ﷺ نے اپنی اُمت پر کمالِ شفقت کرتے ہوئے مسلم حکمرانوں کیلئے یوں دعا کی:

«اللهم من وَلِيَ من أمر أمتي شيئا فَشَقَّ عليهم فَاشْقُقْ ومن ولي من أمر أمتي شيئا فرَفِقَ بهم فَارْفُقْ به» (صحیح مسلم:۱۸۲۸)

''اے اللہ! جو شخص میری اُمت کسی معاملے کا نگہبان بنے اور ان سے سختی کا برتاؤ کرے تو تو بھی اس سے سخت روی سے پیش آئیے اور جو میری امت کا ذمہ دار ہوکر نرمی کا رویہ اختیار کرے، تو تو بھی اس سے نرم ہوجا۔''

◉ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے ربّ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر، روتے ہوئے اللهم أمتي أمتي کی فریاد کی۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو سید المرسلین ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ آپ سے رونے کی وجہ دریافت کریں۔ جبریل نے آکر نبی ﷺ سے بات چیت کی اور اللہ تعالیٰ کو بتلائی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے جبریل کی زبانی نبی کریم ﷺ کو یہ وعدہ دیا کہ

www.KitaboSunnat.com

«يا جبريل اذهب إلى محمد فقل أنا سنُرضيك في أمتك ولا نسوؤك»

''اے جبریل! محمد کے پاس جا کر اسے کہہ دے کہ ہم تیری امت کے بارے میں تجھے راضی کریں گے، تجھے پریشان نہیں کریں گے۔'' (صحیح مسلم:۲۰۲)

◉ روزِ محشر نبی ﷺ کی شفاعت اور اُمت کے لئے شفقت زوروں پر ہوگی، فرماتے ہیں:

«لكل نبي دعوة مستجابة يدعو بها وأريد أن أختبئَ دعوتي شفاعة لأمتي في الآخرة» (صحیح بخاری:۶۳۰۴)

''ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہے جو شرفِ قبولیت سے محروم نہیں رہتی۔ اور میں نے روزِ قیامت اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے اس دعا کو محفوظ کر رکھا ہے۔''

◉ ساقی کوثر اور شافع محشر ﷺ کی اپنی اُمت کے لئے رحمت کا نقشہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی اس فرمانِ نبویؐ میں کھینچا گیا ہے کہ میں روزِ محشر چلتا ہوا عرشِ الٰہی کے نیچے پہنچ کر ربّ ذوالجلال کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ پھر میں اللہ کی شان میں ایسی حمد وتوصیف کا باب کھولوں گا، جس کی میرے سے قبل کسی کے ہاں مثال نہ ہوگی۔ تب مجھ سے کہا جائے گا:

«يا محمد ارفع رأسك سَل تُعطه واشفع تُشَفَّع فأرفع رأسي فأقول: أمتي يا ربِّ، أمتي يا رب فيقال يا محمد! أدخل من أمتك من لا حساب عليهم من الباب الأيمن من أبواب الجنة ...... الخ» (صحیح بخاری:۴۷۱۲)

''اے محمد! اپنا سر اُٹھا، جو مانگے گا، تجھے دیا جائے گا اور جو سفارش کرے گا، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ تب میں کہوں گا کہ یاربّ! میری اُمت، یاربّ! میری اُمت۔ تب کہا جائے گا کہ اپنی اُمت میں ایسے لوگوں کو جنت کے داہنے دروازے سے داخل کرلے، جن پر کوئی حساب نہ ہو۔ یہ لوگ جنت کے دروازوں میں دیگر داخل ہونے والوں کے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔ پھر مزید فرمایا: واللہ! جنت کے دو کواڑوں کے مابین اس قدر وسعت ہے جتنی مکہ اور حمیر یا مکہ اور بصریٰ کے مابین ہے۔''

◉ صحیح بخاری کی ایک اور طویل حدیثِ مبارکہ میں سید المرسلین ﷺ کے مقامِ محمود کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے کہ نبی کریمؐ اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے تین بار جہنم رسید ہونیوالے مسلمانوں کو جنت میں داخل کریں گے۔ حدیث کا آخری حصہ یہ ہے:

www.KitaboSunnat.com

«فَأُثني على ربي بثناء وتحميد يُعَلِّمَنِيه. قال: ثم أشفع فيحد لي حدا فأخرج فأدخلهم الجنة» قال قتادة: وقدسمعته يقول «فأخرج فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة حتى ما يبقى في النار إلا لِمَن حَبسه القرآن أي وجب عليه الخلود» قال: ثم تلا هذه الآية «﴿عَسىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾» (صحیح بخاری:۷۴۴۰)

''(تیسری بار) میں پھر اپنے ربّ کی تسبیح وتحمید بجا لاؤں گا جو وہ مجھے (بطورِ خاص) سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کردی جائے گی اور میں لوگوں کو (تیسری بار) جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو یہ بھی فرماتے سنا: میں جہنم سے نکال کر تمام لوگوں کو جنت میں داخل کردوں گا، ماسوائے ان لوگوں کے جنہیں قرآن (میں مذکورہ وعدۂ الٰہی) نے روک لیا ہوگا یعنی ان پر دائمی جہنم واجب ہوچکی ہوگی۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کی: تیرا ربّ عنقریب تجھے مقامِ محمود پر مبعوث کرے گا۔'' (الاسراء:۷۹)

اپنی اُمت کی آسانی کے لئے واقعہ معراج میں نبی کریم ﷺ کا نمازوں کو بہ اصرار پانچ کروانا(بخاری:۳۴۹)، ہر نماز سے قبل مسواک کا حکم نہ دینا(بخاری:۸۸۷)، نمازِ عشاء کو جلد پڑھ لینا(مسلم:۶۳۹)، تیز آندھی اور غضبناک بادلوں کو دیکھ کر بے چین ہوجانا(مسلم:۸۹۹)، اپنی اُمت کو عذابِ عامہ اور غرق سے بچنے کی دعا کرنا اور اس کا قبول ہونا(مسلم:۲۸۹۰)، سبعہ احرف میں قرآن پڑھنے کی اجازت حاصل کرنا(مسلم:۸۲۱)، الغرض نبی آخرالزمان ﷺ کی اپنی اُمت پر رحمت وشفقت کے تذکرے اس قدر طویل ہیں کہ اس سے قرآن وحدیث بھرے پڑے ہیں۔ آپ کو ربّ ذوالجلال والاکرام نے مقامِ محمود عطا فرمایا اور سورۃ الم نشرح میں آپؐ کے ذکر کی عظمت کا وعدہ دیا ہے۔ پھر وہ لوگ کس قدر بدبخت اور بدباطن ہیں جو ربِ ارض وسما کے بالمقابل اس کے محبوب ﷺ کی شان اپنے مکروہ قلم کے ذریعے گھٹانے پر اپنی کوششیں صرف کررہے ہیں۔ جس کی عظمت کا رکھوالا ربِّ جل جلالہ ہو، اس کی شان میں گستاخی کی جسارت کا ارتکاب کسی انسان کے لئے ذلیل ترین رویہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قرآن کریم میں ایسے رکیک ہتھکنڈوں پر دلاسہ دیا ہے:

www.KitaboSunnat.com

﴿قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ﴾ (الانعام:۳۳)

''ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی دریدہ دہنی سے تیرا دل ودماغ چھلنی ہوجاتا ہے۔ (غم نہ کر) یہ تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کے انکار کے مرتکب ہوتے ہیں۔''

اپنے محبوب☆ کی ایسی گستاخی کرنے والوں سے نمٹنا اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے، ارشادِ باری ہے:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر:۹۵ تا ۹۹)

''ہم تیری توہین کرنے والوں کو خوب کافی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ بھی دوسرا الٰہ کھڑا کرتے ہیں، عنقریب اُنہیں پتہ چل جائے گا۔ ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی اس تمسخرانہ حرکتوں سے تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے (لیکن ان کی پرواہ مت کر) اور اپنے ربّ کی تسبیح بیان کر اور سجدہ کرنیوالوں میں سے ہوجا پھر زندگی بھر اپنے ربّ کی عبادت کرتا رہ۔''

ہمارا فرض

اہلِ مغرب کی رسول رحمت ﷺ پر جارحیت اور ظلم وستم آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، اس جرم میں صرف ڈنمارک کے چند اخبار شریک نہیں بلکہ فرانس، جرمنی، ہالینڈ، اٹلی سمیت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ذرائع ابلاغ بھی برابر کے شریک ہیں۔ ان خاکوں کی بڑے پیمانے پر اشاعت اور عوام الناس کا ان کو گوارا کرنا اور اپنے میڈیا سے احتجاج نہ کرنا گویا اس جرم میں مغربی عوام کو بھی شامل کردیتا ہے۔ دو بڑی ویب سائٹیں 'فری فار آل' اور 'یوٹیوب' بھی جن کے مرکزی کمپیوٹر سسٹم (Servers) امریکی ریاست فلوریڈا میں ہیں، پہلے دن سے ان خاکوں کی بڑے پیمانے پر اشاعت کررہی ہیں۔ اسلام کے خلاف جاری مہم میں گستاخانہ خاکوں کے علاوہ خانہ کعبہ اور دیگر اسلامی احکامات وشعارات کی توہین کے بہت سے کردار بھی اس وقت مغرب میں سرگرمِ عمل ہیں۔ ایسی توہین آمیز فلموں کے بارے میں یورپی ممالک کے شہری اس

☆ فرمانِ نبویؐ ہے: ''اگر میں نے دنیا میں کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر صدیق کو خلیل بناتا «ولکن صاحبکم خلیل الله» لیکن تمہارا محبوب اللہ کا خلیل ہے۔'' (صحیح مسلم:۲۳۸۳)

www.KitaboSunnat.com

بات کے حق میں ہیں کہ ان کی نمائش کی اجازت ملنی چاہیے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا دین 'اسلام' اور اور اللہ کا محبوب پیغمبر ﷺ مغربی میڈیا کی ہتک انگیز کاروائیوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اس دور میں اسلام اور پیغمبر اسلام ؐ کی ذات سب سے زیادہ مظلوم ہیں۔ اور ظلم کرنے والے اس بات کی کوشش میں ہیں کہ کسی طرح اس توہین کو روز مرہ معمول بنا کر مسلم قوم کو بھی اسی طرح بے غیرت وبے حمیت بنا دیں جس طرح وہ عیسائیوں کے پیغمبر اور محمد ﷺ کے پیش رو حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ ولد الزنا قرار دلوانے کی مذموم مہم میں کامیاب ہوچکے ہیں، جیسا کہ گذشتہ برس یورپ میں نمائش کی جانے والی متنازعہ فلم 'ڈاوِنسی کوڈ' کا یہی موضوع ہے۔لیکن غالبًا اُنہیں عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین اپنے دین سے والہانہ تعلق کے فرق کا اِدراک نہیں ہوسکا۔ نبی اسلام ﷺ کی ناموس پر حملہ آور ہونے والوں کو یہ علم ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے نبی کی حرمت پر کٹ مرسکتا ہے، لیکن اس کو کسی صورت گوارا نہیں کرسکتا کیونکہ اسکے جذبۂ ایمانی اور آپ ﷺ کے عظیم الشان حق کا بنیادی تقاضا ہے۔

اوپر ذکر کردہ رحمتِ نبوی ؐ کی ایک جھلک بھی ایک مسلمان کے جذبات کو شدید مہمیز دیتی ہے کہ وہ اپنے عظیم ترین محسن ؐ اور اپنی ذات پر شفیق ترین ہستی ﷺ کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری کو محسوس کرے۔ آج کے دور میں بسنے والے ہر مسلمان کو اس احساسِ ذمہ داری کو اپنے کاندھوں پر محسوس کرنا چاہئے کہ وہ کس طرح اس ظلم وستم کے بالمقابل اپنی ہر ممکن کوشش بروے کار لاسکتا ہے؟

◉ قرآنِ کریم کی رو سے روزِ محشر ہر اُمتی کو نبی اکرم ﷺ کی شہادت اپنے حق میں پیش کرنا ہوگی۔ جس دن سورج سوا نیزے پر ہوگا، اس حالت میں حوضِ کوثر پر ساقی ٔ کوثر کا سامنا کرنا ہوگا، آپ ؐ کی شفاعت سے قبل تمام انسانیت رحم کے لئے بلک رہی ہوگی، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے ہاں سفارش کریں گے، اور حساب وکتاب کا آغاز ہوگا۔ ہمیں آپ ؐ کے حق کو اسلئے ادا کرنے میں کوشاں ہوجانا چاہئے تا کہ آپ کے حضور روزِ قیامت سرخرو ہوسکیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ قرآنی آیت ان کافر کارٹونسٹوں کی طرح ہماری بدعملی کا بھی مصداق ٹھہر جائے:

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ﴾ (النساء:۴۱)

''کیسا ہوگا وہ وقت، جب ہم ہر اُمت☆ سے گواہ طلب کریں گے، اور ہم تجھے (اے محمد!) ان تمام مسلمانوں پر بطورِ گواہ پیش کریں گے۔ اس دن جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہوگی، وہ خواہش کریں گے: کاش آج زمین ہم پر برابر کردی جائے (اور ہمیں رسولِ رحمتؐ کا سامنا نہ کرنا پڑے)۔ اور وہ اللہ کے روبرو ایک بات بھی چھپا نہ سکیں گے۔''

جب ذاتِ نبویؐ پر ہر طرف سے طعن وتشنیع اور ناکردہ الزاموں کی تہمتیں لگائی جارہی ہوں اور محمدِ احمد ﷺ کو اپنی ہر شے سے محبوب رکھنے کا دعویٰ کرنے والا مسلم ان سنگین حالات میں سکون اور اطمینان سے بیٹھا رہے، یہ تصور ہی انتہائی خوفناک ہے۔ ہمیں اس مسئولیت اور شرمندگی کو آج ہی محسوس کرکے اپنے قول وفعل سے ان جوازات سے خاتمے کے لئے کمر بند ہوجانے کا عزمِ صمیم کرنا چاہئے جس کے نتیجے میں یہ اہانت بھرے رویے ختم ہوکر رہ جائیں اور کسی کو پیغمبر انسانیت کی ناموس پر حرف اُٹھانے کی جرات نہ رہے۔

◉ جب آپ ﷺ کے سامنے آپ کی اہانت کی جاتی تو آپ اپنے صحابہؓ سے بے اختیار یہ مطالبہ کیا کرتے کہ ''کون ہے جو میرے اس دشمن کا جواب دے......؟''

یہ مطالبہ ایک بار آپ ﷺ نے کعب بن اشرف کے بارے میں کیا۔ حضرت زبیرؓ، حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت حسانؓ سے بھی آپ نے ایسے مطالبے کئے:

◉ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بن مسلمة فقال: يا رسول الله أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ. قَالَ: نَعَمْ (صحیح مسلم:۴۶۴۰)

◉ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا (مصنف عبدالرزاق: رقم ۹۴۷۷)

◉ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خالد بن الوليد فقتلها (ایضاً: رقم ۹۷۰۵)

◉ يا حَسَّان أَجِبْ عن رَسُوْل الله، اللّٰهم أَيِّدْه بروح القدس (صحیح مسلم:۴۵۴۳)

☆ یہ آیت براہِ راست کفار اور رسولوں کے نافرمانوں کے بارے میں ہے جنہیں اللہ نے آپ ﷺ کی اُمت قرار دیتے ہوئے آپؐ کے سامنے پیش کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد تمام لوگ آپ کی اُمت میں شامل ہیں، بعض اُمتِ اجابت یعنی مسلمان اور بعض اُمتِ دعوت یعنی کفار ومنکرین۔

www.KitaboSunnat.com

دورِ نبویؐ میں نبی اکرم ﷺ خود صحابہ کرام کو متوجہ کیا کرتے اور صحابہؓ نے آپ کی پکار کے نتیجے میں ان گستاخانِ رسالت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ آج شمع رسالت کے پروانوں کو یہ پکار اپنی سماعت پر محسوس کرنا چاہئے اور اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے ہر ممکنہ اقدام بروئے کار لانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی رفعت ومنزلت کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے جس طرح شریعتِ اسلامیہ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ نے اُٹھا لی۔ اس عظیم ذمہ داری کی تکمیل کے لئے اس عالم الاسباب میں اللہ نے حفاظِ قرآن اور محدثینِ عظام کی شکل میں ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا کئے جنہوں نے اللہ کے دین کی تا قیامت حفاظت کے ٹھوس اقدامات کئے۔ ایسے ہی نبی آخرالزمان ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لئے بھی اللہ کی طرف سے فرشتے نازل ہونے کی بجائے ایسے مبارک نفوس ہی آگے آئیں گے جن سے اللہ تعالیٰ قول وفعل کے میدان میں عظیم الشان خدمت لے گا۔

◉ یہاں ایسے مسلمانوں کو بطورِ خاص متوجہ ہونا چاہئے جو علماے دین ہونے کے ناطے منصبِ رسالت کی وراثت کے داعی، امین اور محافظ ہیں۔ مسلمانوں کے ایسے اہل علم جن کا یہ احساس ہے کہ وہ جوہر نبوت یعنی فرامینِ نبویہؐ کے محافظ ورکھوالے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین میں فقاہت کی بصیرت سے نواز کر اُمت کے منتخب شدہ افراد ہونے کی سند ِتصدیق عطا کی ہے، ان خاصۂ خاصانِ رسل پر بطورِ خاص اُمتِ مسلمہ کے نمائندے اور وراثتِ رسول کے امین ہونے کے ناطے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے المناک مراحل پر ملت ِاسلامیہ میں احساس وشعور بیدار کرنے میں کوئی کمی نہ دکھا رکھیں تاکہ اُمت من حیث المجموع اپنے فرائض کو بجالانے پر کمربستہ ہوجائے۔

ہر شخص تھوڑی سی محنت اور غور وفکر کے بعد اپنے دائرۂ عمل میں موجود امکانات کو بخوبی پہچان سکتا ہے۔ اگر وہ نبی ٔرحمت کی ذات سے ظلم کے خاتمے کے لئے آمادہ ہو تو اس کے سامنے فکر وعمل کے بے شمار دریچے وا ہوسکتے ہیں۔ ان میں سے آسانی کے لئے ہم محض چند ایک کی نشاندہی پر اکتفا کرتے ہیں:

① اپنے عمل سے فرامینِ نبویہ کے تقدس پر اس طرح مہر تصدیق ثبت کرنا کہ آپؐ کے مقدس

فرامین ہمارے لئے عمل کی سب سے قوی بنیاد قرار پاجائیں اور بذاتِ خود ہماری کسی بدعملی اور کوتاہی سے اہانتِ رسول کا کوئی عملی شائبہ بھی پیدا نہ ہوسکے۔ اہانتِ رسول کا مقصد دنیا کو پیغامِ رسالت سے برگشتہ کرنا اور اسلام کو کمزور کرنا ہے، جبکہ اسلام پر والہانہ عمل گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کے مقاصد کی تذلیل کرے گا۔

② سیرتِ رسول اور رحمتِ دو عالم ﷺ کے فرمودات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کا عزمِ صمیم کرنا، اپنی صلاحیتوں کو اس کے سیکھنے اور پھیلانے میں کھپا دینا گویا آپ پر تہمت طرازی کرنے والوں کے بالمقابل آپ کے رفعتِ ذکر کی عملی مثال پیش کرنا۔ اہانت کرنے والوں کا مقصد ذاتِ نبوی سے لوگوں کو بیزار کرنا ہے تاکہ اسلام کی بڑھتی مقبولیت کے آگے بند باندھا جاسکے، لیکن آپ کی سیرت اور پیغام کی اشاعت ان کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملادے گی۔

③ یورپی ممالک بالخصوص ڈنمارک کی مصنوعات کا کلی بائیکاٹ کرنا، یاد رہے کہ صرف پاکستان میں ڈنمارک کی مصنوعات (گھی، مکھن، پنیر وغیرہ) کی درآمد ۸۰ ملین ڈالرز سے زیادہ ہے اور ملک کی تمام بڑے اداروں مثلاً قومی ایئر لائن اور ملٹی نیشنل ہوٹلز میں اُنہیں بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی چیزوں کی فہرستیں تلاشِ بسیار کے بعد شائع کی جائیں اور اقتصادی میدان میں بھی اپنا شدید احتجاج سامنے لایا جائے۔

④ ہر موقع پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا جائے تاکہ عوامی غم وغصہ کے سیلابِ بلا کے سامنے حکومتیں اپنے سفارتی تعلقات توڑنے پر مجبور ہوجائیں۔ یاد رہے کہ ان دنوں ڈنمارک میں متعین پاکستانی سفیر خاتون تو حسبِ معمول سرکاری ضیافتوں میں مشغول ہیں اور

☆ پاکستان کو دنیا میں اسلام کا قلعہ سمجھا جاتا ہے، اور پاکستانی حبِ رسولؐ میں دیگر مسلمانوں سے کافی ممتاز ہیں، اس کے باوجود ہمارے وطن سے شدید احتجاج کا نہ ہونا اور سرد مہری کا رویہ اپنانا ہمارے ماضی کے کردار کے عین برعکس اور قومی بے غیرتی کا غماز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وطن میں چین وسکون غارت ہوچکا ہے۔ حکمران کسی قوم کے مرکزی رجحانات کے عکاس ہوتے ہیں جس کے نتائج ہم بری طرح بھگت رہے ہیں۔ جب تک قوم کے افراد خود اپنے آپ کو نہ بدلیں گے، اپنی زندگی میں اسلام کو نافذ نہیں کریں گے، محض غلبہ اسلام کی خواہش ہمارے حکمرانوں کو تبدیل نہ کرے گی۔ اللہ ہمارے جذبہ کے مصداق ہمیں قوتِ عمل سے نوازے۔

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں متعین ڈنمارک کی سفیر متوقع ردِعمل کے خوف سے اپنے وطن پہنچے ہوئے ہیں۔☆

⑤ قلم وقرطاس کے ذریعے سرورکونین کی سیرت اور اپنے احتجاج کو دور دور پہنچایا جائے مثلاً بینر، سٹیکرز، پوسٹر، مضامین، خطوط، ای میل، میڈیا کو فون وغیرہ، غرض ہر ذریعہ کو استعمال میں لایا جائے۔ اس ابلاغی مہم کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ سعودی عرب وسوڈان کی طرح دیگر مسلم حکومتیں بھی اپنے احتجاج کو منظّم کرنے پر مجبور ہوجائیں گی۔

⑥ آپس میں محبت ومودّت کا خوگر بننا اور اُخوت اسلامی کو پختہ کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر اسلام کا رعب غیر مسلموں پر طاری نہیں ہوسکتا۔ جس طرح غیر مسلم اپنے مذموم مقاصد کے لئے یکسو اور متحد ہیں، پورا یورپ اور مغربی میڈیا یک جہتی سے اس ظلم کی اصلاح کی بجائے اس کی حمایت پر کمربستہ ہے۔ اس مسئلہ کا مداوا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک مسلمانوں میں باہمی مؤاخات کو پیغمبر اسلام سے محبت کے مرکزی نکتہ کے نام پر پروان نہ چڑھایا جائے۔ محمد رسول اللہ سے محبت ہر مسلمان کے عقیدے کا اوّلین نکتہ ہے، جس میں سپرداری کے ساتھ اطاعت ووارفتگی کے جذبات بھی موجزن ہیں۔ باہمی اتحاد کے لئے اس نسخۂ اکسیر کو کارگر طریقے سے استعمال میں لایا جائے۔

بعض مسلمان عملی اعتبار سے اس میں شرکت کرسکتے ہیں تو بعض شانِ رسالتؐ میں اپنے مال کا نذرانہ پیش کرکے حصہ ڈال سکتے ہیں۔ غرض عمل کرنے اور ذمہ داری کو محسوس کرنے والوں کے لئے اَن گنت راستے ہیں۔ مذکورہ بالا اُمور میں سے کسی ایک طریقہ پر بھی کامل روح کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا ہم عزمِ صمیم کرلیں تو یہ ہماری سعادت اور مسلم اُمہ کا بھرم قائم کرنے کا باعث ہوگا، وگرنہ توہینِ رسالت کے ان واقعات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ نعوذ باللہ جاری رہے گا، اور ہم اس پر کفِ افسوس ملنے اور اپنی بے چارگی کا نوحہ کہنے کے سوا کچھ نہ کرسکیں گے۔ یہ عمل کا وقت ہے، زبانی جمع خرچ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ یہ چند کلمات جو سرورِکونین اور نبی الثقلین علیہ افضل التحیۃ والسلام کی شان میں درج کئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو قوتِ عمل سے نوازے۔ آمین! (حافظ حسن مدنی)

www.KitaboSunnat.com

تاریخ قرآن
قسط سوم
شیخ عبدالفتاح عبدالغنی القاضی
ترجمہ: محمد اسلم صدیق

المُصحف الشریف ؛ایک تاریخی جائزہ

خلفاے راشدین کے عہد کے بعد مصاحف کی تدوین

گذشتہ صفحات میں ہم تفصیل سے واضح کر چکے ہیں کہ دورِ عثمانی میں مصاحف کی جو نقلیں تیار کر کے مختلف بلادِ اسلامیہ کو بھیجی گئیں تھیں، وہ ایسے رسم الخط پر مشتمل تھیں جو ساتوں حروف کا متحمل سکے۔ اسی مقصد کے پیش نظر ان مصاحف کو نقطوں اور حرکات سے خالی رکھا گیا تا کہ ان حروف کی تمام متواتر قراءات ــــ جو عرضۂ اخیرہ کے وقت باقی رکھی گئی تھیں اور ان کی تلاوت منسوخ نہیں ہوئی تھی ــــ ان میں سما جائیں☆۔ اور جب یہ مصاحف مملکتِ اسلامیہ کے اطراف میں پہنچے تو مسلمانوں نے اُنہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور پوری اُمتِ مسلمہ نے اُن کو اپنا لیا۔ پھر اُنہوں نے ان مصاحف کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی طرز پر مزید کافی مصاحف تیار کئے۔ ان کو بھی وہی تقدس اور احترام حاصل تھا جو مصاحفِ عثمانیہ کو حاصل تھا اور یہ بھی مصاحفِ عثمانیہ کی طرح نقطوں اور حرکات سے خالی تھے۔

یہ مصاحف ایک زمانہ تک بلادِ اسلامیہ میں رائج رہے، لیکن جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوگیا، بے شمار عجمی ممالک اسلام کے زیر سایہ آگئے اور عربی اور عجمی زبانوں کا باہم اختلاط بڑھا تو عربی زبان میں لحن عام ہوگیا۔ اور یہ خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں فصیح عربی زبان عجمی اثرات سے ناپید نہ ہوجائے۔ مزید یہ کہ عجمی لوگوں کے لئے قرآنِ کریم کو بغیر نقطوں اور حرکات کے پڑھنا کافی دشوار تھا۔ چنانچہ اسلامی حکومت کے سامنے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں یہ صورت حال کتاب اللہ میں لحن اور لفظی تحریف پر منتج نہ ہو۔ لہٰذا اُنہوں نے اس صورت حال کے ممکنہ نتائج

☆ ویسے بھی عربوں کے ہاں حروف پر نقطے اور حرکات لگانے کا رواج بھی نہیں تھا۔ عربی ان کی مادری زبان تھی اور وہ اسے بغیر نقطوں اور حرکات کے پڑھنے میں نہ صرف یہ کہ کوئی دقت محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ نقطے اور حرکات ڈالنے کو معیوب خیال کرتے تھے۔ (مترجم)

واثرات سے نمٹنے کے لئے ایسے وسائل فراہم کئے جو کتاب اللہ کو تصحیف وتحریف اور لحن سے محفوظ رکھنے میں کارآمد ثابت ہوسکیں۔ نیز عجمی مسلمانوں کے لئے قرآن کی تلاوت میں بھی آسانی پیدا ہو جائے۔ ذیل میں ہم ان وسائل کی تفصیل بیان کریں گے:

نقطے

اس کے دو مفہوم ہیں:

① اس سے مراد وہ علامات ہیں جو کسی حرف پر حرکت وسکون اور شدومد وغیرہ کی شکل میں لگائی جاتی ہیں۔ چنانچہ بعض لوگوں نے ان نقطوں کو نقط الإعراب کا نام دیا ہے۔

② اس سے مراد وہ نشانات ہیں جو ایک جیسے رسم والے حروف، مثلاً ب، ت، ث وغیرہ پر لگائے جاتے ہیں، تاکہ معجم اور مہمل حروف کے درمیان امتیاز ہوسکے۔ چنانچہ ب کے ایک نقطے نے اسے اس کے ہم رسم حروف ت اور ث سے ممیّز کردیا ہے اور ج کے نقطے نے اسے اس سے ہم رسم حروف ح اور خ سے ممیّز کردیا ہے۔ اسی طرح د اور ذ اور ر، ز وغیرہ کا معاملہ ہے۔ بعض لوگوں نے ان نقطوں کو نقاط الأعجام کا نام دیا ہے۔

شکل (حرکات)

اس سے مراد وہ علامات ہیں جو حرکت، سکون اور شدومد وغیرہ کی صورت میں حروف پر لگائی جاتی ہیں۔ لفظِ ضبط بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے نقطوں کا پہلا مفہوم 'شکل' (حرکات) اور 'ضبط' کے ہم معنی ہے۔

☜ علما کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ نقطوں اور حرکات کا یہ نظام کس نے ایجاد کیا تھا؟ کیا نقطوں اور حرکات کا موجد ایک ہی تھا یا دو الگ الگ اَفراد نے اُنہیں ایجاد کیا تھا۔ اور ان میں سے پہلے نقطے ایجاد ہوئے تھے یا حرکات؟

◉ اس سلسلے میں محققین علما کا رجحان اس طرف ہے کہ نقط الإعراب یعنی حرکات کا موجد ابوالاسود دوَلی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیرالمومنین معاویہ بن ابوسفیانؓ نے زیاد بن ابیہ جو معاویہؓ کی طرف سے بصرہ کا گورنر تھا، کو خط لکھا کہ اپنے بیٹے عبیداللہ کو میرے پاس بھیج دو۔ جب عبیداللہ وہاں پہنچا اور گفتگو ہوئی تو حضرت معاویہؓ نے دیکھا کہ وہ غلط عربی بول رہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہؓ نے زیاد کو خط لکھا، جس میں اسے اس کے بیٹے کے غلط عربی بولنے پر ملامت کی گئی تھی۔ زیاد نے ابواسود دؤلی کو بلایا اور کہا: یہ عجمی لوگ عربی زبان کو بگاڑ رہے ہیں۔ کاش آپ کوئی ایسا نظام وضع کردیں کہ یہ لوگ اپنی زبان کی اصلاح کرلیں اور کتاب اللہ کو صحیح عربی لہجہ میں پڑھ سکیں۔ لیکن ابواَسود نے کسی مجبوری کی وجہ سے اس سے معذرت کرلی۔

اب زیاد نے یہ ترکیب اختیار کی کہ ایک آدمی کو ابواَسود کے راستے میں بٹھا دیا اور اسے یہ ہدایت کی کہ جب ابواَسود وہاں سے گزرے تو تم جان بوجھ کر قرآن مجید کو لحن کے ساتھ غلط پڑھنا۔ جب ابواَسود وہاں سے گزرا تو اس شخص نے فرمان الٰہی: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بَرِیۡءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ وَ رَسُوۡلُهٗ ﴾ میں لفظ 'رسول' کو لام کی زیر کے ساتھ پڑھا۔ یہ سن کر ابواسود کو معاملہ کی سنگینی کا احساس ہوا اور اُس نے کہا: عَزَّ وجَل الله أن يتبرأ من رسوله

"اللہ تعالیٰ کی شان اس سے سربلند ہے کہ وہ اپنے رسول سے الگ ہوجائے۔"

ابواسود دؤلی وہاں سے واپس زیاد کے پاس آئے اور اس سے کہا:

"میں اس کام کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں، جس کا آپ نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا اور میرا خیال ہے کہ میں اعراب القرآن سے اس کام کا آغاز کروں۔"

اس کے بعد اُنہوں نے قبیلہ عبدالقیس کے ایک شخص کا انتخاب کیا اور اسے کہا کہ مصحف پکڑو اور کوئی ایسی روشنائی لو جو مصحف کی روشنائی کے برعکس ہو اور اسے سمجھایا کہ حرفوں کی آواز کو اس طرح نقطوں میں ظاہر کرو کہ جس حرف پر دونوں ہونٹ کھلیں، وہاں اس حرف کے اوپر ایک نقطہ ـنـ اور جس حرف پر ہونٹ بند ہوں وہاں اس حرف کے سامنے ایک نقطہ ـــ. اور جس حرف پر ہونٹ ٹوٹیں وہاں حرف کے نیچے ایک نقطہ ـبـ ڈال دو۔ اور جس حرف پر ان حرکات میں سے دو جمع ہوجائیں (تنوین) وہاں دو نقطے ڈال دو۔ وہ خود ساتھ ساتھ اس کام پر نظر ثانی کرتے رہے، یہاں تک کہ قرآن کریم پر نقطوں کی شکل میں حرکات کا یہ کام مکمل ہوگیا۔
(تاریخ القرآن الکریم از محمد طاہر الکردی: ۱/۱۸۰)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ نقطوں کی صورت میں حرکات اور ضبط کا موجدِ اوّل ابواسود دؤلیؒ ہے۔ اُنہیں سے علما نے یہ فن حاصل کیا اور اس میں مزید نقش ونگاری اور تبدیلی کرتے ہوئے اسے کمال تک پہنچا دیا۔

◉ اور جہاں تک نقط الأعجام کا تعلق ہے تو اس کے موجد کے بارے میں علما کی

مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ ان میں سب سے راجح یہ ہے کہ نقط الأعجام کے بانی نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر ہیں۔

اس کا باعث یہ ہوا کہ جب عجمیوں کی ایک کثیر تعداد دائرۂ اسلام میں داخل ہوئی تو اس کی وجہ سے عربی زبان کے تکلم میں غلطیوں کا رجحان کافی بڑھ گیا، جس سے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ قرآنِ کریم بھی اس رجحان کی زد سے محفوظ نہیں رہے گا۔ چنانچہ عبدالملک بن مروان نے عراق کے گورنر حجاج بن یوسف کو حکم دیا کہ قرآن کے دامن میں گھسنے والے تحریف کے ان ممکنہ اسباب کو ختم کرنے کے لئے کچھ کرو۔ حجاج بن یوسف نے نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر جن کا شمار عربی زبان کے اَسرار و رموز، فنِ قراءات اور توجیہاتِ قراءت کے معروف علما میں ہوتا تھا، کو یہ ذمہ داری سونپی۔ یہ اُمت کی مصلحت اور کتاب اللہ کی حفاظت کا معاملہ تھا، لہٰذا ان کے لئے اس ذمہ داری کو قبول کیے بنا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ اُنہوں نقطے (نقط الأعجام) ایجاد کیے تاکہ رسم میں باہم مشابہ حروف کے درمیان امتیاز کیا جاسکے اور لحن وتصحیف سے قرآنِ کریم کی حفاظت کا سامان ہوسکے۔ اور یہ نقطے (نقط الأعجام) اسی روشنائی سے لگائے گئے تھے جس سے مصحف کا اصل متن لکھا گیا تھا تاکہ ابواسود کی حرکات نقط الأعراب سے امتیاز ہوسکے۔

اس واقعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نقط الأعجام سے پہلے بھی ایسے اقدامات کیے گئے تھے، کیونکہ زیاد کا دور حجاج بن یوسف کے دور سے پہلے ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرکات اور نقطوں کا موجد ایک شخص نہیں بلکہ دو الگ الگ شخص تھے۔ پہلے کا موجد ابواسود اور دوسرے کا موجد نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر تھے۔

عباسی دورِ حکومت

اس دور میں علم نحو کے عظیم ماہر خلیل بن احمد فراہیدی نے ابواسودؒ کے نقط الشکل کو سامنے رکھتے ہوئے وقت کے تقاضوں کے مطابق نئی علاماتِ ضبط ایجاد کیں اور یہی وہ علاماتِ ضبط ہیں جو آج تک رائج چلی آرہی ہیں۔ اس نے الشکل بالنقاط کی بجائے الشکل بالحرکات کا طریقہ ایجاد کیا، یعنی اس نے ضمہ (پیش) کے لئے حرف کے اوپر چھوٹی سی واوَ

فتحہ (زبر) کے لئے حرف کے اوپر ترچھی لکیر اور کسرہ (زیر) کے لئے حرف کے نیچے ایک ترچھی لکیر اور شد☆ یا تشدید کے لئے حرف کے اوپر س کا سرا اور جزم کے لئے ج کا سرا اور مدّ کے لئے حرف کے اوپر آ کی علامت کو اختیار کیا۔ اسی طرح اس نے اصطلاحاتِ وقف 'روم' و 'اشمام' کی دیگر علامات وضع کیں۔ پھر خوبصورتی اور اختصار کی خاطر ان علامات میں مزید اصلاحات و ترمیمات کی گئیں۔ اور ارتقا کے ان مختلف مراحل کے بعد علاماتِ ضبط کا یہ طریقہ رائج ہوا جو اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے۔

پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مصحف پر نقط الإعراب (نقطوں کی شکل میں حرکات) لگانے کا موجدِ اوّل ابو اسود دؤلی ہے۔ ان کے بعد نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر نے نقط الأعجام یعنی نقطے ایجاد کئے۔ اسکے بعد حرکات وجود میں آئیں جنہیں خلیل بن احمد فراہیدی نے وضع کیا۔

☜ لیکن ایک دوسری روایت اس کے برعکس ہے جسے امام دانیؒ نے یحییٰ بن کثیر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ قرآنی مصاحف نقطوں اور اِعراب سے خالی تھے پھر سب سے پہلے علما نے حروفِ تہجی: ب، ت اور ث کے لئے نقطے ایجاد کئے اور کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، یہ نقطے ان حروف کے لئے نور ہیں جن کی روشنی میں قرآن کریم میں لحن سے بچا جاسکتا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نقط الإعراب سے پہلے نقط الاعجام وجود پذیر ہوچکے تھے۔⊙

اب نقطے اور حرکات لگانے کا حکم کیا ہے؟ اس پر ہم آئندہ صفحات میں 'مصحف کی کتابت

☆ ایک قول یہ بھی ہے کہ شد اور اس کے بعد کی علامات اگرچہ عباسی دورِ حکومت میں ہی وضع ہوئیں، لیکن اُنہیں خلیل بن احمد فراہیدی کے بعد کسی اور نے وضع کیا تھا۔

⊙ البتہ امام جعبري نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ نقط بالإعراب اور نقط بالأعجام دونوں کو ابو اسود دؤلی نے ایجاد کیا تھا۔ اُنہوں نے پہلے نقط الإعراب ایجاد کئے اور اس کے بعد نقط الأعجام کی طرح ڈالی پھر دیگر علما نے ان سے یہ علم حاصل کیا۔ لہٰذا اس فن میں برتری اور اوّلیت ابو اسود کو ہی حاصل ہے۔

ہماری رائے میں امام جعبري کے اس بیان سے وہ ابہام کسی حد تک رفع ہو جاتا ہے جو امام دانیؒ کی روایت سے پیدا ہوا تھا۔ ان روایات کے تناظر میں دیکھتے ہوئے بات یہ سامنے آتی ہے کہ ابو اسود دؤلی نے نقط الإعراب کے ساتھ نقط الأعجام کی طرح تو ڈال دی تھی، لیکن اسے باقاعدہ متعارف بعد میں نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر نے کروایا۔ (مترجم)

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے اور ناشر کے لئے شرائط' کے زیر عنوان بحث کریں گے۔

مصحف کی اَجزا (پاروں) میں تقسیم

مصاحفِ عثمانیہ جس طرح نقطوں اور اِعراب سے خالی تھے، اسی طرح ان میں اَجزا اور پاروں کی تقسیم بھی نہیں تھی۔ پھر بعض لوگوں نے آسانی کے خیال سے مصحفِ عثمانیہ کو ۳۰ حصوں میں تقسیم کردیا اور ہر حصے کو جز (پارے) کا نام دیا۔ پھر جز کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور پھر ان کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حصہ کو رُبع کا نام دیا گیا۔قرآنِ کریم کی یہی تقسیم شروع سے مشہور چلی آرہی ہے۔

آیات: دورِاوّل کے بعض کاتبینِ مصاحف آیات کے مابین فاصلوں میں سے ہر فاصلہ کے بعد تین نقطے ڈالتے تھے تاکہ معلوم ہوجائے کہ یہاں یہ آیت ختم ہوچکی ہے۔ نیز وہ سورہ کی ہر پانچ آیات کے اختتام پر (حاشیہ میں) لفظ خمس اور ہر دس آیات کے اختتام پر (حاشیہ میں) لفظ عشر لکھتے تھے۔ چنانچہ قتادہؒ فرماتے ہیں:

بدأوا فنقطوا ثم خمسوا ثم عشروا

''پہلے پہل اُنہوں نے نقطے لگائے۔ پھر خمس کا نشان اور پھر عشر کا نشان لگایا۔''

اسی طرح بعض کاتبین خمس کی بجائے خ اور عشر کی بجائے ع کا سرا استعمال کرتے تھے۔ اور ان میں سے بعض سورت کا نام بھی لکھتے تھے اور ساتھ یہ بھی لکھتے کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی۔ نیز سورہ کے آخر میں آیات کی تعداد بھی تحریر کرتے تھے۔ بعد میں تلاوت اور تجوید کی آسانی کے لئے کچھ مزید رموز واوقاف بھی وضع کئے گئے جن کی تفصیل مطبوعہ قرآنی نسخوں کے آخر میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ان تمام اُمور کے متعلق علما کا اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض نے کراہت کے ساتھ اس کی اجازت دی ہے، لیکن دیگر کے نزدیک اس میں کراہت کا کوئی پہلو نہیں ہے اور یہی موقف زیادہ راجح ہے، کیونکہ اس طرح کے رموز واوقاف قاریٔ قرآن کے لئے سہولت اور قراءت میں مزید اشتیاق کا باعث بنتے ہیں۔ واللہ اعلم

www.KitaboSunnat.com

حدیث وسنت

حافظ محمد زبیر

کیا صحیحین کی صحت پر 'اجماع' ہے؟

یہ زمانہ فتنوں کا زمانہ ہے، آئے دن کسی نہ کسی نئے فتنے کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ اس دنیا کو 'دارالابتلا' بنایا ہے، اس لیے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ دنیا سے شر بالکل ختم ہو جائے۔ اگر ایک برائی اپنے انجام کو پہنچے گی تو اس کی جگہ دوسری برائی لے لے گی، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ کسی بھی باطل یا شر کو دوام نہیں بخشتے۔ دوام، ہمیشگی، تسلسل اور بالآخر غلبہ، چاہے وہ دلیل کی بنیاد پر ہو یا قوت کی بنیاد پر، صرف حق ہی کے لیے ہے۔

اُمتِ مسلمہ کی تاریخ میں اہل سنت کے بالمقابل ہر دور میں فرقِ باطلہ اپنے گمراہ کن نظریات پھیلاتے رہے، لیکن ہر گروہ یا تو اپنی طبعی عمر گزارنے کے بعد مر گیا اور اس کا نام صرف کتابوں میں باقی رہ گیا جیسا کہ 'خوارج ومعتزلہ' وغیرہ ہیں یا وہ دلیل وبرہان کے میدان میں اہل سنت سے مغلوب ہو گیا اور اس کی نشوونما رُک گئی جیسا کہ 'یہود ونصاریٰ' ہیں یا اُمتِ مسلمہ نے اسے اپنے وجود سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا جیسا کہ 'قادیانی' ہیں۔

عصر حاضر کی آزمائشوں میں سے ایک بڑی آزمائش وہ تجدد پسند دانشور ہیں جو ائمہ سلف کے بالمقابل علومِ اسلامیہ میں ان جیسا 'رسوخ فی العلم' تو نہیں رکھتے لیکن اس کے باوجود سلف صالحین کی تحقیق پر اپنی جہالت کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان 'اہل علم' میں بعض وہ بھی ہیں جو براہِ راست تو احادیث کا انکار نہیں کرتے، لیکن جو احادیث بھی ان کو اپنی عقل وفکر سے متعارض نظر آئیں، ان کی تَضعِیف کے لیے نت نئے اُصول وضع کر لیتے ہیں جیسا کہ بعض معاصر علما نے صحیح بخاری وصحیح مسلم کی بعض ایسی احادیث کو ضعیف یا موضوع قرار دے دیا، جن کے صحیح ہونے پر ائمہ سلف کا اتفاق ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم کے ان ناقدین میں زیادہ جری تو سرسید احمد خان، غلام احمد پرویز، عبد اللہ چکڑالوی، مولوی چراغ علی، علامہ تمنا عمادی، علامہ عنایت

www.KitaboSunnat.com

اللہ مشرقی، مولانا حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولانا حبیب اللہ ڈیروی، جاوید احمد غامدی اور شبیر ازہر میرٹھی وغیرہ ہیں تاہم متاثرین میں سید جمال الدین افغانیؒ، مفتی محمد عبدہؒ، مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا محمد اسحٰق سندھیلویؒ (صدیقی ندوی) مولانا مودودیؒ، علامہ اسدؒ، علامہ اقبالؒ جیسے دفاعِ حدیث کرنے والے بھی شامل ہیں۔

بخاری و مسلم کی احادیث کی تضعیف کا یہ فتنہ اس حد تک آگے بڑھا کہ ہر دوسرا شخص جو عربی زبان کے دو چار لفظ پڑھ لیتا ہے، بخاری و مسلم کی احادیث کے بارے میں رائے دینے کو اپنا حق سمجھتا ہے۔

اب تو بخاری و مسلم کی احادیث کی تضعیف کا یہ فتنہ اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے کہ ہر دوسرا شخص جو عربی زبان کے دو چار لفظ پڑھ لیتا ہے، بخاری و مسلم کی احادیث کے بارے میں رائے دینے کو اپنا حق سمجھتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی بعض روایات پر خود ائمہ سلف میں سے بعض اہل علم نے نقد کی ہے، اس لیے یہ عقیدہ رکھنا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کا ایک ایک شوشہ بھی قطعی طور پر صحیح ہے اور اس کی صحت پر اجماع ہے، ایک قابل اصلاح عقیدہ ہے،لیکن ہمارے نزدیک یہ فکر بھی غلط ہے کہ صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں ضعیف روایات بھی ہیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم پر ائمہ سلف کی نقد اور ان ہی میں سے بعض کی طرف سے اس کے جوابات آنے کے بعد ان کتابوں کی قدر و قیمت اور منزلت بہت بڑھ گئی ہے اور یہ نقد اس درجے کی نہیں ہے کہ اس سے صحیحین کی کسی روایت کا ضعف ثابت ہوتا ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ اس نقد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحیحین کی ایسی زیر نقد روایات صحت کے اس درجے کو نہیں پہنچتی کہ جس کا امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی کتابوں میں التزام کیا ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی مسلمہ احادیث کو دوسری کتبِ سنن کی صحیح احادیث پر کئی اعتبار سے فضیلت حاصل ہے، اس لیے کہ صحیحین کی تمام احادیث الخبر المُحتف بالقرائن (جس کی تصدیق قرائن بھی کرتے ہوں) کی قبیل سے ہیں، کا درجہ عام خبرِ واحد (جسے روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ (متواتر) نہ ہو) سے بڑھ کر ہے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

والخبر المحتف بالقرائن أنواع: منها ما أخرجه الشيخان في

www.KitaboSunnat.com

صحيحيهما مما لم يبلغ حد التواتر فانه أحتف به قرائن: منها جلالتهما في هذا الشأن وتقدمهما في تمييز الصحيح على غيرهما وتلقي العلماء لكتابيهما بالقبول (شرح نخبۃ الفکر:ص٢٠تا٢٢)

"الخبر المحتف بالقرائن کی کئی اقسام ہیں: ان میں ایک وہ ہے جسے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہو اور وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچی ہو۔ ایسی خبر واحد کے ساتھ بہت سے قرائن ملے ہوتے ہیں: جن میں ایک فنِ حدیث میں امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کا عظیم المرتبت ہونا ہے۔ دوسرا، ان حضرات کو صحیح احادیث کو ضعیف سے الگ کر کے بیان کرنے میں باقی ائمہ پر فوقیت حاصل ہے۔ تیسرا ان کی کتب کو علما کی طرف سے تلقی بالقبول☆ (مقبولیت عامہ) حاصل ہے۔"

کیا صحیح بخاری و صحیح مسلم کی تمام روایات صحیح ہیں؟

امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں کا اپنی صحیحین کے بارے میں دعویٰ یہ ہے کہ ان کی صحیحین میں موجود تمام روایات صحیح حدیث کے درجے کو پہنچتی ہیں۔

❁ امام بخاریؒ اپنی کتاب 'صحیح بخاری' کے بارے میں فرماتے ہیں:

ما أدخلت في هٰذا الكتاب إلا ما صحَّ (سیر اعلام النبلاء: ج١٠/ص٢٨٣)

"میں نے اپنی اس کتاب میں صرف صحیح روایات ہی کو بیان کیا ہے۔"

"ما أدخلت في الصحيح حديثًا إلا بعد أن استخرت الله تعالى و تيقَّنتُ صحَّتَهٗ" (هدی الساري مقدمه فتح الباری،ص٣٤٧)

"میں نے اپنی 'صحیح' میں کوئی حدیث اس وقت تک نہیں لکھی جب تک میں نے اللہ سے استخارہ نہیں کرلیا اور مجھے اس حدیث کی صحت کا یقین نہیں ہوگیا۔"

✳"ما أدخلت في كتابِي الجامع إلا مَا صَحَّ" (تہذیب الکمال: ج٢٤/ص٤٤٢)

"میں نے اپنی کتاب 'الجامع' میں صرف صحیح احادیث ہی بیان کی ہیں۔"

☆ مقبولیتِ عامہ اچھی شہرت کی بنا پر حاصل ہوتی ہے۔ یعنی بعض احادیث کی صحت وضعف اہل فن کے ہاں زیر بحث آئی ہو، لیکن اس ردّ وقدح کے نتیجے میں متعلقہ حدیث کی حیثیت اور مقام نکھر کر سامنے آ گیا ہو تو اسی کو تلقی بالقبول (قبولیتِ عامہ) قرار دیا جاتا ہے۔

❁ امام مسلمؒ اپنی کتاب صحیح مسلم کے بارے میں فرماتے ہیں:

”ليس كل شيء عندي صحيح وضعتُه هٰهنا، إنما وضعت هٰهنا ما أجمعوا عليه“ (صحیح مسلم: تحت حدیث ۶۱۲)

”میں نے ہر صحیح حدیث اپنی کتاب میں بیان نہیں کی بلکہ میں نے اس کتاب میں وہ حدیث بیان کی ہے کہ جس کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے۔“

✳ ”عرضت كتابي هذا (المسند) على أبى زرعة فكل ما أشار على في هذا الكتاب أن له علة وسببًا تركتُه، وكل ما قال: إنه صحيح ليس له علة فهو الذى أخرجتُ“ (سیر اعلام النبلاء: ج۱۰/ص۳۸۴)

”میں نے اپنی کتاب (معروف نقاد محدث) ابو زرعہؒ پر پیش کی تو اُنہوں نے میری اس کتاب میں جس حدیث کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اس میں کوئی ضعف کا سبب یا علت ہے تو میں نے اس حدیث کو چھوڑ دیا اور جس کے بارے میں بھی اُنہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت (خفی کمزوری) نہیں ہے تو اسکو میں نے اپنی اس کتاب میں بیان کیا ہے۔“

✳ ”إنَّما أخرجتُ هٰذا الكتاب وقلتُ: هو صحاح ولم أقل أن ما لم أخرجه من الحديث في هذا الكتاب ضعيفٌ ولكن إنما أخرجتُ هٰذا من الحديث الصحيح لِيَكون مجموعًا عندي وعند من يكتبه عني فلايرتاب في صحتها (تہذیب الکمال: ج۱/ص۱۴۸،۱۴۹)

”میں نے تو صرف یہی کتاب لکھی ہے اور اس کو صحیح کا نام دیا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ جس حدیث کو میں نے اپنی اس کتاب میں بیان نہیں کیا، وہ ضعیف ہے۔ میں نے تو اس کتاب میں صحیح احادیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے تاکہ خود میرے اور مجھ سے آگے نقل کرنے والوں کے لیے ایک صحیح احادیث کا مجموعہ تیار ہو سکے جس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔“

❁ امام ابوعبداللہ حمیدیؒ (بخاری ومسلم کے استاذ حدیث) فرماتے ہیں:

لم نجد من الأئمة الماضين من أفصح لنا في جميع ما جمعه بالصحة إلا هذين الأمامين (مقدمہ ابن الصلاح، ص۱۳)

”ہم نے پچھلے ائمہ میں سے، امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کے علاوہ کسی ایک کو بھی ایسا نہیں پایا کہ جس نے یہ وضاحت کی ہو کہ اس کی تمام جمع کردہ روایات صحیح ہیں۔“

www.KitaboSunnat.com

کیا صحیح بخاری وصحیح مسلم کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے؟

بعض محدثین کا یہ دعویٰ ہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے۔

* ابن الصّلاحؒ (متوفی ۶۴۳ھ) کہتے ہیں:

جميع ما حَكَمَ مسلمٌ بصحَّته من هٰذا الكتاب فهو مقطوع بصحته والعلم النظري حاصل بصحته في نفس الأمر وهٰكذا ما حَكَمَ البخاري بصحته في كتابه وذلك لأن الأمة تلقَّتْ ذلك بالقبول سوٰى من لا يعتد بخلافه ووفاقه في الاجماع (صیانۃ صحیح مسلم، ص۸۵)

''وہ تمام احادیث جن کو امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں صحیح کہا ہے، ان کی صحت قطعی ہے اور ان سے حقیقت میں (حتمی) علم نظری حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح کا معاملہ ان احادیث کا بھی ہے جن کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں صحیح کہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام اُمت کے نزدیک ان کتابوں کو 'تلقی بالقبول' حاصل ہے، سوائے ان افراد کے کہ جن کے اختلاف یا اتفاق سے اس اِجماع کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔''

* معروف محدث شیخ ابو اسحاق اسفرائینیؒ نے بھی اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ صحیحین کی تمام روایات صحیح ہیں اور ان سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

الأستاذ أبو إسحق الإسفرائيني فإنه قال: أهل الصُّنعة مجمَّعُون على أن الأخبار التي اشتمل عليها الصحيحان مقطوع بها عن صاحب الشرع وإن حصل الخلاف في بعضها فذٰلك خلاف في طُرُقها ورُوَاتها

(النُّكت علیٰ کتاب ابن الصلاح: ج۱/ص۳۷۷)

''اُستاذ ابواسحٰق اسفرائینیؒ نے کہا: اہل فن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیحین میں جو احادیث موجود ہیں، وہ قطعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، اگر ان میں موجود بعض روایات میں اختلاف ہے تو یہ ان احادیث کے طرق اور راویوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ (اگرچہ ان احادیث کی روایت دوسرے طرق سے مسلم ہو جاتی ہے)۔''

* امام الحرمین جوینیؒ فرماتے ہیں:

لو حَلَفَ إنسان بطلاق امرأته أن ما في كتابي البخاري ومسلم ممَّا

حَكَمَا بصحته من قول النبيﷺ لما ألزمته الطلاق ولا حنثته لإجماع المسلمين على صحتهما (المنهاج شرح صحیح مسلم: ج ۱/ص ۱۳۶)

''کوئی شخص یہ قسم اُٹھالے کہ اگر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی تمام روایات صحیح نہ ہوں تو اس کی بیوی کو طلاق ہے، تو ایسی صورت میں اس کی بیوی کو نہ تو طلاق ہوگی اور نہ وہ شخص 'حانث' (قسم توڑنے والا) ہوگا کیونکہ مسلمانوں کا صحیح بخاری و صحیح مسلم کی صحت پر اجماع ہے۔''

✳ ابونصر سجزیؒ فرماتے ہیں:

أجمع أهل العلم الفقهاء و غيرهم أن رجلا لوحلف بالطلاق أن جميع ما في كتاب البخاري مما رُوِي عن النبيﷺ قد صح عنه ورسول اللهﷺ قاله لا شك فيه أنه لا يحنث و المرأة بحالها في حبالته

(مقدمہ ابن الصلاح، ص ۲۶)

''تمام اہل علم فقہاوغیرہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص اس بات پر حلف اٹھالے کہ جو کچھ صحیح بخاری میں اللہ کے رسولﷺ سے نقل کردہ روایات موجود ہیں، وہ آپؐ ہی سے ثابت ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ آپؐ ہی کے فرامین ہیں، تو ایسا شخص حانث نہ ہوگا اور عورت اس کے عقد میں ہی باقی رہے گی۔''

✳ علامہ ابن خلدونؒ فرماتے ہیں:

وجاء محمد بن إسمٰعيل البخاري إمام المحدثين في عصره فخرج أحاديث السنة على أبوابها في مسنده الصحيح بجميع الطرق التي للحجازيين والعراقيين والشاميين واعتمدوا منها ما أجمَعوا عليه دون ما اختلفوا فيه... ثم جاء الإمام مسلم بن الحجاج القشيري فألَّف مسنده الصحيح حذا فيه حذو البخاري في نقل المجمع عليه

(مقدمہ ابن خلدون، ص ۴۹۰)

''اس کے بعد امام محدثین محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ اپنے زمانے میں سامنے آئے۔ اُنہوں نے اپنی صحیح مسند میں احادیث کو ابواب کی ترتیب پر بیان کیا اور اپنی کتاب میں حجازیوں، عراقیوں اور شامیوں کے ان طرق سے احادیث کو نقل کیا جن پر ان کا اجماع تھا اور جن طرق میں اختلاف تھا ان کو نہ لیا... پھر امام مسلم بن حجاج قشیریؒ آئے، اُنہوں نے صحیح مسند میں امام بخاریؒ

www.KitaboSunnat.com

کے طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے صرف انہی احادیث کو بیان کیا جن کی صحت پر اجماع تھا۔''

✳ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:

فقد أجمع أهل هذا الشأن على أن أحاديث الصحيحين أو أحدهما كلها من المعلوم صدقه بالقبول المجمع على ثبوته وعند هذه الإجماعات تندفع كل شبهة وتزول كل تشكيك (قطر الولی،ص ۲۳۰)

''اہل فن کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کی تمام احادیث کا صحیح ہونا اُمت میں ان کتابوں کے 'تلقی بالقبول' سے ثابت ہے اور اس 'تلقی بالقبول' کے ثابت ہونے پر اجماع ہے۔ اور اس قسم کے اجماعات سے ہر قسم کا شبہ رفع ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔''

✳ شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے بھی صحیحین کی صحت پر اجماع نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"أما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على أن جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع وأنهما متواتران إلى مصنفيهما وأنه كل من يهون أمرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين"

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۲۹۷)

''جہاں تک صحیحین کا معاملہ ہے تو محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ جو بھی متصل مرفوع احادیث صحیحین میں موجود ہیں، وہ قطعاً صحیح ہیں اور ان دونوں کتابوں کی سند اپنے مصنّفین تک متواتر ہے اور جو کوئی بھی ان کتابوں کی قدر و قیمت کم کرنا چاہتا ہے، وہ بدعتی ہے اور اہل ایمان کے رستے پر نہیں ہے۔''

✳ تحفۃ الاحوذی کے مؤلف علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ بھی شاہ ولی اللہ کے الفاظ دہراتے ہیں:

"أما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على أن جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع وأنهما متواتران إلى مصنفيهما وأنه كل من يهون أمرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين"

(مقدمة تحفة الأحوذي، ص ۴۷)

''جہاں تک صحیحین کا معاملہ ہے تو محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ ان دونوں کتابوں میں جتنی متصل مرفوع احادیث موجود ہیں، وہ قطعی طور پر صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنّفین تک

www.KitaboSunnat.com

متواتر ہیں اور جو کوئی بھی ان دونوں کتابوں کا درجہ کم کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ بدعتی ہے اور اہل ایمان کے رستے پر نہیں ہے۔''

* معروف دیوبندی عالم مولانا سرفراز خان صفدر لکھتے ہیں:

''بخاری و مسلم کی جملہ روایات کے صحیح ہونے پر اُمت کا اجماع و اتفاق ہے۔ اگر صحیحین کی 'معنعن' حدیثیں صحیح نہیں تو اُمت کا اتفاق اور اجماع کس چیز پر واقع ہوا ہے جبکہ راوی بھی سب ثقہ ہیں۔'' (احسن الکلام، مولانا محمد سرفراز صفدر: ج۱/ص۲۴۹)

پس معلوم ہوا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جمیع روایات کی صحت پر ائمہ محدثین کا اتفاق ہے اور یہ اتفاق ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی اجتہادی مسئلے میں فقہا کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور یہ بات واضح رہے کہ کسی حدیث کی تصحیح یا تضعیف میں محدثین کا اجماع ہی معتبر ہوگا اور اس میں کسی فقیہ کی مخالفت سے اجماع کا دعویٰ متاثر نہ ہوگا، جس طرح کے کسی فقہی مسئلے میں اصل اعتبار فقہا کے اتفاق کا ہوگا اور کسی محدث کے اختلاف سے اجماع ختم نہیں ہوگا کیونکہ ہر فن میں اہل فن کا ہی اتفاق و اجماع معتبر ہوتا ہے۔

کیا صحیحین کی بعض روایات پر ائمہ سلف کی طرف سے تنقید ہوئی ہے؟

صحیحین کی اکثر و بیشتر روایات وہ ہیں جن کی صحت پر ائمہ سلف میں سے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ ہاں چند ایک مقامات ایسے ہیں جن پر بعض محدثین نے نقد کیا ہے۔

* امام ابن الصلاحؒ فرماتے ہیں:

أن ما انفرد به البخاري أو مسلم مندرج في قبيل ما يقطع بصحته لتلقي الأمة كل واحد من كتابيهما بالقبول... سوٰى أحرف يسيرة تكلَّم عليها بعض أهل النقد من الحفاظ كالدارقطني وغيره وهي معروفة عند أهل هذا الشأن (مقدمہ ابن صلاح، ص۱۴،۱۵)

''جس حدیث کو بھی امام بخاریؒ یا امام مسلمؒ نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے وہ قطعی طور پر صحیح ہے کیونکہ اُمت میں ان دونوں ائمہ کی کتب کو 'تلقی بالقبول' حاصل ہے...سوائے چند کلمات کے جن پر بعض حفاظ مثلاً امام دارقطنیؒ وغیرہ نے کلام کیا ہے اور یہ مقامات اہل فن کے

www.KitaboSunnat.com

ہاں معروف ہیں۔''

٭ حافظ زین الدین عراقیؒ (متوفی ۸۰۶ھ) کے نزدیک صحیح بخاری و صحیح مسلم کے وہ مقامات جن پر تنقید ہوئی ہے وہ تھوڑے نہیں بلکہ زیادہ ہیں، اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

أن ما استثناه من المواضع اليسيرة قد أجاب عنها العلماء أجوبة ومع ذلك فليست بيسيرة بل هي مواضع كثيرة وقد جمعتها في تصنيف مع الجواب عنها (التقييد والإيضاح،ص۲۹)

''ابن الصلاحؒ نے 'تلقی بالقبول' سے جن چند مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے ان کا بھی علماء نے (صحیح بخاری و صحیح مسلم کا دفاع کرتے ہوئے) جواب دیا ہے اور ایسے مقامات تھوڑے نہیں بلکہ کافی ہیں، میں نے ان تمام مقامات کو جمع کرکے ان کا جواب بھی دیا ہے۔''

٭ امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک صحیحین کی جن روایات پر بعض محدثین نے نقد کی ہے، ان میں سے صرف بیس روایات ایسی ہیں کہ جن پر کلام کی گنجائش تھی۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

قد نظر أئمة هذا الفن في كتابيهما ووافقوهما على تصحيح ماصحَّحاه إلا مواضع يسيرة نحو عشرين حديثًا غالبها في مسلم

(منهاج السنة: ج۷/ص۲۱۵)

''فن حدیث کے علما نے امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اُنہوں نے ان دونوں کتابوں کی احادیث کی صحت پر ان حضرات کی تصحیح سے اتفاق کیا ہے، سوائے چند مقامات کے جو تقریباً بیس کے قریب روایات ہیں اور ان میں سے بھی اکثر صحیح مسلم میں ہیں۔''

٭ نقادِ فن علی بن مدینیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ وغیرہم کے نزدیک صحیح بخاری میں صرف چار روایات معلول تھیں۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

لما صنَّف البخاري كتاب الصحيح عرضه على ابن المديني وأحمد بن حنبل ويحيٰى بن معين وغيرهم فاستحسنوه وشهدوا له بالصحة إلا أربعة أحاديث (هدي الساري مقدمة فتح الباري،ص۴۹۱)

''جب امام بخاریؒ نے اپنی 'صحیح' مکمل کر لی تو اُنہوں نے اس کتاب کو امام علی بن مدینیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام یحییٰ بن معینؒ وغیرہ پر پیش کیا تو اُنہوں نے اس کتاب کو عمدہ کتاب قرار

www.KitaboSunnat.com

دیا اور سوائے چار احادیث کے باقی تمام روایات کی صحت کی توثیق کی۔''

✵ حافظ دارقطنیؒ وغیرہم نے صحیحین کے تقریباً دو سو مقامات پر بعض اعتراضات وارد کیے ہیں۔ نوویؒ لکھتے ہیں:

قد استدرك جماعة على البخاري ومسلم أحاديث أخلا بشرطهما فيها ونزلت عن درجة ما التزماه ... و قد ألَّف الإمام الحافظ أبو الحسن علي بن عمر الدارقطني في بيان ذلك كتابه المسمّٰى بالاستدراكات والتتبع وذلك في مائتي حديث مما في الكتابين

(مقدمہ نووی بر صحیح مسلم، ص۱۴۶)

''محدثین کی ایک جماعت نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بعض ایسی روایات کو جمع کیا ہے جن میں دونوں اماموں نے اپنی اعلیٰ شرائط کا لحاظ نہیں رکھا اور ایسی روایات بھی اپنی کتب میں نقل کر دیں جو باعتبارِ صحت صحیحین کی عام روایات سے درجے میں کم ہیں... حافظ علی بن عمر دارقطنیؒ نے اس موضوع پر الاستدراکات والتتبُّع کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے، جس میں اُنہوں نے صحیحین کی ایسی دو سو روایات کو جمع کیا ہے۔''

✵ حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک صحیح بخاری کے ایک سو دس مقامات ایسے ہیں جن پر امام دارقطنیؒ وغیرہ نے نقد کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

وعدة ما اجتمع لنا من ذلك مما في كتاب البخاري وإن شاركه مسلم في بعضه مائة وعشرة أحاديث منها ما وافقه مسلم على تخريجه وهو اثنان وثلاثون حديثًا ومنها ما انفرد بتخريجه وهو ثمانية وسبعون حديثا

''اور صحیح بخاری میں 'متکلم فیہ' روایات کی تعداد ایک سو دس ہے کہ جن میں سے بتیس روایات ایسی ہیں جو صحیح مسلم میں بھی موجود ہیں اور اٹھتر[۷۸] روایات ایسی ہیں جو صرف بخاری میں ہیں۔'' (هدي الساري مقدمة فتح الباري، ص۳۴۵)

☜ اوپر کی بحث سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ علما کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں تنقیدی مقامات کم ہیں یا زیادہ، ہمارے خیال میں یہ اختلاف لفظی ہے جن محدثین نے صحیحین کے تنقید شدہ مقامات کو بذاتہ دیکھا جیسا کہ حافظ عراقیؒ وغیرہ، تو

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے ان کو مواضع کثیرۃ قرار دیا اور جن ائمہ نے متکلم فیہ مقامات کو صحیحین کی غیر متکلم فیہ روایات کی نسبت سے دیکھا تو اُنہوں نے ان مقامات کو مواضع یَسِیرۃ (چند) قرار دیا جیسا کہ حافظ ابن الصلاحؒ وغیرہ کی رائے ہے۔

امام نوویؒ کے نزدیک صحیحین کی تقریباً ساڑھے بارہ ہزار روایات میں دوسو احادیث ایسی ہیں جن پر تنقید ہوئی ہے اور امام ابن تیمیہؒ کے قول کے مطابق صحیحین کی تقریباً بیس روایات ایسی ہیں جن پر نقد صحیح ہوا ہے اور ان میں سے بھی اکثر روایات صحیح مسلم کی ہیں۔ لہٰذا اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے کہ صحیحین کی کتنی احادیث یا مقامات پر تنقید ہوئی تو یہ احادیث یا مقامات مواضع کثیرۃ معلوم ہوتے ہیں اور اگر دوسرے پہلو سے غور کیا جائے کہ ایسی کتنی احادیث ہیں کہ جن پر نقد صحیح (valid) ہوئی ہے تو یہ مواضع یسیرۃ معلوم ہوں گی۔

صحیحین کی نقد شدہ احادیث کا درجہ کیا ہے؟

صحیحین پر امام دارقطنیؒ، ابومسعود دمشقیؒ اور ابوعلی غسانیؒ وغیرہم کی تنقید سے ان کتب کا رتبہ بہت بڑھ گیا ہے، کیونکہ صحیحین پر جلیل القدر ائمہ محدثین کی تنقید کے بعد ان مقامات اور روایات کی وضاحت ہوگئی جن میں کوئی علت محسوس ہوتی تھی یا کسی علت کے پائے جانے کا امکان تھا۔ صحیحین پر ہونے والی اس تنقید کا جواب امام نوویؒ نے شرح مسلم، حافظ ابن حجرؒ نے شرح بخاری اور اس کے علاوہ بہت سے علماے عظام نے مستقل اپنی کتابوں میں دیا ہے۔ صحیحین پر ہونے والی اس تمام تنقید اور اس کے جواب کے بعد ان دونوں کتب میں وہ مقامات متعین ہوگئے ہیں جن میں کوئی علل پائے جانے کا خیال تھا اور ان علل کے درجہ کا تعین بھی ہو گیا ہے کہ وہ علل قادحہ ہیں یا نہیں ہیں۔ اب عصر حاضر میں کسی بھی عالم کے لیے یہ گنجائش باقی نہیں رہی کہ وہ صحیحین کی کسی ایسی روایت پر کلام کرے جس پر سلف نے کلام نہ کیا ہو، کیونکہ حافظ دارقطنیؒ وغیرہ کے کام سے یہ متعین ہوگیا کہ صحیحین میں صرف یہ مقامات ایسے ہیں جن میں کلام کی گنجائش موجود ہے۔ اب اگر کوئی شخص امام دارقطنیؒ یا ائمہ سلف میں سے کسی اور محدث کی بیان کردہ تحقیقات کی روشنی میں صحیح بخاری یا صحیح مسلم کی کسی حدیث پر نقد کرتا ہے تو

اس کی یہ تنقید صحیحین پر کوئی مستقل بالذات تنقید شمار نہ ہوگی اور ایسی تنقید کا ائمہ سلف ہی میں سے بہت سے ائمہ نے کافی و شافی جواب دے دیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص صحیحین کی کسی ایسی روایت پر تنقید کرتا ہے جس پر ائمہ سلف میں سے کسی نے بھی کلام نہ کیا ہو تو ایسا شخص اجماعِ محدثین کی مخالفت کر رہا ہے، کیونکہ جن روایات پر محدثین نے تنقید نہ کی تو اس سے یہ طے ہو گیا کہ تمام محدثین کے نزدیک یہ روایات صحیح ہیں لہٰذا ان روایات پر کلام کرنا جمیع محدثین کے دعویٰ صحت کو چیلنج کرنا ہے اور ایسا دعویٰ مردود ہے چہ جائیکہ اس کی تحقیق کی جائے۔

اب اس مسئلے کی طرف آتے ہیں کہ محدثین مثلاً امام دارقطنیؒ وغیرہ نے صحیحین کی روایات پر جو کلام کیا ہے، کیا اس سے صحیح بخاری یا صحیح مسلم کی روایات کو ضعیف قرار دیا جا سکتا ہے؟ امام نوویؒ کے نزدیک امام دارقطنیؒ وغیرہ نے صحیحین کی بعض روایات پر جن اُصولوں کی روشنی میں کلام کیا ہے، وہ اُصول جمہور محدثین اور فقہا کے ہاں قابل قبول نہیں ہیں۔

✳ جمال الدین قاسمی امام نوویؒ کا قول نقل کرتے ہیں:

وقال النووي في شرح البخاري: ما ضعف من أحاديثهما مبني على علل ليست بقادحة (قواعد التحدیث، ص۱۹۸)

''امام نوویؒ نے صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ صحیحین کی جن احادیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے وہ ایسی علل پر مبنی ہیں جو کہ 'علل قادحہ' نہیں ہیں۔''

✳ ایک اور جگہ حافظ ابن حجر امام نوویؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

وذلك الطعن ذكره مبني على قواعد لبعض المحدثين ضعيفة جدًّا مخالفة لما عليه الجمهور من أهل الفقه والأصول وغيرهم

''امام دارقطنیؒ وغیرہ نے صحیحین کی احادیث پر جو طعن کیا ہے، وہ بعض محدثین کے ایسے قواعد پر مبنی ہے جو بہت ہی ضعیف ہیں اور ان قواعد کے مخالف ہیں کہ جن کو جمہور فقہا اور اُصولیین وغیرہ نے بیان کیا ہے۔'' (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری، ص۳۴۶)

✳ خطیب بغدادیؒ کے نزدیک صحیح بخاری و صحیح مسلم کے جن رواۃ پر بعض دوسرے محدثین کی طرف سے جرح ہوئی ہے، وہ ایسی جرح نہیں ہے جو موجبِ طعن ہو۔ خطیب بغدادیؒ

فرماتے ہیں:

ما احتج البخاري ومسلم وأبوداود به من جماعة علم، الطعن فيهم من غيرهم محمول على أنه لم يثبت الطعن المؤثر مفسر السبب

(مقدمہ للنووی لشرح صحیح مسلم، ج۱/ص۲۵)

''جن رواۃ سے امام بخاریؒ امام مسلمؒ اور ابوداود نے اپنی کتابوں میں حدیث لی ہے، ان میں سے بعض پر ان کے علاوہ محدثین کی طرف سے جو جرح ہوئی ہے، اس سے ان رواۃ پر کوئی ایسا مؤثر طعن ثابت نہیں ہوتا جو کہ سببِ طعن کی وضاحت کرنے والا بھی ہو۔''

✳ امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک صحیح بخاری کی نقد شدہ احادیث بھی کئی فوائد کی حامل ہیں۔ لکھتے ہیں:

(البخاري) فإنه أبعد الكتابين عن الانتقاد...وفي الجملة من نقد سبعة آلاف درهم فلم يرج فيها إلا دراهم يسيرة ومع هذا فهي مغيّرة ليست مغشوشة محضة فهذا إمام في صنعته. (منہاج السنۃ: ج۷/ص۲۱۶)

''صحیح بخاری دونوں کتابوں (یعنی صحیحین) میں سے تنقید سے زیادہ دور ہے اور من جملہ جو شخص سات ہزار دراہم کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور ان میں چند (پرانے) دراہم کے علاوہ کسی چیز کی ملاوٹ نہیں کرپاتا باوجودیکہ یہ (پرانے) دراہم بھی محض کھوٹے سکے نہیں ہیں بلکہ معتبر ہیں، کیونکہ امام بخاریؒ اس فن کے امام تھے۔''

✳ سخاویؒ کے نزدیک صحیحین کی روایات پر ہونے والی نقد سے اس کی کسی روایت کا ضعف ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ امام ابواسحٰق اسفرائینیؒ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

أهل الصنعة مجمعون على أن الأخبار التي اشتمل عليها الصحيحان مقطوع بصحته أصولها ومتونها لايحصل الخلاف فيها بحال وإن حصل فذاك اختلاف في طرقها ورواتها. قال: فمن خالف حكمه خبرًا منها وليس له تأويل سابغ للخبر نقضنا حكمه لأن هذه الأخبار تلقّتْها الأمة بالقبول (فتح المُغيث: ج۱/۵۱)

''اہل فن کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحیحین کی تمام احادیث کے اُصول اور متون قطعی طور پر

صحیح ہیں اور ان میں کسی قسم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو وہ اس کے طرق اور راویوں کا اختلاف ہے۔ پس جس عالم کا کوئی حکم صحیحین کی احادیث کے مخالف ہوا اور اس حکم کی کوئی ایسی تاویل نہ ہو جو اس خبر کو شامل ہو سکے تو ہم ایسے حکم کو ردّ کر دیں گے کیونکہ صحیحین کی روایات کو اُمت میں 'تلقی بالقبول' حاصل ہے۔''

صاحب تنقیح الأنظار شیخ محمد بن ابراہیم الوزیرؒ کے نزدیک صحیحین کی احادیث پر کلام سے ان کی روایات نہ تو ضعیف ہوتی ہیں اور نہ ہی اس سے ضعف لازم آتا ہے۔ فرماتے ہیں:

اعلم أن المختلف فيه من حديثهما هو اليسير و ليس في ذلك اليسير ما هو مردود ... بطريق قطعية ولا إجماعية بل غاية ما فيه أنه لم ينعقد عليه الإجماع وأنه لا يتعرض على من عمل به ولا على من توقَّف في صحته وليس الاختلاف يدل على الضعف ولا يستلزمه.

(الروض الباسم: ج۱ص۲۷۷)

''یہ بات جان لیں کہ صحیحین کی بہت کم روایات (کی صحت وضعف) کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے اور یہ مختلف فیہ روایات بھی قطعیت کے ساتھ یا اجماعاً مردود نہیں ہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ (ان روایت پر کلام سے) یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان روایات کی صحت پر محدثین کا اجماع نہیں ہے۔ لہٰذا نہ اس کے پیچھے پڑا جائے گا جو کہ ان پر عمل کرتا ہے اور نہ اس سے تعرض ہوگا جو کہ ان کی صحت میں توقف کرتا ہے اور محدثین کے اس قسم کے اختلاف سے نہ ہی کوئی روایت ضعیف ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا ضعف لازم آتا ہے۔''

✳ امام شوکانیؒ کے نزدیک اب کسی بھی عالم کے لیے صحیحین کی کسی سند پر کلام کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ فرماتے ہیں:

وقد دفع أكابر الأمة من تعرض للكلام على شيء مما فيهما ورَدوه أبلغ رد وبينوا صحته أكمل بيان فالكلام على أسناده بعد هٰذا لا يأتى بفائدة يعتد بها فكل رواته قد جاوز القنطرة وارتفع عنهم القيل والقال وصاروا أكبر من أن يتكلم فيهم بكلام (قطر الولی:ص۲۳۰،۲۳۱)

''اُمت کے اکابر علما نے ان تمام شبہات کا جواب دیا ہے جو صحیحین پر کیے گئے تھے اور ان

تمام اعتراضات کا اچھی طرح ردّ کرتے ہوئے ان دونوں کتابوں کی صحت کو خوب واضح کر دیا ہے۔اس (تنقید وتنقیح) کے بعد اب میرا صحیحین کی کسی سند پر کلام کرنا، بے فائدہ ہے۔ صحیحین کے تمام راوی پل پار کر چکے ہیں اوران کے بارے میں قیل وقال کی گنجائش ختم ہوگئی ہے اور وہ اس مرتبے سے اوپر ہوچکے ہیں کہ ان کی ذات میں کسی قسم کا کلام کیا جائے۔''

✷ ایک اور جگہ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:

فقد أجمع أهل هذا الشأن على أن أحاديث الصحيحين أو أحدهما كلها من المعلوم صدقه بالقبول المجمع على ثبوته وعند هذه الإجماعات تندفع كل شبهة وتزول كل تشكيك (قطر الولی:ص۲۳۰)

''پس اہل فن کا اس پر اجماع ہے کہ صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کتاب کی تمام احادیث کی صحت اس 'تلقی بالقبول' سے معلوم ہے جو اِجماع سے ثابت ہے اور اس قسم کے اجماعات سے ہر قسم کا شبہ رفع ہوجاتا ہے اور ہر قسم کا شک دور ہوجاتا ہے۔''

☜ جیسا کہ ہم اس مضمون کے شروع میں یہ ذکر کر چکے ہیں کہ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کا اپنی صحیحین کے بارے میں دعویٰ یہ ہے کہ ان میں موجود تمام روایات محدثین کے تعین کردہ اُصول حدیث کی روشنی میں صحیح حدیث کے معیار پر پوری اترتی ہیں۔لہٰذا اگر کوئی شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں کوئی روایت ضعیف ہے تو وہ دراصل امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی تحقیق کو چیلنج کر رہا ہے،اور اگر تو ایسا ناقد امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کے پائے کا محدث نہیں ہے جیسا کہ عصر حاضر کے ان متجددین کا معاملہ ہے کہ جن کا ذکر اس مضمون کے شروع میں گزر چکا ہے،تو اس کی صحیح بخاری وصحیح مسلم پر یہ تنقید مردود ہوگی۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

من انتقد عليهما يكون قوله معارضا لتصحيحهما ولا ريب في تقديمهما في ذلك على غيرهما فيندفع الاعتراض من حيث الجملة

(ہدی الساری مقدمہ فتح الباری،ص ۳۴۷)

''جس نے بھی صحیح بخاری وصحیح مسلم پر تنقید کی، اس کا قول امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی تصحیح کے معارض ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ اس مسئلے میں باقی محدثین پر مقدم ہیں، اسلئے من جملہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی احادیث پر تمام اعتراضات دور ہو جاتے

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔''

☜ شیخ احمد شاکرؒ کے نزدیک امام دارقطنیؒ وغیرہ نے صحیحین پر جو نقد کی ہے وہ اس اعتبار سے نہیں ہے کہ صحیحین کی روایات اس سے ضعیف قرار پائیں بلکہ ان محدثین نے صحیحین پر اپنے نقد میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے اپنی کتب میں بعض روایات میں صحتِ حدیث کے اس اعلیٰ درجے کا التزام نہیں کیا ہے کہ جس کو اُنہوں نے عام طور پر صحیحین میں بطورِ معیار اختیار کیا ہے۔ شیخ احمد شاکر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

الحق الذي لا مرية فيه عند أهل العلم بالحديث من المحققين، وممن اهتدى بهديهم وتبعهم على بصيرة من الأمر: إن أحاديث الصحيحين صحيحة كلها، ليس في واحد منها مطعن أو ضعف. وإنما انتقد الدارقطني وغيره من الحفاظ بعض الأحاديث، على معنى أن ما انتقدوه لم يبلغ في الصحة الدرجة العليا التي التزمها كل واحد منهما في كتابه. وأما صحة الحديث في نفسه فلم يخالف أحد فيها. فلايهولنك إرجاف المرجفين وزعم الزاعمين أن في الصحيحين أحاديث غير صحيحة (الباعث الحثیث: ص۴۴،۴۵)

''اس مسئلے میں حق بات جس میں محققین محدثین اور بصیرت کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں کے نزدیک کوئی شک نہیں ہے، یہ ہے کہ صحیحین کی تمام روایات صحیح ہیں۔ ان میں کوئی ایک بھی روایت ایسی نہیں ہے جو قابل طعن یا ضعیف ہو۔ اور امام دارقطنیؒ وغیرہ نے جو بعض احادیث پر کلام کیا ہے، وہ اس اعتبار سے ہے کہ وہ (یعنی نقد شدہ) احادیث صحت کے اس اعلیٰ درجے کو نہیں پہنچتیں جس کا التزام شیخین نے اپنی کتب کی ہر حدیث میں کیا ہے۔ جہاں تک فی نفسہٖ کسی حدیث کی صحت کا معاملہ ہے تو اس میں کسی ایک عالم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ چنانچہ آپ کو افواہیں اُڑانے والوں کا پروپیگنڈا اور گمان کرنے والوں کا گمان ڈرا نہ دے کہ صحیحین میں کچھ روایات ایسی بھی ہیں جو کہ غیر صحیح ہیں۔''

✳ جو بات شیخ احمد شاکر فرما رہے ہیں، وہی بات امام نوویؒ نے بھی ایک جگہ لکھی ہے، جیسا کہ یہ ان کا یہ اقتباس پیچھے بھی گزر چکا ہے:

www.KitaboSunnat.com

قد استدرك جماعة على البخاري ومسلم أحاديث أخلا بشرطهما فيها ونزلت عن درجة ما التزماه... و قد ألّف الإمام الحافظ أبو الحسن على بن عمر دارقطني في بيان ذلك كتابه المسمى بالاستدراكات والتتبع وذلك في مائتي حديث مما في الكتابين

(مقدمہ نووی بر صحیح مسلم: ص ۱۴۶)

''محدثین کی ایک جماعت نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بعض ان روایات کو جمع کیا ہے جن میں دونوں اماموں نے اپنی شرائط کا لحاظ نہیں رکھا اور ایسی روایات بھی اپنی کتب میں نقل کر دیں جو باعتبارِ صحت، صحیحین کی عام روایات سے درجے میں کم ہیں... حافظ علی بن عمر دارقطنیؒ نے اس موضوع پر الاستدراکات والتتبع کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے، جس میں اُنہوں نے صحیحین کی ایسی دوسو روایات کو جمع کیا ہے۔''

اس بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ صحیحین کی روایات پر ائمہ سلف نے جو تنقید کی ہے، وہ اکثر و بیشتر اس درجے کی نقد نہیں ہے کہ جس سے صحیحین کی کسی روایت کا ضعیف ہونا لازم آئے اس لیے اس کلام کے بعد بھی صحیحین کی تمام روایات صحیح ہیں، اگرچہ صحیحین کی منتقد روایات کا درجہ ان روایات سے کم ہے جن پر محدثین کی طرف سے کوئی کلام نہیں ہوا۔اس لیے زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ ترجیحات کے اُصولوں میں سے ایک اُصول یہ بنا لیا جائے کہ اگر صحیحین کی دو روایات باہم آپس میں معارض ہوں تو غیر منتقد روایت کو منتقد (نقد شدہ) روایت پر ترجیح دی جائے گی، لیکن اس ترجیح کے بعد بھی ہم منتقد روایت کو صحیح ہی کہیں گے جیسے کہ منسوخ روایت صحیح ہوتی ہے۔بعض متجددین کو صحیحین کی بعض روایات میں جو اشکال پیدا ہوتے ہیں اگر وہ ان کے حل کے لیے صحیحین کو ضعیف قرار دینے کی تحریک چلانے کی بجائے ان احادیث کی مناسب تاویلات کا رستہ اختیار کرتے تو اللہ تعالیٰ لازماً ان کے شکوک وشبہات رفع فرما دیتے اور آج صحیح بخاری و صحیح مسلم جیسے اہم مجموعہ ہائے حدیث نااہل مفکرین و نام نہاد محققین کے ہاتھوں کھیل تماشہ نہ بن جاتے۔

www.KitaboSunnat.com

صحیحین کی احادیث کی صحت، قطعی ہے یا ظنی؟

امام ابن صلاحؒ فرماتے ہیں:

وهذا القسم جميعه مقطوع بصحته (مقدمہ ابن الصلاح: ص ۲۸)

''اس قسم (یعنی صحیحین) کی تمام روایات قطعاً صحیح ہیں۔''

✳ امام ابن صلاحؒ سے پہلے یہ موقف حافظ محمد بن طاہر مقدسیؒ اور ابو النصر عبد الرحیم بن عبد الخالقؒ نے پیش کیا تھا۔ حافظ عراقیؒ لکھتے ہیں:

قد سبقه إليه الحافظ أبو الفضل محمد بن طاهر المقدسي وأبو النصر عبد الرحيم بن عبد الخالق بن يوسف فقالا: إنه مقطوع به

(التقييد والإيضاح، ص ۲۸)

''یہ موقف حافظ ابو طاہر مقدسی اور ابو نصر عبد الرحیم بن عبد الخالق نے امام ابن صلاحؒ سے پہلے بیان کیا ہے۔ ان دونوں کا کہنا یہ ہے کہ صحیحین کی روایات قطعی طور پر صحیح ہیں۔''

✳ شیخ عز الدین بن عبد السلامؒ اور امام نوویؒ نے حافظ ابن صلاحؒ کے اس موقف پر تنقید کی ہے۔ حافظ عراقیؒ لکھتے ہیں:

و قد عاب الشيخ عز الدين بن عبد السلام على ابن الصلاح هذا... وقال الشيخ محي الدين النووي في التقريب والتيسير: خالف ابن الصلاح المحققون و الأكثرون فقالوا يفيد الظن ما لم يتواتر

(التقييد والايضاح، ص ۲۸، ۲۹)

''شیخ عز الدین بن عبد السلامؒ نے ابن صلاحؒ کے اس موقف پر نقد کی ہے ...اور نوویؒ نے تقریب اور تیسیر میں کہا ہے کہ ابن صلاحؒ کا موقف محقق اور جمہور علما کے خلاف ہے جن کا کہنا یہ ہے کہ صحیحین کی روایات اس وقت تک ظن کا فائدہ دیتی ہیں جب تک کہ متواتر نہ ہوں۔''

✳ امام نوویؒ نے دو دعوے کیے ہیں ایک یہ کہ جمہور اور محققین محدثین کا موقف یہ ہے کہ صحیحین کی روایات کی صحت قطعی نہیں بلکہ ظنی ہے۔ جبکہ امام نوویؒ کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ یہ جمہور یا محققین کا قول ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ، امام نوویؒ کے تعاقب میں فرماتے ہیں:

فقول الشيخ محي الدين النووي خالف ابن صلاح المحققون

www.KitaboSunnat.com

والأكثرون غير متجه بل تعقَّبه شيخنا شيخ الاسلام في محاسن الإصطلاح فقال: هٰذا ممنوع فقد نقل المتأخرون عن جمع من الشافعية والحنفية والمالكية والحنابلة أنهم يقطعون بصحة الحديث الذي تلقته الأمة بالقبول (النکت علی ابن صلاح: ج۱ر ص۳۷۴)

''امام نوویؒ کا یہ قول کہ ابن صلاحؒ کا موقف جمہور اور محققین محدثین کے خلاف ہے، صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے شیخ ، شیخ الاسلام نے 'محاسن الاصطلاح' میں لکھا ہے کہ امام نوویؒ کی بات غلط ہے۔ہمارے شیخ نے متاخرین شافعیہ،حنفیہ،مالکیہ اور حنابلہ کی ایک جماعت سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ ایسی حدیث کی صحت کو قطعی مانتے ہیں جس کو اُمت میں 'تلقی بالقبول' حاصل ہو۔''

* امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

فان جميع أهل العلم بالحديث يجزمون بصحة جمهور أحاديث الكتابين وسائر الناس تبع لهم في معرفة الحديث فإجماع أهل العلم بالحديث على أن هذا الخبر صدق كإجماع الفقهاء على أن هذا الفعل حلال أو حرام أو واجب وإذا أجمع أهل العلم على شيء فسائر الناس تبع لهم فإجماعهم معصوم لا يجوز أن يجمعوا على خطإ

(فتاوی ابن تیمیہ: ج۱۸ر ص۱۷)

''تمام محدثین صحیحین کی عام احادیث کو قطعاً صحیح کہتے ہیں اور عوام الناس حدیث کے علم میں محدثین کے پیروکار ہیں۔پس محدثین کا کسی خبر کے صدق پر اجماع ایسا ہی ہے جیسا کہ فقہا کا کسی فعل پر اجماع ہو کہ یہ حلال، حرام یا واجب ہے اور جب اہل علم کا کسی چیز پر اجماع ہوجائے تو تمام عوام الناس اس اجماع میں علما کے تابع ہوتے ہیں (یعنی علما کا اجماع پوری امت کے اجماع کے قائم مقام ہے)لہٰذا اُمت اپنے اجماع میں معصوم ہے اور پوری اُمت کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ خطا پر اکٹھی ہو۔''

امام نوویؒ کا دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ صرف خبر متواتر سے علم یقین حاصل ہوتا ہے، امام نوویؒ کا یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں ہے۔حافظ ابن حجرؒ، امام نوویؒ کے تعاقب میں لکھتے ہیں:

أما قول الشيخ محي الدين نووي: 'لا يفيد العلم إلا أن تواتر'

فمنقوص بأشياء أحدها: الخبر المحتف بالقرائن يفيد العلم النظرى وممن صرح به إمام الحرمين والغزالى والرازى والسيف الآمدى وابن الحاجب ومن تبعهم، ثانيها: الخبر المستفيض الوارد من وجوه كثيرة لا مطعن فيها يفيد العلم النظري للمتبحر في هذا الشأن وممن ذهب إلى هذا الأستاذ أبو إسحٰق الاسفرائينى والأستاذ أبو منصور التميمى والأستاذ أبو بكر بن فورك... وثالثها: ما قدمنا نقله عن الأئمة في الخبر إذا تلقَّتْه الأمة بالقبول ولا شك أن إجماع الأمة على القول بصحة الخبر أقوى من إفادة العلم من القرائن المحتفة ومن مجرد كثرة الطرق

(النکت علی ابن صلاح: ج۱/ص ۳۷۷،۳۷۸)

''جہاں تک امام نوویؒ کے اس دعوے کا تعلق ہے کہ تواتر کے بغیر خبر سے علم یقین حاصل نہیں ہوتا ،تو یہ دعویٰ چند وجوہات کی بنا پر ناقص ٹھہرتا ہے۔پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ایسی خبر واحد جس کا قرائن نے احاطہ کیا ہو،علم نظری کا فائدہ دیتی ہے جیسا کہ امام حرمینؒ ،امام غزالیؒ ، امام رازیؒ، علامہ آمدیؒ اور ابن الحاجبؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ ایسی خبر مستفیض جو کئی طرق سے مروی ہو اور اس میں کسی قسم کا طعن نہ ہو،علم حدیث کے ماہرین کو علم نظری کا فائدہ دیتی ہے ۔اس بات کو استاذ ابو اسحٰق اسفرائینیؒ ،استاذ ابو منصور تمیمیؒ اور اُستاذ ابو بکر بن فورکؒ نے بیان کیا ہے...تیسری بات یہ ہے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ایسی خبر واحد جسے اُمت میں 'تلقی بالقبول' حاصل ہو قطعا صحیح ہوتی ہے ۔اور کسی خبر کے صحیح ہونے پر اُمت کے اجماع سے جو علم یقین حاصل ہوتا ہے وہ روایت کے طرقِ کثیرہ یا قرائن محتفہ سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔''

اسی طرح امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

وخبر الواحد المتلقي بالقبول يوجب العلم عند جمهور العلماء من أصحاب أبي حنيفة ومالك والشافعى وأحمد وهو قول أكثر أصحاب الأشعري كالأسفرائيني وابن فورك (فتاوی ابن تیمیہ:ج۱۸/ص۴۱)

''ایسی خبر واحد جس کو 'تلقی بالقبول' حاصل ہو،علم کا فائدہ دیتی ہے اور یہی جمہور احناف، مالکیہ،شوافع اور اصحابِ احمدؒ کا یہی قول ہے اور اکثر اشاعرہ کا بھی یہی مذہب ہے جیسا کہ

www.KitaboSunnat.com

استاذ اسفرائینی ؒ اورابن فورکؒ ہیں۔''

✳ حافظ ابن کثیرؒ بھی، امام نوویؒ کے اس موقف سے مطمئن نہیں ہیں اور لکھتے ہیں کہ بات وہی صحیح ہے جو حافظ ابن صلاحؒ نے لکھی ہے۔امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

ثم حكى أن الأمة تلقت هٰذين الكتابين بالقبول، سوٰى أحرف يسيرة انتقدها بعض الحفاظ كالدارقطني وغيره، ثم استنبط من ذلك القطع بصحة ما فيهما من الأحاديث، لأن الأمة معصومة عن الخطإ، فما ظنت صحته ووجب عليها العمل به، لا بد وأن يكون صحيحًا في نفس الأمر، وهذا جيد. وقد خالف في هذه المسئلة الشيخ محي الدين النووي وقال: لا يستفاد قطع بالصحة من ذلك. قلت: وأنا مع ابن الصلاح فيما عول عليه وأرشد إليه. والله أعلم.

(اختصار علوم الحدیث،ص ۴۴،۴۵)

''پھر ابن صلاحؒ نے ان دونوں کتابوں کے لیے امت کے ہاں 'تلقی بالقبول' کا تذکرہ کیا ہے سوا چند روایات کے۔پھر ابن صلاحؒ نے اس 'تلقی بالقبول' سے صحیحین کی احادیث کی صحت کی قطعیت پر استدلال کیا کیونکہ اُمت خطا سے معصوم ہے۔پس جس حدیث کو اُمت نے صحیح سمجھا اور اس پر عمل واجب ہو گیا تو ضروری ہے کہ وہ روایت حقیقت میں بھی صحیح ہو،اور امام ابن صلاحؒ کا یہ کلام عمدہ ہے۔اور اس مسئلے میں امام نوویؒ نے مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے قطعی صحت کا علم حاصل نہیں ہوتا۔میں (یعنی ابن کثیرؒ) یہ کہتا ہوں کہ میرا اس مسئلے میں وہی موقف ہے جو امام ابن صلاحؒ نے بیان کیا ہے۔''

✳ امام سیوطیؒ بھی امام نوویؒ کی تنقید سے متفق نہیں ہیں،اُنہوں نے بھی اسی موقف کو صحیح قرار دیا ہے جو امام ابن صلاحؒ اور امام ابن کثیرؒ کا ہے۔لہٰذا لکھتے ہیں:

وقال ابن كثير: وأنا مع ابن صلاح فيما عول عليه وأرشد إليه، قلت: وهو الذي أختاره ولا أعتقد سواه (تدریب الراوی: ج۱ص۱۰۶)

''اور علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ میں اس مسئلے میں ابن صلاحؒ کے موقف پر ہوں اور میں (سیوطیؒ) یہ کہتا ہوں کہ میں بھی اسی (ابن کثیرؒ کی) رائے کو پسند کرتا ہوں اور اس کے علاوہ کسی

www.KitaboSunnat.com

رائے کو نہیں مانتا۔''

☜ بعض محدثین نے اس بات پر اہل فن کا اجماع نقل کیا ہے کہ صحیحین کی روایات کی صحت قطعی ہے۔استاذ ابواسحٰق اسفرائینیؒ فرماتے ہیں:

أهل الصنعة مجمعون على أن الأخبار التي اشتمل عليها الصحيحان مقطوع بها عن صاحب الشرع (النکت علی کتاب ابن الصلاح: ج۱/ص۳۷۷)

''اہل فن کا اس پر اجماع ہے کہ صحیحین کی روایات قطعیت کے ساتھ اللہ کے رسولﷺ سے ثابت ہیں۔''

جیسا کہ آغاز میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا بھی اس پر اجماع ہونے کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ صحیحین کے بارے میں محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ صحیحین کی تمام متصل مرفوع روایات قطعاً صحیح ہیں۔

خلاصہ کلام یہی ہے کہ صحیحین کی غیر منتقد روایات کی صحت قطعی ہے، کیونکہ ان کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے۔اس لیے جب تک صحیحین کی بعض احادیث پر بعض ائمہ محدثین کی طرف سے کلام نہیں ہوا تھا، اس وقت تک تو ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ صحیحین کی احادیث کی صحت ظنی ہے لیکن تحقیق کے بعد صحیحین کی جن احادیث میں دو پہلوؤں (یعنی سچ اور جھوٹ) میں سے ایک پہلو پر محدثین کا اتفاق ہو گیا تو ان کی صحت قطعیت کے ساتھ متعین ہو گئی اور ایسی احادیث علم کا فائدہ دیتی ہیں لیکن جن احادیث میں خبر کے دو پہلوؤں میں سے ایک پہلو پر سو فی صد محدثین کا اتفاق نہ ہو سکا بلکہ بعض محدثین نے ان احادیث میں بعض علل کی نشاندہی کی تو ان احادیث کی صحت ظنی رہی اور ان سے ایسا علم ظنی حاصل ہوتا ہے۔صحیحین کی بعض روایات پر ائمہ محدثین کے کلام نے ان کی غیر متکلم فیہ روایات کی صحت کو قطعاً متعین کر دیا۔

مصادر و مراجع

* اختصار علوم الحديث للحافظ ابن كثير، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، دولة قطر
* الباعث الحثيث، وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية، دولة قطر

www.KitaboSunnat.com

- التقييد والإيضاح للحافظ زين الدين العراقي، دارالحديث للطباعة والنشر والتوزيع
- الروض الباسم، باب الأحاديث المتكلم فيها في الصحيحين، دار عالم الفوائد للنشر والتوزيع، بيروت
- النكت على ابن صلاح، المجلس العلمي لإحياء التراث الإسلامي
- تدريب الراوي للإمام السيوطي، قديمي كتب خانه، كراچی
- تهذيب الكمال، مؤسسة الرسالة، بيروت
- حجة الله البالغة للشاه ولي الله المحدث الدهلوي، أصح المطابع كراچی
- سير أعلام النبلاء للإمام الذهبي، دار الفكر، بيروت
- شرح نخبة الفكر للحافظ ابن حجر، مؤسسة مناهل العرفان، بيروت
- صيانة صحيح مسلم لابن صلاح، دار الغرب الإسلامي
- فتاوى لشيخ الإسلام ابن تيمية، وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، السعودية
- فتح المغيث، دار الكتب العلمية، بيروت
- قطر الولي للشوكاني
- قواعد التحديث للشيخ جمال الدين القاسمي، دارالنفائس
- مقدمة ابن الصلاح، دارالحديث للطباعة والنشر والتوزيع
- مقدمة تحفة الأحوذي، دار الكتب العلمية، بيروت
- مقدمة النووي لشرح مسلم، دار الفكر، بيروت
- مقدمة النووي على صحيح مسلم، دار المعرفة، بيروت
- منهاج السنة، إدارة الثقافة والنشر، جامعة الإمام، الرياض
- هدي الساري مقدمة فتح الباري، دار نشرالكتب الاسلامية، لاهور
- أحسن الكلام، لمحمد سرفرازصفدر، طبع ثالث، اكتوبر ١٩٨٤م

www.KitaboSunnat.com

فہارس — سمیع الرحمٰن☆

علومِ حدیث پر لکھے گئے مقالات

پاکستانی یونیورسٹیوں میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر لکھے جانیوالے تحقیقی مقالات

کسی ملک وملت کی ترقی میں تحقیق کا کردار بڑا اہم ہے۔ ماضی میں یہ کام مسلم اہل علم ایک مقدس قومی ودینی فریضہ کی تکمیل کی خاطر انجام دیا کرتے تھے اور مسلمانوں میں درجنوں مجلدات پر مشتمل ضخیم کتب اسی ذوقِ علم کا نتیجہ ہیں، لیکن دورِ حاضر میں علم کی دریافت وتحقیق کو یونیورسٹیوں اور یہاں کے اَساتذہ وطلبہ کا فرضِ منصبی قرار دیا گیا ہے اور کسی جامعہ کے لئے یہ امر بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ وہاں کتنے نئے اور اہم موضوعات پر دادِ تحقیق دی جاچکی ہے۔ الحمدللہ بعض علم پرور لوگوں کی مخلصانہ مساعی کے نتیجے میں پاکستان کی سرکاری جامعات میں بھی تحقیقی مقالات کی روایت اور معیار بڑی تیزی سے روبہ ترقی ہے۔

اس ضمن میں یہ امر بڑی توجہ کا متقاضی ہے کہ کسی موضوع پر تحقیق در تحقیق کی بجائے درجہ بدرجہ اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے کے بعد پھر اگلے موضوع پر تحقیق کا آغاز کیا جائے۔ لیکن اس بنیادی مقصد کی تکمیل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ماضی کی تحقیق کو منظم کرنے کا ایک باضابطہ نظام وضع نہ کردیا جائے۔ جب تک یہ ڈھانچہ بن نہیں جاتا، مفید موضوعات کی پہچان اور بامقصد کام کی روایت آگے نہیں بڑھ سکتی۔ پاکستان میں مختلف موضوعات پر تحقیق کا بنیادی المیہ یہی ہے کہ چند ایک موضوعات کے متعین رخ ہی محققین کی توجہ کا مرکز بنے رہتے ہیں جبکہ زندگی کے بہت سے اہم میدان اہل تحقیق کی نظر کرم کے بدستور محتاج ہیں۔ مغرب میں اسی مقصد کے لئے ۱۹۰۷ء میں واشنگٹن میں 'سائنٹفک ریسرچ' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا، جس کا وظیفہ سائنسز کے میدان میں ہونے والی تحقیق کو رجسٹر کرنا، اس کو ایک امپیکٹ نمبر جاری کرنا اور اس کے محقق کو ریسرچرز کی عالمی فہرست میں ایک رینک نمبر دینا تھا۔ یورپی یونیورسٹیوں میں سائنسز کے حوالے سے کوئی نیا موضوع اس وقت منظور نہیں ہوجاتا جب تک اس کی ضرورت کی 'سائنٹفک ریسرچ' ایسے اداروں سے تصدیق نہیں کرلی جاتی اور کوئی تحقیقی مقالہ اس وقت تک جمع ہوکر معتبر قرار نہیں پاتا جب تک اس کو ایسے مراکز میں جمع کروا نہیں دیا جاتا۔ ایسے ہی بعض ادارے پروفیسروں کے تحقیقی مقالات کے علاوہ علمی وتحقیقی مجلّات وجرائد کو بھی ایک معیاری نمبر جاری کرتے ہیں۔

یوں تو موضوعاتِ تحقیق کی فہرست سازی کا یہ کام سرکاری اداروں کے کرنے کا ہے کیونکہ اس کے لئے کافی

☆ رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محنت اور کثیر سرمایہ درکار ہے۔ اس کے باوجود میدانِ تحقیق کی ناگفتہ بہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے مجلس التحقیق الاسلامی نے سن ۲۰۰۰ء میں اسی نوعیت کے علوم اسلامیہ کے ایک منصوبے 'فراہمی معلومات وفہرست سازی' پر کام شروع کیا جس کے تحت اَب تک ۵۰ سے زائد اہم رسائل وجرائد کی موضوعاتی فہرست بندی کے علاوہ متعدد علمی موضوعات پر فہارس تیار کرکے شائع کردیے گئے ہیں۔ زیرنظر فہرست بھی اس حوالے سے ایک شاندار معاونِ تحقیق کام ہے جس میں پاکستانی جامعات میں علوم حدیث پر پوسٹ گریجویٹ سطح پر لکھے جانے والے مقالات کی موضوعاتی فہرست ترتیب دی گئی ہے اور اسے علم وتحقیق سے وابستہ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس فہرست سے جہاں ماضی میں علوم حدیث پر ہونے والے کام کی نوعیت اور رجحانات کا اندازہ ہوگا، وہاں آئندہ مزید بہتر موضوعات منتخب کرنے کا اہم مقصد بھی اس سے پورا ہوگا۔

دیگر موضوعات پر یونیورسٹیوں میں لکھے جانے والے مقالات کی ایک جامع فہرست پر بھی کام جاری ہے۔ جسے عنقریب کتابی شکل میں نگران پروفیسرز کے اسم گرامی، صفحات اور سن تحقیق وغیرہ کی دیگر تفصیلات کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ جن احباب کے علم میں اس نوعیت کے مزید مقالات رفہارس آئیں تو ازراہِ کرم ادارہ کو آگاہ فرمائیں تاکہ نقشِ ثانی زیادہ جامع ومانع ثابت ہوسکے۔ ایک ماہوار مجلّہ کے محدود صفحات کے پیش نظر اس فہرست کو یہاں مختصر ترین صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس فہرست میں عربی مقالات کے لئے 'ع'، پی ایچ ڈی مقالات کے لئے 'P'، ایم فل مقالات کیلئے '☆' کی علامتیں جبکہ ایم اے مقالات کو بلاکسی رمز کے ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں یونیورسٹیوں کے مختصر ناموں کی فہرست بھی منسلک کردی گئی ہے۔ (حسن مدنی)

تدوین وحجیتِ حدیث

حسن مرتضیٰ	شیعہ کتبِ حدیث کی تاریخ تدوین	علومِ اسلامیہ، پنجاب
رضیہ سلطانہ	روایت وتدوین حدیث درعہد بنی اُمیہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبدالحمید عباسی	تدوینِ حدیث کے اسالیب ومناہج آغازِ اسلام سے ۵۸ھ تک P	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبدالحفیظ	حدیث قرنِ اوّل میں	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبداللہ عابد	حجیتِ حدیث پر برصغیر کے اَدب کا تنقیدی جائزہ P	عربی، پنجاب
کلثوم، میڈم	حدیث کی روایت وتدوین میں مسلمان عورتوں کی خدمات P	ثقافت اسلامی، سندھ
یاسمین گلشن	تدوینِ حدیث میں صحابیات کی خدمات	علومِ اسلامیہ، پنجاب

انکارِ حدیث

ایم عبدالرشید	انکارِ حدیث کے اَسباب	علوم اسلامیہ، پنجاب
صغریٰ پروین	فتنۂ انکارِ حدیث کے اسباب اور سدِ باب کے لئے نئی تجاویز	علوم اسلامیہ، پنجاب
صلاح الدین	تاريخ ومنكري الحديث واختلافهم في المسائل الشرعية في شبه القارةP	شعبہ عربی، پنجاب
فضل احمد	مسئلہ انکارِ حدیث کا تاریخی وتنقیدی جائزہP	معارفِ اسلامیہ، کراچی
محمد اسلم صدیقی	إنكار السنة والبواعث في العالم العربي P	عربی، پنجاب

اُصولِ حدیث

اِرشادعلی	بحیثیتِ فن، اُصولِ حدیث کا ارتقائی وتحقیقی مطالعہ P	معارفِ اسلامیہ، کراچی
باقر خان خاکوانی	اُصولِ روایتِ حدیث؛ اُصولِ فقہ کی روشنی میں P	علوم اسلامیہ، زکریا
صائمہ قریشی	اُصولِ حدیث کی اُردو کتب کا جائزہ ومطالعہ [کتابیات]	علوم اسلامیہ، پنجاب
علی اصغر چشتی	حدیثِ مرسل اور اس سے استفادہ علماءِ حدیث وفقہا کے اقوال ☆	علوم اسلامیہ، اوپن
عمر فاروق غازی	احادیثِ نبوی میں تحقیق کے اُصول وضوابط کا تحلیلی جائزہ ☆	علوم اسلامیہ، اوپن
عمران حیدر، مرزا	اَحادیث میں تعارض کو رفع کرنے کے اُصول ☆	علوم اسلامیہ، پنجاب
محمد انور، حافظ	اُصولِ روایت ودرایتِ حدیث کتبِ اُصولِ حدیث کی روشنی میں P	ثقافت، سندھ
مراد الغزالی	حديث الرسول فى ضوء اللغة و الاصولP	معارف اسلامیہ، سندھ
محمد شریف	کتبِ عللِ حدیث (ابن ابی حاتم، دارقطنی، ترمذی) کا تقابلی جائزہ ☆	اسلامیہ، اوپن
مریم مدنی، حافظہ	علمِ حدیث میں روایت ودرایت کے اُصول؛ تحقیقی وتجزیاتی جائزہP	اسلامیہ، کراچی
مسعود احمد مجاہد	تحقیق ودراسہ مخطوط التنقيح لألفاظ الجامع الصحيح للبخاري از بدر الدين محمد بن بهادرP (ع)	شعبہ عربی، پنجاب

ضعیف احادیث

خالدہ عزیز	حدیثِ موضوع کی شرعی حیثیت	علوم اسلامیہ، پنجاب

خلیل الرحمٰن، قاضی حدیثِ ضعیف اور اس سے استفادہ؛ علما حدیث اور فقہا کے اقوال کی روشنی میں☆
علومِ اسلامیہ، اوپن

محمد اسحٰق زاہد حدیثِ موضوع، تاریخ، اسباب، علامات اور مشہور موضوع احادیث کا جائزہ P
معارفِ اسلامیہ، کراچی

مولود مراد اسماعیل الوضع في الحديث النبوي الشريف وخطره P (ع) علومِ اسلامیہ، پنجاب

کتبِ احادیث

.... صحيح بخاري ....

ابوبکر صدیق ثلاثیاتِ بخاری...... تحقیق وتوضیح علومِ اسلامیہ، پنجاب

جمیلہ سڈل Analytical Indexes of The *Fath al-Bari* P عربی، پنجاب

شبنم غوث صحیح بخاری کی کتاب الجہاد کا اہم کتبِ حدیث سے تقابلی مطالعہ اسلامیہ، پنجاب

عبدالرحمٰن ازہر أصول الاجتهاد في الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله وسننه وأيامه للإمام البخاري P معارفِ اسلامیہ، کراچی

غزالہ بٹ شروح الجامع الصحيح البخاري علومِ اسلامیہ، پنجاب

نبیرہ عندلیب عمدة القاري اور فتح الباري کے مقدمات کا تقابلی مطالعہ علومِ اسلامیہ، پنجاب

.... صحيح مسلم ....

حمیرا ضیاء صحیح مسلم کی شروح؛ برصغیر کے علمائے کرام کی خدمات علومِ اسلامیہ، پنجاب

گلشن اختر مقدمہ صحیح مسلم کا مطالعہ علومِ اسلامیہ، پنجاب

سیماب ضیا کتاب البر والصلہ؛ صحیح مسلم کی روشنی میں علومِ اسلامیہ، پنجاب

عبدالرحمٰن خالد تحقیق مخطوط الديباج على صحيح الإمام مسلم بن الحجاج P (ع)
عربی، پنجاب

کنیز عائشہ طاہرہ امام مسلم کی الجامع الصحیح کی كتاب الإمارة کا دیگر کتبِ احادیث کی روشنی میں تقابلی جائزہ علومِ اسلامیہ، پنجاب

نور زمان	كتاب اللباس والزينة (صحیح مسلم) کا تعارف و تحقیق	علومِ اسلامیہ، پنجاب
زیتون بیگم	علامہ شبیر احمد عثمانی اور انکی کتاب فتح الملهم کا تنقیدی جائزہP	عربی، پنجاب
محمد صادق	مقدمہ فتح المُلهم از مولانا شبیر احمد عثمانی کا اُردو ترجمہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب

صحيحين

نصر ابرہیم البنا	كشف مشكل حديث الصحيحين لعبد الرحمن الجوزى دراسة وتحقيق الجزء الأولP(ع)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد بن عبد المنعم	الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم؛ تحقيق ودراسةP	علومِ اسلامیہ، پنجاب
ناہید اختر	صحیحین کے ابوابِ زہد کا مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
حسن ایم امین	الجمع بين الصحيحين من حذف السند والمكرر من المتنP	علومِ اسلامیہ، پنجاب
منزہ لیاقت	اَحادیث فتن...... عصر حاضر کی روشنی میں صحیحین کا مطالعہ☆	علومِ اسلامیہ، پنجاب

جامع الترمذي

حبیب اللہ مختار	تخريج أحاديث كتاب الطهارة من جامع الترمذيP	علومِ اسلامیہ، کراچی
منظور حسین	امام ابو عیسیٰ ترمذی اور ان کی شمائل ترمذی کا تحقیقی مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
زید ملک	دراسہ نقدیہ مع تحقیق كتاب العرف الشذي شرح سنن الترمذيP(ع)	عربی، پنجاب
محمد زاہد	جامع ترمذی: دراسہ وتخریج كتاب الجنائز منهP	اسلامک سنٹر، کراچی

سنن أربعة اور صحاح ستة

افشاں ناز	سننِ اربعہ میں سنن ابو داود کی حیثیت	علومِ اسلامیہ، پنجاب
دل دار بیگم	حديث النساء: صحاحِ ستہ کے تناظر میں☆	علومِ اسلامیہ، پشاور
شائستہ انجم	كتاب الصلوٰة (صحاحِ ستہ) معارف ومسائل	علومِ اسلامیہ، پنجاب

شکیل احمد	حدیثِ نبوی ﷺ کا تمثیلی اُسلوب، سنن اربعہ کا خصوصی مطالعہ P	علومِ اسلامیہ، زکریا
ظاہر شاہ، سیّد	واقعات و مسائلِ غزوات، صحاحِ ستہ کی روشنی میں P	ثقافتِ اسلامی، سندھ
ظفر عالم	صحاحِ ستہ کے مؤلفین کا حدیث وفقہ میں رتبہ، داخلی شہادتیں P	معارفِ اسلامیہ، کراچی
کریم خان	أمثال الحدیث......عبر ونصائح (صحاح ستہ کا مطالعہ) ☆	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد اکرم	صحاح ستہ کی احادیث پر منکرین حدیث اور مستشرقین کے اعتراضات کا علمی جائزہ P	
مسعود باللہ عباسی	صحاحِ ستہ میں کتبِ تفاسیر قرآن کا تحقیقی وتقابلی جائزہ P	اسلامیات، وفاقی اُردو
منزہ لیاقت	اَحادیث فتن......عصر حاضر کی روشنی میں صحیحین کا مطالعہ ☆	علومِ اسلامیہ، پنجاب
نائلہ عندلیب	صحاحِ ستہ کی کتاب الاطعمة کا تحقیقی مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
نبیلہ کوکب	علوم طبیعة صحاحِ ستہ کی روشنی میں ایک اشاریہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
نذیر احمد	دینی اَدب میں صحاحِ ستہ کا مقام	علومِ اسلامیہ، پنجاب
ہارون خان	کلامِ نبویؐ میں محاورات واستعارات کا استعمال، صحاح ستہ کے خصوصی حوالے سے P	معارفِ اسلامیہ، کراچی

.... مشکوٰۃ المصابیح ....

بلال خان	حضور ﷺ کا تمثیلی اُسلوبِ بیان [مشکوۃ المصابیح کی روشنی میں] ☆	علومِ اسلامیہ، زکریا
بلال خان	حضور ﷺ کا تمثیلی اُسلوبِ بیان [مشکوۃ المصابیح کی روشنی میں] P	علومِ اسلامیہ، زکریا
دادشاہ بلوچ	التحقیق والتقدیم علی خلاصة البیان في شرح لغات المشکوة P	ثقافت اسلامی، سندھ
زاہدہ سلہری	تحقیق مخطوط ضوء المشکوة شرح مشکوة المصابیح P (ع)	عربی، پنجاب
شمس الحق	المُعجم المفهرس لألفاظ المشکوٰة المصابیح ☆	اسلامیہ، پشاور
ضیاء الحق قمر	تحقیق مخطوط الحاشیة علی مشکوة P (ع)	عربی، پنجاب
ظفر احمد شہباز	مشکوٰة المصابیح کے اُردو تراجم کا تنقیدی جائزہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب

کنز العمال

ذاکر عبد الرحمٰن	کنز العمال کی کتاب الجهاد کی تخریج وتوضیح	علومِ اسلامیہ، پنجاب
رابعہ شاہ	کنز العمال کی کتاب المعیشة والعادات کا مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
سارہ ہاشمی	کنز العمال کی کتاب الإیمان کی تخریج وتحقیق	علومِ اسلامیہ، پنجاب
شاہدہ پروین	کنز العمال کی کتاب السحر والعین تخریج وتوضیح	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبد الصمد خان	کنز العمال کی کتاب العلم کا تحقیقی مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
فضیلہ داود	مساهمة كنز العمال للشيخ علي المتقي المحدث في اللغة العربية فی شبه القارة P(ع)	شعبہ عربی، پنجاب
محمد مرتضیٰ	کنز العمال کی کتاب الحدود تخریج وتحقیق ☆	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمود احمد	کنز العمال کا باب الحکم وجوامع الکلم؛ توضیح تخریج وتحقیق	علومِ اسلامیہ، پنجاب
مہرین یونس	کنز العمال؛ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة کا مطالعہ	اِسلامیہ، پنجاب
نازلی شہزادی	کنز العمال کی کتاب التوبة کا تحقیقی جائزہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب

دیگر کتبِ حدیث

ذکیہ عزیز	مضامین بلوغ المرام از ابن حجر عسقلانی؛ تعارفی مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
ثمینہ یاسمین	امام سیوطیؒ کی الجامع الصغیر کا تحقیقی مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
نجمہ سلطانہ	مؤطا امام مالک بن انسؒ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبد الجبار الزیدی	المعجم الصغیر للطبراني تحقیق ودراسة P(ع)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبد الرفیق جاوید	تحقیق مخطوط مشارق الأنوار النبوية في صحاح الأخبار المصطفوية P(ع)	شعبہ عربی، پنجاب
جمعہ خان	الواقدی کی کتاب المغازی کی روایات کا تقابل اور ناقدانہ جائزہ ☆	اسلامیہ، پشاور
رضیہ نسیم	ابن کثیر کی تفسیر میں احادیث سے استدلال کا اُسلوب (سورہ مائدہ)	اسلامیہ، پنجاب
ثنا ناز	تفسیر 'معارف القرآن' کی احادیث کا تحقیقی جائزہ (پارہ ۶ تا ۱۰)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
روحینہ ناز	تفسیر 'معارف القرآن' کی احادیث کا تحقیقی جائزہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب

تاج الدین اَزہری مقدمة الحدیث از ادریس کاندھلویؒ؛ دراسہ وتحقیق P علومِ اسلامیہ، پنجاب

طٰہٰ ابو العلاء الإمام الطحاوي ومسائل التي احتج بها الكوفيون

من معاني الآثار P معارفِ اسلامیہ، کراچی

عاصم عبد اللہ دراسات في أحوال الرواة الذي تكلَّم فيهم الحافظ الهيثمي في

كتابه مجمع الزوائد ومنبع الفوائد P (ع) علومِ اسلامیہ، پنجاب

عائشہ غلام مرتضیٰ مرویاتِ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہؓ اور عصر حاضر؛ مضامین مسند احمد بن حنبلؒ کا مطالعہ

علومِ اسلامیہ، پنجاب

عمر سلمان المواهب اللطيفة على مسند الإمام أبي حنيفة① P ثقافتِ اسلامی، سندھ

محمود العائش المواهب اللطيفة على مسند الامام أبي حنيفة② P (ع) ثقافت، سندھ

فخر الدین گیلانی متداول کتبِ اَحادیث میں امام ابوحنیفہؒ کی مرویات [جمع، تحقیق، تخریج وتعلیق] P

معارفِ اسلامیہ، کراچی

نیاز احمد ملک دراسة وتحقيق المخطوط شرح الشرح على نخبة الفكر P

شعبہ عربی، پنجاب

محمد احمد الاستشهاد اللغوي بالحديث النبوي دراسہ تحلیلیہ P (ع) عربی، پنجاب

محمد یحییٰ منهج المستشرقين في دراسة الحديث النبوي ☆ علومِ اسلامیہ، اوپن

ذوالفقار علی، حافظ دراسہ وتحقیق مخطوط کتاب بوارق الأنوار من صحاح الأخبار P (ع)

شعبہ عربی، پنجاب

شبیر احمد تخريج أحاديث كتاب الخراج وتحقيق رجاله للإمام أبي يوسف P

ثقافتِ اسلامی، سندھ

محمد یونس تبلیغی نصاب وفضائل نماز میں وارد اَحادیث کی تخریج علومِ اسلامیہ، پنجاب

صحابہ کرامؓ اور اُن کی خدماتِ حدیث

اسرار حسین بخاری حضرت ابو ہریرہؓ بحیثیتِ محدث علومِ اسلامیہ، بہاولپور

زبیدہ بی بی حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کی خدماتِ حدیث علومِ اسلامیہ، پنجاب

سمعیہ الیاس	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
سمیرا یاسمین	جابر بن عبداللہؓ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
فاروق احمد دہلوی	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
فوزیہ اقبال	حضرت انس بن مالکؓ کی علمِ حدیث میں خدمات	علومِ اسلامیہ، پنجاب
کشور جہاں	حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب

محدثین عظامؒ اور اُن کی خدماتِ حدیث

شمشاد احمد	امام بخاریؒ اور ان کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
طاہرہ منان	امام مسلمؒ اور ان کی تصانیف	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عمر فاروق غازی	امام ذہبیؒ کی خدمات حدیث کا تنقیدی جائزہ P	علومِ اسلامیہ، پنجاب
غلام عباس قادری	امام نوویؒ کا اصلاحِ معاشرہ میں کردار، علم حدیث کے خصوصی حوالے سے P	معارفِ اسلامیہ، کراچی
احمد القیسیة	الإمام ابن الجوزي وکتابه الموضوعات P (ع)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
احمد حسن محمد	لیث بن سعد آثاره وجهوده في السنة P (ع)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
از کیا ہاشمی، سیّد	امام بغویؒ کی خدماتِ حدیث وتفسیر: ایک تحقیقی مطالعہ P	معارفِ اسلامیہ، کراچی
بدیع بن محمد شریف	الإمام السیوطي محدثًا P (ع)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد خان	امام ابو حنیفہؒ بحیثیتِ محدث P	علومِ اسلامیہ، پشاور
محمد خلیل	ابن سعد بحیثیتِ محدث - ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ P	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد علی جوہر	الشیخ العلامة محمد مرتضی الزبیدی محدثًا P (ع)	عربی، پنجاب
صدیقہ بٹ	خلفاے اربعہ اور روایتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
ایم ایس ناز	علم حدیث میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی خدمات P	شعبہ عربی، پنجاب
عبداللہ سلمہ نصر	الإمام المحدث شاه ولي الله الدهلوي وجهوده للحديث النبوي	علومِ اسلامیہ، پنجاب

غلام مصطفیٰ	خاندانِ ولی اللہ دہلویؒ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
خلیل احمد کورائی	تخريج الأحاديث الواردة الآثار المذكورة في كتاب حجة الله البالغةP	ثقافتِ اسلامی، سندھ
شاہ نواز	النواب صديق حسن خان القنوجي محدثًا P(ع)	عربی، پنجاب
عتیق امجد	نواب صدیق حسن خانؒ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبدالغفور	الشيخ عبد الرحمٰن المباركفوري محدثًاP(ع)	عربی، پنجاب
شہناز	مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی خدماتِ حدیث	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عبدالرحمٰن کوثر	مشائخ ديوبند وخدماتهم للحديث P(ع)	ثقافت اسلامی، سندھ
عمر بن عبدالعزیز	الحسن البصري وحديثه المرسل P(ع)	ثقافت اسلامی، سندھ
فردوس اختر	ہندوستان میں اٹھارویں صدی عیسویں کے محدثین کی خدمات	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد رفیق	مولانا محمد بن طاہر پٹنی بحیثیت محدث P	عربی، پنجاب
محمد قاسم، حکیم	(P) Contribution of Sindhi's to Hadith	ثقافت اسلامی، سندھ
فرح ادیبہ	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی حدیث میں خدمات	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محسنہ عظیم	حدیث وسیرت میں سیّد مودودیؒ کی خدمات P	علومِ اسلامیہ، پنجاب
منظور احمد	احمد رضا خان کی خدماتِ حدیث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ P	معارفِ اسلامیہ، کراچی

کتابیاتِ حدیث

اشرف سموں	بارہویں صدی کے سندھی محدثین کی علمی خدمات P	ثقافتِ اسلامی، سندھ
صائمہ قریشی	اُصولِ حدیث کی اُردو کتب کا جائزہ ومطالعہ [کتابیات]	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عادل غفور	کتبِ احادیث کے اُردو تراجم وشروح کا جائزہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عطیہ پروین	طبِ نبوی ﷺ سے متعلق احادیث کا تنقیدی جائزہ [اشاریہ]	علومِ اسلامیہ، پنجاب
عظمیٰ عزیز	سیاست کے موضوع پر احادیثِ نبویہ ﷺ کی فہرست [اشاریہ]	علومِ اسلامیہ، پنجاب
فائزہ سحر	پاکستان میں خدمتِ حدیث [۱۹۷۰ء-۲۰۰۵ء]	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد حنیف خان	تفسیر اور حدیث میں علمائے سرحد کی خدمات P	ثقافت اسلامی، سندھ

محمد عمران	منتخب احادیث کے اُردو مجموعے [کتابیات]	علوم اسلامیہ، پنجاب
نذیر حسین	ہندوستان میں علم حدیث	علوم اسلامیہ، پنجاب

دیگر مقالہ جات

احمد عبدالقراوی	أثر القرآن في ألفاظ الحديث الشريف P(ع)	علوم اسلامیہ، بہاولپور
احمدی محمد مراد	حديث الرسول في ضوء اللغة والأصول P(ع)	ثقافت اسلامی، سندھ
بابر بیگ مطالی	اولادِ رسول ﷺ؛ کتب حدیث وسیرت کی روشنی میں	علوم اسلامیہ، پنجاب
بابر بیگ مطالی	مکتوباتِ مجدد الف ثانی...... تخریج احادیث P	علوم اسلامیہ، پنجاب
حسین مدنی، حافظ	نبی کریمؐ کے عدالتی فیصلے، تحقیق وتدوین اور کمپیوٹرائزیشن P	علوم اسلامیہ، پنجاب
رافعہ جبین	معاشی سرگرمیاں؛ احادیث نبویؐ کی روشنی میں	علوم اسلامیہ، پنجاب
رحمت شاہ	ارض الحدیث: تاریخی، جغرافیائی اور فقہی لحاظ سے P	علوم اسلامیہ، پشاور
رخسانہ ناہید	ازواجِ رسول ﷺ کتب احادیث اور سیرت کی روشنی میں	علوم اسلامیہ، پنجاب
ریحانہ بیگم	اُردو نعت گوئی میں قرآن وحدیث کی تعلیمات P	اُردو، کراچی
زاہد محمد خان	احکامِ عشرہ، خطبہ کوہ اور خطبہ حجۃ الوداع، فلاحِ انسانیت کے حوالے سے P	معارفِ اسلامیہ، کراچی
ساجدہ پروین	راعی اور رعیت؛ فرمودات رسول ﷺ	علوم اسلامیہ، پنجاب
شجلیہ لیاقت علی	خطبہ حجۃ الوداع: ایک تحقیقی وتقابلی جائزہ	علوم اسلامیہ، پنجاب
صباحت افضل	بدأ الإسلام غريبًا وسيعود كما بدأ کے معارف ومسائل	اسلامیہ، پنجاب
طارق کمال	طبيعة الأحاديث النبوية الشريفة التي أثّرت على الفقه العراقي في القرن الأول الهجري P(ع)	علوم اسلامیہ، پنجاب
عابد اکرم، حافظ	حدیثِ نبوی میں اسالیبِ استدلال اور عصر حاضر P	علوم اسلامیہ، پنجاب
عبدالوہاب بن زاہد	الفقه المقارن فى الحديث عند الأئمة الأربعة P	ثقافت اسلامی، سندھ
عمر دراز	مشاہدہ اور تحقیق وجستجو حدیث نبوی کی روشنی میں	علوم اسلامیہ، پنجاب
غلام فرید الدین	قصص الحديث وعبرها	علوم اسلامیہ، پنجاب

لنبی اکرم	مسلمانوں کے موجودہ احوال، کتاب الفتن (کتبِ حدیث) کی روشنی میں	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محبوب حسن واسطی	صحابہ کرام ؓ احادیث کی روشنی میں P	معارفِ اسلامیہ، کراچی
محمد ارشاد	حدیث کا تمثیلی اُسلوب اور تشکیل کردار P	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد اسلم، ملک	The Role of Tradtion in Islam (P)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد اسماعیل	علم الحديث والمحدثون في بلخ عبر العصور P (ع)	علومِ اسلامیہ، پنجاب
محمد رشید	تخريج أحاديث أُصول الجصاص P	علومِ اسلامیہ، پشاور
محمد عثمان	ذي القربىٰ......آیات واَحادیث کا مطالعہ	علومِ اسلامیہ، پنجاب
نبیل سعید الحسنی	حديث لوين تحقيقًا وضبطًا وتخريجًا وتعليقًا P	اسلامیہ، بہاولپور
نویدہ شمس	قرآن وحدیث کی پیشین گوئیاں	علومِ اسلامیہ، پنجاب

..........☆..........☆..........

شعبہ کا نام	یونیورسٹی	مختصر نام
ثقافتِ اسلامی وتقابل اَدیان	جامعہ سندھ	ثقافتِ اسلامی، سندھ
شعبہ اسلامیات	بلوچستان یونیورسٹی	اسلامیات، بلوچستان
شعبہ اُردو	پنجاب یونیورسٹی	اُردو، پنجاب
شعبہ علوم اسلامیہ	بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان	علومِ اسلامیہ، زکریا
شعبہ علومِ اسلامیہ	جامعہ پشاور	علومِ اسلامیہ، پشاور
علومِ اسلامیہ	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	علومِ اسلامیہ، بہاولپور
علومِ اسلامیہ	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی	علومِ اسلامیہ، اوپن
علومِ اسلامیہ	پنجاب یونیورسٹی	علومِ اسلامیہ، پنجاب
کلیہ معارفِ اسلامیہ	جامعہ سندھ	ثقافتِ اسلامی، سندھ
کلیہ معارفِ اسلامیہ	کراچی یونیورسٹی	معارفِ اسلامیہ، کراچی

حافظ حسن مدنی

حدیث وسنت

احادیث میں توہین رسالت ﷺ کے واقعات

ان دنوں اہانتِ رسول ﷺ پر دنیا بھر میں ایک ہنگامہ برپا ہے، اور عالم کفر اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر یہ 'حق' چھیننے پر تلا بیٹھا ہے کہ وہ دنیا کی مقدس ومتبرک ترین شخصیت کی من مانی توہین کی اجازت حاصل کرے۔ اس مسئلہ کی دیگر تفصیلات سے قطع نظر ذیل میں ان احادیث کو ذکر کیا جاتا ہے جن میں دورِ نبویؐ میں توہین رسالت کرنے والوں کے واقعات درج ہیں کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ایسے گستاخان کے ساتھ خود کیا سلوک روا رکھا؟ یہ احادیث جہاں ایک مسلمان کے ایمان وایقان کو تازہ کرتی ہیں، وہاں اسلام کے اہانت انبیا پر غیر متزلزل موقف کی بھی عکاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اپنے نبی کے حقوق پورے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَبَّ نَبِيًا قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَهُ جُلِدَ» (الصارم المسلول،ص ۹۲)

''جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے کسی صحابی کو گالی دی، اسے کوڑے مارے جائیں گے۔'' (احکام اہل الذمہ لابن قیم ۱/۲۷۵)

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''اگر اس حدیث کی صحت ثابت ہوجائے تو یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ نبی کریم کو گالی دینے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کئے بغیر قتل کیا جائے گا، نیز یہ کہ قتل اس کے لئے حد شرعی ہے۔''

اس سلسلے میں مختلف صحابہ کرامؓ کے فرامین حسبِ ذیل ہیں:

* حضرت ابوبکرؓ کا فرمان ہے:

لا والله ما كانت لِبَشر بعد محمد ﷺ (سنن ابوداؤد:۴۳۶۳'صحیح') مختصراً

''اپنی توہین کرنیوالے کو قتل کروا دینا محمد ﷺ کے علاوہ کسی کے لئے روا نہیں ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

✳ حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی لایا گیا کہ وہ نبی ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا تو فرمایا:
من سبَّ الله أو سبَّ أحدا من الأنبياء فاقتلوه (الصارم المسلول:ص۴۱۹)
''جس نے اللہ کو یا انبیاے کرامؑ میں سے کسی کو گالی دی تو اسے قتل کردیا جائے۔''
✳ حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ ''جس نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی، اس کی گردن ماردی جائے۔'' (مصنف عبدالرزاق: ج۵ص ۳۰۸)
✳ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے:
أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَقَدْ كَذَبَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ رِدَّةٌ يُسْتَتَابُ فَإِنْ رَجَعَ وَإِلاَّ قُتِلَ وَأَيُّمَا مُعَاهِدٍ عَانَدَ فَسَبَّ اللهَ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَوْ جَهَرَ بِهِ فَقَدْ نَقَضَ الْعَهْدَ فَاقْتُلُوهُ (زادالمعاد۵/۶۰)
''جس مسلمان نے اللہ یا اس کے رسول یا انبیا میں سے کسی کو گالی دی، اس نے اللہ کے رسول ﷺ کی تکذیب کی، وہ مرتد سمجھا جائے گا اور اس سے توبہ کروائی جائے گی، اگر وہ رجوع کرلے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا اور جو معاہدہ کرنے والا شخص خفیہ یا اعلانیہ، اللہ یا کسی نبی کو بُرا کہے تو اس نے وعدے کو توڑ دیا، اس لئے اسے قتل کردو۔''
اسی حوالے سے دورِ نبویؐ کے واقعات اور ان پر نبی کریم ﷺ کا ردّعمل ملاحظہ فرمائیں:

① واقعہ کعب بن اشرف

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ؟» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ «نَعَمْ» . قَالَ: إِئْذَنْ لِي فَلاَ قُلْ ، قَالَ: «قُلْ» ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَ ذَكَرَ مَابَيْنَهُمَا ، وَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَ قَدْ عَنَّانَا ، فَلَمَّا سَمِعَهُ ، قَالَ: وَأَيْضًا ، وَاللهِ لَتَمَلَّنَّهُ قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الآنَ ، وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ ، قَالَ: وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَاتَرْهَنُنِي قَالَ: مَا تُرِيدُ قَالَ: تَرْهَنُنِي نِسَائَكُمْ . قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَائَنَا قَالَ لَهُ: تَرْهَنُونِي أَوْلاَدَكُمْ . قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا ، فَيُقَالَ:

رُهِنَ فِي وَسَقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ - يَعْنِي السِّلاحَ- قَالَ: نَعَمْ. وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبَسِ بْنِ حَبِيبٍ وَ عُبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: فَجَاؤُوا فَدَعَوهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لأَسْمَعُ صَوتًا، كَأَنَّهُ صَوتُ دَمٍ قَالَ: إِنَّمَا هَذَامُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ. فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ، نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ، قَالَ: نَعَمْ، تَحْتِي فُلَانَةٌ، هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ: فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ- قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ: فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ. قَالَ فَقَتَلُوهُ (صحیح مسلم ۱۸۰۱، بخاری ۴۰۳۷)

''حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے میں اس سے کچھ بات کروں (یعنی میں اس سے مصلحت کے مطابق باتیں کروں، جن سے آپؐ کی برائی تو ہوگی، لیکن اس سے وہ میرا اعتبار کرلے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہو! (جو مصلحت ہو)۔ وہ کعب کے پاس آئے، اس سے باتیں کیں، اپنا اور محمد ﷺ کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا ہے اور ہمیں تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا: بخدا ابھی تم کو اور تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اب تو ہم نے اس کی اتباع کرلی ہے اور اس کو اس وقت تک چھوڑنا بُرا معلوم ہوتا ہے، جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایک وسق یا دو وسق قرض دے دو۔ کعب نے کہا: تم کیا چیز گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ نے پوچھا: تو کیا چاہتا ہے؟ کعب نے کہا: تم اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم اپنی عورتیں کیونکر تیرے پاس گروی رکھ دیں؟ کعب نے کہا: اچھا! اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ محمد نے

www.KitaboSunnat.com

کہا: ہمارے بیٹے کو لوگ طعنہ دیں گے کہ کھجور کے ایک وسق کے لئے گروی رکھا گیا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ دیں گے۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے! پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس)، ابوعبس بن حبیب اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا۔ یہ آئے اور رات کو اسے بلایا۔ جب وہ ان کی طرف جانے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے جیسے اس آواز سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے کہا واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اور باہمت مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو بھی اسے لڑائی کے لئے بلایا جائے تو چلا آئے۔ محمد (بن مسلمہ) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب وہ میری گرفت میں آجائے تو تم اپنا کام کر جانا۔ پھر کعب خوشبو لگائے ہوئے آیا تو اُنہوں نے کہا: تم سے کتنی عمدہ خوشبو آرہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھ لوں۔ کعب نے کہا: ہاں اجازت ہے! محمد نے اس کا سر سونگھا، پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا: اگر اجازت دو تو دوبارہ سونگھ لوں؟ اور اسے اچھی طرح تھام لیا پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: اس کا کام تمام کر دو! اُنہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔''

② نابینا شخص کا اپنی گستاخ لونڈی کو قتل کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنهَا اِبْنَان، وَ كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَ تَسُبُّهُ فَيَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِي، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيلَةٍ، ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيهِ، فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيهِ فَقَتَلْتُهَا، فَأَصْبَحَتْ قَتِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ: «أَنْشُدُ اللهَ: رَجُلًا لِي عَلَيهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ إِلاَّ قَامَ» فَأَقْبَلَ الأَعْمَى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدِي، وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً رَفِيقَةً وَلِيَ مِنْهَا إِبْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَينِ، وَلَكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ فِيكَ وَتَشْتُمُكَ فَأَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِي أَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ

الْبَارِحَةُ ذَكَرَتْكَ فَوَقَعَتْ فِيكَ قُمْتُ اِلَى الْمِغْوَل فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أَلَا اَشْهِدُوا إِنَّ دَمَهَا هَدْرٌ»

''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی ایک (امّ ولد) لونڈی تھی جس سے اس کے دو بچے تھے، وہ اکثر اللہ کے رسول ﷺ کو بُرا بھلا کہتی۔ نابینا اسے ڈانٹتا لیکن وہ نہ مانتی، منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے بُرا بھلا کہا، وہ شخص کہتا ہے: مجھ سے صبر نہ ہوسکا، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں دھنسا دیا، وہ مرگئی۔ صبح جب وہ مردہ پائی گئی تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے) جس نے یہ کام کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو، یہ سن کر وہ نابینا گرتا پڑتا آگے بڑھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا کام ہے، یہ عورت میری لونڈی تھی اور مجھ پر بہت مہربان اور میری رفیق تھی۔ اس کے بطن سے میرے دو ہیرے جیسے بچے ہیں، لیکن وہ اکثر آپ ﷺ کو بُرا کہتی تھی، میں منع کرتا تو نہ مانتی، جھڑکتا تو بھی نہ سنتی، آخر گزشتہ رات اس نے آپ ﷺ کا تذکرہ کیا اور آپؐ کی گستاخی کی، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں مارا، یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب لوگو گواہ رہو، اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے۔'' (صحیح سنن نسائی: ۳۷۹۴، سنن ابوداود: ۴۳۶۱ 'صحیح')

③ عمیر بن اُمیہ کا اپنی گستاخ بہن کو قتل کرنا

عَنْ عُمَيرِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُخْتٌ فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ آذَتْهُ فِيهِ وَشَتَمَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَت مُشْرِكَةً فَاشْتَمَلَ لَهَا يَوْمًا عَلَى السَّيْفِ ثُمَّ أَتَاهَا فَوَضَعَهُ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَقَامَ بَنُوهَا فَصَاحُوا وَقَالُوا قَدْ عَلِمْنَا مَنْ قَتَلَهَا أَفَتُقْتَلُ أُمُّنَا وَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ آبَاءٌ وَأُمَّهَاتٌ مُشْرِكُون فَلَمَّا خَافَ عُمَيرٌ أَنْ يَقْتُلُوا غَيرَ قَاتِلِهَا ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «أَقَتَلْتَ أُخْتَكَ» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: إِنَّهَا كَانَت تُؤْذِينِي فِيكَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بَنِيهَا فَسَأَلَهُمْ، فَسَمُّوا غَيرَ قَاتِلِهَا، فَأَخْبَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْدَرَ دَمَهَا

''حضرت عمیر بن اُمیہؓ کی ایک بہن تھی۔ جب یہ نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کے لئے نکلتے

www.KitaboSunnat.com

تو یہ اُنہیں آپ ﷺ کے بارے میں اذیت دیتی اور نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی، وہ مشرک تھی۔ ایک دن عمیر نے اس کے لئے تلوار لپیٹ کر ساتھ اٹھا لی اور اس کے پاس آئے اور اس سے قتل کر دیا۔ اس عورت کے بیٹے کھڑے ہوگئے اور چیخنے لگے اور کہنے لگے: ہمیں معلوم ہے، اسے کس نے قتل کیا؟ یہ کیسے ہوا کہ ہماری ماں قتل کر دی گئی جبکہ ان لوگوں کے ماں باپ بھی مشرک ہیں؟ جب عمیرؓ کو خطرہ لاحق ہوا کہ وہ کہیں اس کے قاتل کی بجائے کسی دوسرے کو قتل نہ کر دیں تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سارے معاملے کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی بہن کو قتل کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: وہ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کی طرف پیغام بھیج کر، ان سے قاتلوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کسی اور کا نام لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں صحیح قاتل کے بارے میں بتایا اور اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔'' (مجمع الزوائد ۶/۲۶۰، رواتہ ثقات)

④ بنو خطمہ کی گستاخ عورت کا قتل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَصْمَاءَ بِنْتَ مَرْوَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَت تَحْتَ يَزِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنِ الْخُطَمِي وَكَانَتْ تُؤْذِي النَّبِيَّ ﷺ وَتُعِيبُ الإِسْلامَ وَتُحَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: فَبِإِسْتِ بَنِي مَالِكٍ والنَّبِيبِ وَعَوفٍ وَ بِإِسْتِ بَنِي الْخَزْرَجِ أَطَعْتُمْ أُتَاوِي مِنْ غَيرِكُمْ فَلاَ مِنْ مُرَادٍ وَ لاَمَذْحِجِ تَرْجُونَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرُّؤُسِ كَمَا تُرْتَجَى مِرقُ الْمُنْضَجِ وَقَالَ عُمَيرُ بْنُ عَدِي الْخُطَمِي: حِينَ بَلَغَ قَولُهَا وَتَحْرِيضُهَا اللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ نَذْرٌ لَئِنْ رَدَدْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ لأَقْتُلَنَّهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَدْرٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ جَاءَ عُمَيرُ بْنُ عَدِيٍ فِي جَوفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا وَحولَهَا نَفَرٌ مِنْ وُلْدِهَا نِيَامٌ مِنْهُمْ مَنْ تُرْضِعُهُ فِي صَدْرِهَا فَحَسَّهَا بِيَدِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّ تُرْضِعُهُ فَنَحَاهُ عَنْهَا ثُمَّ وَضَعَ سَيْفَهُ عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ مِنْ ظَهْرِهَا ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى صَلَّى الصُّبحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرَ إِلَى عُمَيرٍ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: «أَقَتَلْتَ بِنْتَ مَرْوَانَ؟» قَالَ. نَعَمْ. بِأَبِی أَنْتَ یَا رَسُولَ اللهِ وَخَشِیَ عُمَیرُ أَنْ یَکُونَ أَفْتَاتُ عَلَی رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَتْلِهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ فِی ذَلِكَ شَیءٌ یَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لاَیَنْتَطِحُ فِیهَا عَنْزَانِ» فَإِنَّ أَوَّلَ مَاسَمِعْتُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ مِنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُمَیرُ: فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ ﷺ إِلَی مَنْ حَولَهُ فَقَالَ: «إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَنظُرُوا إِلَی رَجُلٍ نَصَرَاللهَ وَ رَسُولَهُ بِالْغَیبِ فَانْظُرُوا إِلَی عُمَیرِ بْنِ عَدِیٍّ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اُنْظُرُوا إِلَی هَذَا الأَعْمَی الَّذِی تَسْرِی فِی طَاعَةِ اللهِ فَقَالَ: «لاتَقُلِ الأَعْمَی، وَلَكِنَّهُ الْبَصِیرُ». فَلَمَّا رَجَعَ عُمَیرُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَدَ بَنِیهَا فِی جَمَاعَةٍ یَدْفِنُونَهَا فَأَقْبَلُوا إِلَیهِ حِینَ رَأَوْهُ مُقْبِلًا مِنَ الْمَدِینَةِ فَقَالُوا: یَاعُمَیرُ «أَنْتَ قَتَلْتَهَا» فَقَالَ: نَعَمْ. فَكِیدُونِ جَمِیعًا ثُمَّ لاتُنْظِرُونِ. وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَوْقُلْتُم بِأَجْمَعِكُمْ مَا قَالَتْ لَضَرَبْتُكُمْ بِسَیفِی هَذَا حَتَّی أَمُوتَ أَوْ أَقْتُلُكُم فَیَوْمَئِذٍ ظَهَرَ الإِسْلاَمُ فِی بَنِی خُطَمَةَ وَكَانَ مِنْهُمْ رِجَالٌ یَسْتَخْفُونَ بِالإِسْلاَمِ خَوْفًا مِنْ قَوْمِهِمْ

''حضرت عبداللہ بن حارث بن فضل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عصما بنت ِمروان جو بنواُمیہ بن زید خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور یزید بن زید بن حصین خطمی کی بیوی تھی۔ یہ نبی ﷺ کو ایذا پہنچاتی، اسلام پر عیب جوئی کرتی اور لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے خلاف اُبھارتی تھی اور اکثر یہ اشعار پڑھا کرتی تھی: ''بنو مالک، نبیب اور عوف کی سرین اور بنوخزرج کی سرین کی تم پیروی کرتے ہو۔ کیا وہ تمہیں دوسرے سے پناہ دیتی ہے، جبکہ نہ اس سے مراد پوری ہوتی ہے اور نہ بچہ جنم لیتا ہے۔ تم سروں کے کٹنے کے بعد اس سے ایسے ہی امید کرتے ہو جیسے گوشت بھننے کے لئے لگائی گئی سلاخ سے شوربے کی اُمید کی جائے۔''

عمیر بن عدی خطمی کہتے ہیں: جب اس عورت کے یہ اشعار اور نبی کریم ﷺ کے خلاف ترغیب مجھ تک پہنچی تو میں نے نذر مان لی کہ اے اللہ! اگر تو نے اپنے رسول ﷺ کو مدینہ لوٹا دیا تو میں اس عورت کو ضرور قتل کروں گا۔ اس روز رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو عمیر بن عدیؓ رات کی تاریکی میں اس کے گھر میں داخل ہوگئے۔ اس وقت اس کے اردگرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے جن میں سے ایک کو وہ اپنا دودھ پلا رہی

تھی۔ جب اس نے اپنے ہاتھ سے چھوکر دیکھا تو اس کو لگا کہ وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچہ اس سے علیحدہ کیا اور اپنی تلوار اس کے سینے پر رکھی اور اس کے پیٹ کے پار اُتار دی۔ پھر وہ وہاں سے نکلے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے اور عمیر کی طرف دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے مروان کی بیٹی کو قتل کردیا ہے؟ عمیر نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ عمیر کو ڈر محسوس ہوا کہ کہیں اس کے قتل کی وجہ سے اللہ کے رسولؐ ناراض نہ ہوں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس بارے میں کوئی دو رائے نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ محاورہ پہلی مرتبہ سنا تھا۔عمیر کہتے ہیں! پھر نبی کریم ﷺ اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرو جس نے غیب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت کی ہے تو عمیرؓ بن عدی کو دیکھ لو۔عمر بن خطابؓ نے کہا کہ اس نابینے کی طرف دیکھو جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں چلتا ہے، آپؐ نے فرمایا: اسے نابینا مت کہو یہ تو بینا ہے۔عمیرؓ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے واپس لوٹے تو اپنے بیٹوں کو لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر اسے دفن کرتے ہوئے پایا، جب ان لوگوں نے انہیں مدینہ کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: اے عمیرؓ! کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: ہاں! چاہو تو تم سب میرے خلاف تدبیر کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم سب بھی وہی بات کہو جو اس نے کہی تھی تو میں تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کردوں گا یا خود مرجاؤں گا۔ یہی وہ دن تھا کہ بنوخطمہ قبیلے میں اسلام غالب ہوا ورنہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو اپنی قوم کے ڈر سے اسلام کو حقیر سمجھتے تھے۔''

(المغازی للواقدی ۱/۱۷۲،۱۷۳؛ الصارم المسلول علی شاتم الرسول ۹۴، ۹۵، مجمع الزوائد: ۶/۲۶۰)

⑤ عبداللہ بن خطل اور عبداللہ بن ابی سرح کا واقعہ

یہ شخص پہلے مسلمان ہوگیا تھا، آپ نے اسے عاملِ زکوٰۃ بنا کر بھیجا تو صدقات وصول کرنے کے بعد راستے میں اپنے غلام سے ناراض ہوکر اسے قتل کردیا اور خود مرتد ہوگیا۔

www.KitaboSunnat.com

صدقات کے اونٹ ساتھ لے گیا اور جاکر مشرکین مکہ سے مل گیا۔ یہ نبی کریمؐ کی شان میں ہجوگوئی کیا کرتا اور اپنی دو لونڈیوں کو کہتا کہ ان اشعار کو گا کر لوگوں کو سناؤ۔ قرتنی اور قریبہ اس کی لونڈیوں کے نام تھے۔ جن میں سے ایک ماری گئی اور دوسری نے امان کی درخواست کی جسے امان دے دی گئی۔ (الصارم المسلول:۱۳۲، زرقانی شرح موطا:۳۱۵/۲،۳۱۴، المغازی:۸۶۰/۲، ۸۵۹)

جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اشخاص اور دو عورتوں کے ماسوا سب کو امان دے دی۔ مُصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اقتلوهم وإن وجدتموهم متعلقين بأستار الكعبة : عكرمة بن أبي جهل وعبد الله بن خطل ومقيس بن صبابة وعبد الله بن سعد بن أبي السرح» فاستبَق إليه سعيد بن حُريث وعمار بن ياسر فسبق سعيد عمارًا وكان أشب الرجلين فقتله...... وأما عبد الله بن أبي سرح فإنه اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول الله ﷺ الناس إلى البيعة جاء به حتى أوقفه على النبي . قال: يا رسول الله بايع عبد الله . قال فرفع رأسه فنظر إليه ثلاثًا كل ذلك يأبٰى . فبايعه بعد ثلاث ثم أقبل على أصحابه فقال: «أما كان منكم رجل رشيد يقوم إلى هذا حيث رأني كففت يدي عن بيعته فيقتله» فقالوا: وما يدرينا يا رسول الله ! ما في نفسك هلا أومأت إلينا بعينك؟ قال «إنه لا ينبغي لنبي أن يكون له خائنة أعين»

(سنن نسائی:۴۰۷/۲، بخاری:۱۸۴۶)

''ان افراد کو جہاں بھی پاؤ حتیٰ کہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے بھی ملیں تو ان کو قتل کردو: عکرمہ، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ چنانچہ سعید بن حریث اور عمار بن یاسر نے عبداللہ بن خطل کو (بیت اللہ کے پردوں پر لٹکا) پالیا تو سعید نے زیادہ جوان ہونے کی وجہ سے عمار پر سبقت کرکے اسے قتل کردیا...... جبکہ عبداللہ بن سرح نے حضرت عثمانؓ کے پاس پناہ لے لی۔ پھر جب نبی کریمؐ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو حضرت عثمان نے عبداللہ کو وہاں پیش کردیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارش کی کہ اس سے بیعت فرمالیجئے۔ آپ نے تین بار سر اُٹھا کر عبداللہ بن سرح کو دیکھا لیکن اس کا اسلام قبول نہ کیا،

www.KitaboSunnat.com

آخرکار تیسری بار اس سے بیعت کرلی۔ پھر اپنے صحابہ سے گویا ہوئے: کیا تم میں کوئی سمجھ دار شخص نہیں تھا کہ جب میں عبداللہ کی بیعت قبول کرنے سے انکار کررہا تھا تو وہ عبداللہ کو قتل کردیتا؟ صحابہؓ نے جواب دیا: ہمیں کیسے اس بات کا پتہ چلتا (کہ اس کو قتل کردیا جائے) ؟ آپ ہمیں آنکھ سے ہی اشارہ فرمادیتے تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ کسی نبی کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ آنکھوں سے اشارے کرے۔''

فتح الباری میں عبداللہ بن ابی سرح کا جرم ارتداد ذکر کیا گیا ہے۔(۹۵/۱۲) جبکہ بعض دیگر کتبِ سیرت میں اس کو توہین رسالت کا مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

بعض دیگر واقعات

⑥ عن البراء بن عازب قال بعث رسول الله إلى أبي رافع اليهودي رجالا من الأنصار فأمّر عليهم عبد الله بن عتيك وكان أبو رافع يؤذي رسول الله ويعين عليه (صحیح بخاری:۴۰۳۹)

''رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کو قتل کرنے کے لئے چند انصار کا انتخاب فرمایا جن پر عبد اللہ بن عتیکؓ کو امیر مقرر کیا گیا۔ اور یہ ابورافع رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا۔'' (مزید تفصیل دیکھیں: فتح الباری: ۳۴۲/۷، ۳۴۳، تاریخ طبری: ۶/۳)

⑦ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِين: أَنَّ امْرَأَةً سَبَّتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَتَلَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ (السنن الکبریٰ از امام بیہقی ۲۰۳/۸)

''حضرت عروہ بن محمد بلقین کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کردیا۔''

✳ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْن أَو قَالَ أُلْفِيَنَّ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدُ فَقَتَلَهَا

(مصنف عبدالرزاق: ۹۷۰۵، المحلی از ابن حزم: ۴۱۳/۱۱، الشفاء: ۹۵۱/۲)

'' ایک عورت نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی، تو آپ نے فرمایا: میرے اس دشمن سے کون میرا بدلہ لے گا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ گئے اور جاکر اس کو قتل کردیا۔''

⑧ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى

www.KitaboSunnat.com

مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ دَمَهَا (السنن الکبریٰ از امام بیہقی ۷/۶۰، سنن ابوداود: ۴۳۶۲ 'ضعیف')

''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی تھی اور آپ ؐ کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر قتل کردیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔'' (یعنی خون کا قصاص نہیں لیا)

⑨ عن عِكْرِمَةَ مولَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيرُ: أَنَا . فَبَارَزَهُ الزُّبَيرُ . فَقتلَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ سَلَبَهُ (مصنف عبد الرزاق ۵/۲۳۷، ۳۰۷، رقم ۹۴۷۷)

''حضرت عکرمہ جو ابن عباسؓ کے غلام ہیں، ان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک مشرک نے گالی دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا: میں! حضرت زبیرؓ نے اس مشرک کو للکارا اور اسے قتل کردیا، نبی کریم ﷺ نے مشرک کا مالِ غنیمت اُنہیں عطا کردیا۔''

☜ اس کے علاوہ بھی چند واقعات علماے سیر نے درج کئے ہیں مثلاً

⑩ حویرث بن نقید کی ہجو طرازی: نبی کریم ﷺ نے جب اس کا خون جائز قرار دیا تو حضرت علیؓ نے اس کا کام تمام کردیا۔ (المغازی از واقدی: ۲/۸۵۷)

⑪ بنو عمرو بن عوف کے شخص ابوعفک کا قتل: یہ ۱۲۰ سالہ بوڑھا شخص مدینہ منورہ آکر لوگوں کو آپؐ کی عداوت پر بھڑکایا کرتا، بالخصوص غزوۂ بدر کے بعد اس نے صحابہؓ اور حضورؐ کی شان میں ہجو یہ قصیدہ کہا چنانچہ سالم بن عمیر نے اسے قتل کردیا۔ (الصارم المسلول: ص ۱۰۴)

⑫ انس بن زنیم دیلی نے معاہد ہونے کے باوجود آپ کی ہجو گوئی کی، چنانچہ خزاعہ قبیلہ کے ایک نوجوان نے اس پر حملہ کرکے اس کے سر پر لکڑی کی چوٹ ماری۔لیکن اس نے اپنے گناہ کی معافی، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں مدح گوئی کی اور معافی کا طالب ہوا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کا خون پہلے رائیگاں قرار دینے کے باوجود اُسے معاف کردیا۔

(المغازی: ۲/۷۹۱، الصارم المسلول: ص ۱۰۶)

⑬ ایک نصرانی شخص کے بارے میں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں جس پر اس کو قتل کردیا گیا تھا۔ (مصنف عبد الرزاق: ج ۵/ص ۳۰۷)

www.KitaboSunnat.com

⑭ سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی تکذیب کی۔ آپ ﷺ نے علیؓ اور زبیرؓ سے فرمایا: جاؤ اگر وہ مل جائے تو اسے قتل کردو۔ (ایضاً: ج۵/ص ۳۰۸)

⑮ قاضی عیاضؒ نے اپنی کتاب الشفاء میں ابن قانع سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے والد کو آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سنا تو یہ مجھ سے برداشت نہ ہوسکا، اس لئے میں نے اسے قتل کردیا۔ تو آپ نے اس سے باز پرس نہیں فرمائی☆۔ (الشفاء: ۲/۴۸۹)

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے یا آپ کو جھٹلانے والے کی سزا

اسلام کی رو سے جہاں ذاتِ نبویؐ کو غیر معمولی عصمت وتقدس حاصل ہے، وہاں فرمانِ نبوی کی حیثیت بھی انتہائی قابل احترام ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ذمہ کسی قول کا بھی الزام عائد کرتا پھرے۔ ایسی کوتاہی پر جہاں زبانِ رسالت سے جہنم کی وعید صادر ہوئی ہے، وہاں دنیا میں بھی یہ امر سنگین سزا کا مستوجب ہے۔ حتی کہ زیرنظر واقعہ میں تو نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو قتل تک کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ سعید بن جبیر قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی قَرْيَةٍ مِنَ قُرَی الأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَنِي إِلَيكُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ تُزَوِّجُونِي فُلاَنَةَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا: جَائَنَا هَذَا بِشَيءٍ مَانعْرِفُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْزِلُوا الرَّجُلَ وَأَكْرِمُوهُ حَتَّی آتِيكُمْ بِخَبَرِ ذَلِكَ فَأَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا وَالزُّبَيرَ فَقَالَ: إِذْهَبَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلاَهُ وَلاَ أَرَاكُمَا تُدْرِكَانِهِ قَالَ: فَذَهَبَا فَوَجَدَاهُ قَدْ لَدَغَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ فَرَجَعَا إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(دلائل النبوۃ از بیہقی ۶/۲۸۴...... البتہ اس حدیث کا آخری حصہ صحیح بلکہ متواتر ہے، اس حدیث کی سند میں عطاء بن سائب ہے جس کی قبل از اختلاط علما نے توثیق کی ہے۔ سیر اعلام النبلاء ۶/۱۱۰)

''حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی تھا، وہ انصار کی ایک بستی کی طرف آیا اور

☆ اس نوعیت کے واقعات کی مزید تفصیل کے لئے کتبِ حدیث کے ابواب سبّ النبي ﷺ اور محدث میں شائع ہونے والے مضمون 'توہین رسالت اور احادیثِ نبویہ' (مجریہ مارچ ۲۰۰۶ء) کا مطالعہ کریں۔

www.KitaboSunnat.com

کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم فلاں عورت کی مجھ سے شادی کروا دو۔ اس عورت کے خاندان کے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ہمارے پاس ایسی خبر لایا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس آدمی کو عزت سے بٹھاؤ، یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے کوئی اطلاع نہ لے آؤں۔ چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو حکم دیا کہ جاؤ، اگر تم اسے پاؤ تو قتل کر دینا، میرا نہیں خیال کہ تم اُسے پالو گے۔ وہ دونوں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ایک سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے غلط بات منسوب کرتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔''

☜ ایسے ہی جو مسلمان شخص نبی کریم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے، تو اس کو قتل کر دینے کا تذکرہ بھی زیر نظر حدیث میں ملتا ہے۔ راقم کے پیش نظر یہاں ان واقعات کی تفصیلی بحث پیش نظر نہیں، اس لئے یہ واقعہ بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ مکحول قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ وَرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُنَازَعَةٌ فِي شَيءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى الْمُنَافِقِ فَانطَلَقَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: مَاكُنْتُ لأَقْضِي بَينَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَا إِلَى عُمَرَ فَقَصَّا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: لاَتَعْجَلاَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَدَخَلَ فَاشْتَمَلَ عَلَى السَّيفِ وَخَرجَ فَقَتَلَ الْمُنَافِقَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا أَقْضِي بَينَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ فَسُمِّيَ الْفَارُوقُ (تفسیر درمنثور: ۱۸۱/۲، تفسیر ابن کثیر: ۷۸۹/۱)

''حضرت مکحول بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مسلمان اور منافق کے درمیان، کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے منافق کے خلاف فیصلہ فرما دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت ابوبکرؓ کی طرف چلے گئے، انہوں نے کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا، میں اس کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا۔ پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا: میرے واپس آنے تک تم یہیں ٹھہرنا، حضرت عمرؓ گھر سے

www.KitaboSunnat.com

تلوار سونت کر آئے اور منافق کو قتل کر دیا اور کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا، اس کے لئے میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کردی۔ ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ﴾ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا لقب 'فاروق' پڑ گیا۔''

یہی واقعہ ایک اور حدیث میں یوں بھی بیان ہوا ہے کہ

عن أبي الأسود قال: اِخْتَصَمَ رَجُلاَنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَضى بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِى قُضِيَ عَلَيْهِ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: قَضَى لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى هذَا، فَقَالَ رُدِّنَا إِلَى عُمَرَ فَقَالَ:أَكَذٰلِكَ؟قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِي بَيْنَكُمَا فَخَرج إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَى سَيْفِهِ فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدِّنَا إِلَى عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ (لباب النقول ۱/۹۰؛ درمنثور ۲/۱۸۰)

''حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جھگڑا لے کر آئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا کہ عمرؓ کے پاس چلتے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو دوسرے آدمی (جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے، لیکن اس نے کہا: عمرؓ کے پاس چلئے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا: تم دونوں یہیں ٹھہرو، میں ابھی آ کر تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ تلوار سونت کر آئے اور جس نے کہا تھا کہ عمرؓ کے پاس چلو، اسے قتل کر دیا۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ ''تیرے ربّ کی قسم! یہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے، جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں قاضی تسلیم نہ کرلیں۔'' (النساء ۴: ۶۵)

☜ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں (۳/۹۹۴) اور دیگر اہل علم نے اس حدیث کو ابن لہیعہ کے طریق سے روایت کیا ہے لیکن یہ طریق ضعیف ہے۔ البتہ ابومغیرہ اور شعیب بن شعیب کے طرق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔ لہٰذا حافظ ابن کثیر نے ان شواہد کی بنا پر اس روایت کو قوی شمار کیا ہے۔ (مسند الفاروق: ۲/۸۷۶، بحوالہ أقضية الخلفاء الراشدين: ۲/۱۱۸۸)

www.KitaboSunnat.com

عصر حاضر

انور غازی

توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت اور یورپ

''ذرا دائیں بائیں نظر دوڑائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ بادیٔ النظر میں آپ کو یہ ہرگز معلوم نہیں ہو گا کہ جس ملک میں آپ رہ رہے ہیں، اس میں اندر ہی اندر ایک مسلسل جنگ چل رہی ہے، لیکن تھوڑا سا ذرا غور کرنے سے آپ جان جائیں گے کہ ایک جنگ جاری ہے اور اس میں ہمیں اپنا دفاع کرنا ہو گا۔ ہوسکتا ہے ایسا وقت بھی آجائے کہ آپ بے خبر ہوں اور مسجدوں کی تعداد گرجا گھروں سے بھی بڑھ جائے۔''

یہ الفاظ ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ گریٹ ولڈرز کے ہیں۔ گریٹ ولڈرز ۱۹۶۳ء میں پیدا ہوا اس کی پرورش اگرچہ ایک کیتھولک خاندان میں ہوئی، لیکن یہ بذاتِ خود ایک دہریہ شخص ہے۔ اس نے اپنی لازمی ملٹری سروس ۱۹۸۳ء میں مکمل کی اور اُردن، اسرائیل سرحد پر دو سال کام کیا۔ ۱۹۸۹ء میں گریٹ ولڈرز نے 'پیپلز فور فریڈم اینڈ ڈیموکریسی' میں شمولیت اختیار کرلی۔ جماعت کے اراکین سے اختلاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس نے اس تنظیم سے علیحدگی اختیار کی اور اپنی الگ جماعت کی بنیاد رکھی جس کا نام اس نے 'پارٹی فور فریڈم' رکھا۔ ۱۹۹۸ء سے یہ مسلسل پارلیمنٹ کا ممبر چلا آ رہا ہے۔ نومبر ۲۰۰۶ء کے انتخابات میں اس کی پارٹی نے ۱۵۰ کے ایوان میں ۹ نشستیں حاصل کیں۔ اسے اور اس کی پارٹی کو اسرائیل نواز جماعت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے اسرائیل حکام سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور ہالینڈ میں موجود اسرائیلی سفارت خانے میں اس کا اکثر آنا جانا رہتا ہے۔

گزشتہ دنوں اس نے مشہورِ زمانہ Fox News کو انٹرویو دیا، جس کے بعد دنیا بھر میں اضطراب پھیل گیا اور تب سے اسلامی حلقے بطورِ خاص مضطرب ہیں۔ گریٹ ورلڈرز کو خصوصی سکیورٹی مہیا کی گئی ہے۔ ہالینڈ کی حکومت نے دنیا بھر میں موجود اپنے سفارت خانوں کو حفاظتی

www.KitaboSunnat.com

انتظامات سخت کرنے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔خبر ہے کہ پاکستان سمیت دنیا بھر میں ہالینڈ کے سفارت خانوں کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں جبکہ دوسری طرف بیک وقت ۱۷ ڈینش اخبارات نے شرانگیزی کا ثبوت دیتے ہوئے توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کرکے مسلمانوں کے زخم ہرے کردیئے ہیں۔

اب آیئے اس انکشاف کی جانب جو اس نے اس انٹرویو کے دوران کیا ہے......

گریٹ ولڈرز نے کہا کہ وہ نامور مستشرقین، پروفیسرز اور قلم کاروں کی ایک ٹیم کے ساتھ ایک فلم پر کام کررہا ہے۔اس فلم کے ذریعے لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یورپ کے رنگ میں رنگے مسلمانوں میں بھی قرآن کی عظمت بہت حد تک زندہ ہے۔جس کی وجہ سے ہر وہ چیز اور نظریہ تیزی سے تباہی کی جانب گامزن ہے جس پر مغربی تہذیب قائم ہے۔ یہ فلم مغربی دنیا کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرے گی اور وہ خطرہ ہے اسلامائزیشن کا۔ یورپ کو اس وقت اسلامائزیشن کے سونامی کا سامنا ہے۔ہمیں اس طوفان کو روکنے اور اس کے خلاف بند باندھنے کے لئے متحد ہونا پڑے گا، ورنہ یہ مذہب پورے مغرب کو اپنے بہاؤ میں بہالے جائے گا۔

اس انٹرویو میں اس نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں ہماری ثقافت فرسودہ اسلامی ثقافت سے بہت بہتر ہے۔ دنیا میں موجود ۹۹ فیصد عدم برداشت اسلامی عقائد اور قرآن کی وجہ سے ہے۔ اپنے ان خیالات کی وجہ سے چونکہ یہ کافی عرصے سے سخت سکیورٹی میں رہنے پر مجبور ہے، اس لئے اس نے یہ بھی کہا کہ میں جن حالات میں رہنے پر مجبور ہوں، میں اپنے بدترین دشمن کے لئے بھی ایسا کبھی نہیں چاہوں گا اور اس صورتِ حال کی وجہ سے اسلام کے خلاف میرے نظریے میں مزید شدت آئی ہے۔اس نے کہا کہ وہ اس فلم کو ہالینڈ کے مقبول نیوز روم پروگرام NOVA میں نشر کرنا چاہتا ہے۔ اگر اس کی اجازت نہ ملی تو پھر وہ اس فلم کو اس وقت میں چلائے گا جو گورنمنٹ نے اس کی پارٹی کو سرکاری ٹی وی پر عطا کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مشہورِ زمانہ ویب سائٹ Youtube پر بھی جاری کرے گا۔

کہا جارہا ہے کہ یہ فلم توہین قرآن اور توہین رسالت پر مبنی ہوگی اور اس سے پہلے کی جانے

والی تمام قلمی اور فلمی جسارتوں سے بڑھ کر ہوگی۔ ہالینڈ کے میڈیا نے اس سلسلے میں ایک سروے بھی کیا جس کے مطابق ۶۵ فیصد ولندیزی شہری اس بات کے حق میں ہیں کہ اس فلم کو نشر کرنے کی اجازت دی جائے۔

گریٹ ولڈرز اس سلسلے کی پہلی کڑی نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی ہالینڈ میں ہی ایک فلم Submission کے نام سے بن چکی ہے جس پر دنیا بھر میں احتجاج ہوا تھا۔ اس فلم کا ڈائریکٹر تھیوگوان تھا اور ریان ہرسی علی نامی صومالی لڑکی نے اس کا اسکرپٹ لکھا تھا۔ اس فلم میں ننگی عورتوں کے جسم پر پروجیکٹر کی مدد سے روشنی ڈال کر قرآنی آیات لکھی گئی تھیں۔ ریان ہرسی علی نے یہ دکھایا کہ یہ وہ آیات ہیں جن میں اسلام اور قرآن نے عورتوں کے حقوق غصب کیے ہیں، اُنہیں نصف شہری قرار دیا ہے اور اس طرح سے عورت کو کمتر قرار دے کر اس پر ظلم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

اس فلم کے ڈائریکٹر تھیوگوان کو محمد بوعیری نامی ایک شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے سینے پر خنجر کے ذریعے ایک پرچہ بھی لٹکا دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ریان ہرسی علی اپنی موت کا انتظار کرے۔ ناموسِ رسالت کے پروانے محمد بوعیری کو گرفتار کرکے عمر قید کی سزا دی گئی جبکہ ریان ہرسی علی کو انتہائی سخت سکیورٹی فراہم کی گئی۔ اس کے بقول حکومت اس کی حفاظت پر اب تک ۳۵ لاکھ یورو خرچ کر چکی ہے۔ ریان نے جب اس فلم کا اسکرپٹ لکھا تھا تب وہ بھی پارلیمنٹ کی ممبر تھی۔ ریان صومالی عورت ہے جو کہ ہالینڈ میں سیاسی پناہ گزین کے طور پر آئی تھی اور اب اسے وہاں کی شہریت بھی دے دی گئی ہے۔

ہالینڈ کا ایک اور ممبر پارلیمنٹ 'پم فارچوین' بھی اسی ملعون گروہ کا فرد تھا۔ اس نے بھی ہالینڈ میں مسلمانوں کے خلاف گویا ایک تحریک برپا کررکھی تھی۔ وہ ہر فورم پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلتا تھا۔ اس کے بھی اسرائیلی حکام سے بہت گہرے مراسم تھے۔ اسے ہالینڈ میں جانوروں کے حقوق کے لئے کام کرنے والی ایک این جی او کے ممبر گاف نے قتل کردیا تھا۔ بعد میں گاف نے عدالت میں اپنے بیان میں کہا کہ 'پم' جن خیالات کا پرچار کررہا تھا اس سے ہمارے معاشرے کے ایک کمزور حصے یعنی مسلمانوں کی تذلیل ہوتی ہے اور

www.KitaboSunnat.com

'یم' معاشرے کے کمزور حصے کو نشانہ بنا رہا تھا۔ یہ ہماری مغربی روایات کے خلاف تھا، اس لئے میں نے اسے قتل کردیا۔ گاف کو عدالت نے ۱۸ سال قید کی سزا سنادی۔

قارئین! ان تمام اسلام دشمنوں میں دو باتیں مشترک ہیں۔ ایک یہ کہ یہ سب پارلیمنٹ کے ممبران ہیں اور دوسرا یہ کہ ان سب کے اسرائیل سے گہرے تعلقات ہیں۔ آخر یہ سب ایسا کیوں کررہے ہیں؟ کیا یہ سب ایک اتفاق ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس بات کی تہہ تک پہنچنے کے لئے ہمیں ہالینڈ کے بارے میں مزید جاننا ہوگا......

ہالینڈ یورپی یونین کے اوّلین اراکین میں سے ہے۔ اس کی سرحدیں جرمنی اور بلجیم سے ملتی ہیں۔ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اگرچہ سارا یورپ اسرائیل کے موقف کی حمایت کررہا تھا لیکن ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ میں ہالینڈ امریکہ کے بعد پوری دنیا میں وہ واحد ملک تھا جس نے اسرائیل کی نہ صرف حمایت کی بلکہ مدد بھی۔ ہالینڈ کی آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کے قریب ہے جس میں ۱۰لاکھ مسلمان ہیں۔ تناسب کے لحاظ سے یورپ کے جس ملک میں سب سے زیادہ مسلمان موجود ہیں وہ ہالینڈ ہی ہے۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے مسلمان فرانس میں سب سے زیادہ ہیں، لیکن آبادی کے تناسب کے حساب سے ہالینڈ میں مسلمان ہر یورپی ملک سے زیادہ تعداد میں بستے ہیں۔ یہ پوری آبادی کا ۶ء۵ فیصد ہیں۔ تمام تر مخالفت کے باوجود اسلام ہالینڈ میں بھی بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ہالینڈ میں عریانی اور فحاشی اپنے عروج پر ہے۔ ملک کی آبادی کا ۴۱ فیصد طبقہ دہریہ نظریات رکھتا ہے جبکہ رومن کیتھولک ۳۱ فیصد اور ڈچ ریفارمر ۱۳ فیصد ہیں اور یہ بھی پروٹسٹنٹ کی ایک قسم ہے جبکہ ۷ فیصد پروٹسٹنٹ ہیں۔ یہاں بہت ساری خواتین بغیر قمیص کے عام ٹرانسپورٹ میں سفر کرتی ہیں اور اس کے علاوہ ہم جنس پرستی کی لعنت بھی عام ہے۔ اس ملک میں منشیات استعمال کرنے کی باقاعدہ قانونی اجازت موجود ہے۔ یہاں ہیروئن سمیت دیگر ممنوع منشیات ۱۵ سال سے زیادہ عمر کے افراد کے لئے غیر مؤاخذہ ہے۔ اس غیر اخلاقی آزادی کے نتائج کی وجہ سے اس معاشرے سے تنگ آئے ہوئے افراد تیزی سے اسلام کی جانب راغب ہورہے ہیں اور اسلام تیزی سے اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس نے حکومتی حلقوں کو پریشان کررکھا ہے۔ چنانچہ اس

www.KitaboSunnat.com

صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ارکانِ پارلیمنٹ اسلام مخالف سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً اسلام خلاف بل پیش کرتے رہتے ہیں۔ برقع پر پابندی کا ایک بل اس وقت بھی پارلیمنٹ میں زیرغور ہے۔

ہالینڈ کے چونکہ اسرائیل سے بہت اچھے تعلقات اور مراسم ہیں، اس لئے یہاں اسلام کی مقبولیت کم کرنے کے لئے اسرائیلی مدد سے تمام سرکردہ سیاست دان اور اراکین پارلیمنٹ مصروفِ عمل ہیں۔ چنانچہ گریٹ ولڈرز کی فلم کے بارے میں حکومت کا موقف ہے کہ ہالینڈ میں ہر ایک کو اظہار کی آزادی ہے اور اس پر کوئی قدغن لگانا انسانی حقوق کے خلاف ہوگا۔

انسانی حقوق کے یہ ٹھیکیدار اپنے ہی ملک کے دس لاکھ باشندوں کے مذہبی حقوق کی خلاف ورزی کررہے ہیں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں پر ایک اور قیامت برپا ہونے کو ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید وہ ایسی مذموم حرکتوں سے اسلام کا راستہ روک لیں گے۔ اسی لئے مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانا بنایا جارہا ہے اور فلسطینیوں کے خون کی ہولی کھیلنے والے اسرائیل نے ہالینڈ کو اپنی مذموم سرگرمیوں کا مرکز بنالیا ہے۔

خود کو آزاد سمجھنے والے اسرائیل کے یہ ولندیزی غلام بزعم خود اسلام کا راستہ روک رہے ہیں لیکن قدرت نے اسلام کی فطرت میں لچک رکھی ہے۔ یہ اتنا ہی اُبھر رہا ہے جتنا اس کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پچھلے ہی دنوں افغانستان میں ۳۱ سالہ امریکی فوجی 'والیس نیلسن' نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اندریں حالات ڈنمارک کے اخبارات نے توہین آمیز خاکے شائع کرکے مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ اس کا واضح اور بڑا مقصد کسی سے مخفی نہیں!!

محدث ایک علمی تحریک کا نام ہے، اس کو پھیلانے کے لئے ہمیں آپ کا تعاون درکار ہے۔ دفتر 'محدث' میں صرف ایک فون ملا کر یا SMS کے ذریعے پتہ ارسال کرکے نمونہ کا پرچہ مفت حاصل کریں یا دوسروں کو بھجوائیں۔ شکریہ
رابطہ نمبرز: 0333-4244434, 042-5866396
صرف ۲۰۰ روپے ادا کرکے سال بھر گھر بیٹھے محدث حاصل کریں!

www.KitaboSunnat.com

LRL No. 183
Vol. 40 No. 3

Monthly **MUHADDIS** Lahore

5866476
5866396

عناد اور تعصب قوم کے لیے زہرِ ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں

لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر اِفہام وتفہیم اُمت کے لیے رحمت کا باعث ہے۔

علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں

لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے

لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دینا حمیتِ دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

تبلیغِ دین اور اشاعتِ اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالحِ دینیہ کے خلاف ہے

لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین ومسائلِ اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

آئین وسیاست سے بیگانہ ہو کر عبادت کے لیے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے

لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے

لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ **محدث** لاہور

کا مطالعہ فرمائیے، آپ اس کو ان جملہ صفات ومحاسن سے مزین پائیں گے، اِن شاء اللہ!
کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

قیمت فی شمارہ ۲۰ روپے ———— زرِ سالانہ ۲۰۰ روپے

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL 99-J, Model Town, Lahore 54700